﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾   ﴿...اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74)   ﴿...عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾(بنی اسرائیل:80)

الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ:- نصیر احمد قمر

جلد 24 — جمعۃ المبارک 23 جون 2017ء — 27 رمضان 1438 ہجری قمری ❁ 23 احسان 1396 ہجری شمسی — شمارہ 25

فطرانہ رمضان

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوۃ الفطر (یعنی رمضان کا فطرانہ) کے بارہ میں حکم دیا کہ اسے نماز عید پر جانے سے قبل ادا کیا جائے۔

(بخاری کتاب الزکوۃ باب فرض صدقۃ الفطر حدیث نمبر 1407)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام﴾

حاسدوں کے دلوں کو ان کی شرارتوں نے اندھا کر دیا ہے اور ان کے اندرونے کو ریا کے لباس نے ننگا کر دیا ہے۔

کمینے لوگ تو میری تحقیر کرتے ہیں اور ان کی مذمّت مجھے صرف رفعت کے مقام میں ہی بڑھاتی ہے۔

اَعۡمٰی قُلُوۡبَ الۡحَاسِدِیۡنَ شُرُوۡرُھُمۡ   اَعۡرٰی بَوَاطِنَھُمۡ لِبَاسُ رِیَاءٖ

حاسدوں کے دلوں کو ان کی شرارتوں نے اندھا کر دیا ہے اور ان کے اندرونے کو ریا کے لباس نے ننگا کر دیا ہے۔

اٰذَوۡا وَفِیۡ سُبُلِ الۡمُھَیۡمِنِ لَانَرٰی   شَیۡئًا اَلَذَّ لَنَا مِنَ الۡاِیۡذَاءِ

انہوں نے دکھ دیا اور خدائے مہیمن کی راہ میں ہم کسی شے کو دکھ پانے سے زیادہ لذیذ نہیں سمجھتے۔

مَا اِنۡ اَرٰی اَثۡقَالَھُمۡ کَجَدِیۡدَۃٍ   اِنِّیۡ طَلِیۡحُ السَّیۡحِ وَالۡاَعۡبَاءِ

مَیں ان کے بوجھوں کو کوئی نئے بوجھ نہیں پاتا۔ میں سفروں اور بوجھوں کا عادی اور مشاق ہوں۔

نَفۡسِیۡ کَعُسۡبُرَۃٍ فَاُحۡنِقَ صُلۡبُھَا   مِنۡ حَمۡلِ اِیۡذَاءِ الۡوَرٰی وَجَفَاءِ

میرا نفس اونٹنی کی طرح ہے سو اس کی پشت لاغر کر دی گئی ہے مخلوق کے ظلم وایذا اٹھانے سے۔

ھٰذَا وَرَبِّ الصَّادِقِیۡنَ لَاَجۡتَنِیۡ   نِعَمَ الۡجَنٰی مِنۡ نَّخۡلَۃِ الۡاٰلَاءِ

اس بات کو پلّے باندھ لے۔ اور سچوں کے رب کی قسم ہے کہ میں نعمتوں کی کھجور سے اچھے میوے چنتا ہوں۔

اِنَّ اللِّئَامَ یُحَقِّرُوۡنَ وَذَمُّھُمۡ   مَازَادَنِیۡ اِلَّا مَقَامَ سَنَاءِ

کمینے لوگ تو میری تحقیر کرتے ہیں اور ان کی مذمّت مجھے صرف رفعت کے مقام میں ہی بڑھاتی ہے۔

زَمَعُ الۡاُنَاسِ یُحَمۡلِقُوۡنَ کَثَعۡلَبٍ   یُؤۡذُوۡنَنِیۡ بِتَحَوُّبٍ وَّمُوَاءِ

رذیل لوگ لومڑی کی طرح مجھے گھورتے ہیں اور مجھے لومڑی اور بلّی کی آواز نکال کر دکھ دیتے ہیں۔

وَاللّٰہِ لَیۡسَ طَرِیۡقُھُمۡ نَھۡجَ الۡھُدٰی   بَلۡ مُنۡیَۃٌ نَّشَاَتۡ مِنَ الۡاَھۡوَاءِ

اللہ کی قسم! ان کا طریق ہدایت کا طریق نہیں بلکہ ایک ایسی آرزو ہے جو حرص وہوا سے پیدا ہوئی ہے۔

اَعۡرَضۡتُ عَنۡ ھَذَیَانِھِمۡ بِتَصَامُمٍ   وَحَسِبۡتُ اَنَّ الشَّرَّ تَحۡتَ مِرَاءِ

میں نے ان کے ہذیان سے بہرہ بن کر اعراض کیا اور میں نے جان لیا کہ بحث مباحثہ کے نیچے شر (مخفی) ہے۔

اِنَّا صَبَرۡنَا عِنۡدَ اِیۡذَاءِ الۡعِدَا   فَعَلَوۡا کَمِثۡلِ الدُّخِّ مِنۡ اِغۡضَائِیۡ

ہم نے دشمنوں کی ایذا رسانی کے وقت صبر کیا تو میری چشم پوشی کی وجہ سے انہوں نے دھوئیں کی طرح بلندی کا اظہار کیا۔

مَا بَقِیَ فِیۡھِمۡ عِفَّۃٌ وَّزَھَادَۃٌ   لَا ذَرَّۃٌ مِّنۡ عِیۡشَۃٍ خَشۡنَاءِ

ان میں کوئی عفّت اور پرہیز گاری باقی نہیں رہی اور نہ ہی مجاہدانہ زندگی کا کوئی ذرّہ باقی ہے۔

مَالُوۡا اِلَی الدُّنۡیَا الدَّنِیَّۃِ مِنۡ ھَوًی   فَرُّوۡا مِنَ الۡبَاۡسَاءِ وَالضَّرَّاءِ

وہ حرص وہوا کی وجہ سے حقیر دنیا کی طرف مائل ہو گئے ہیں اور تکلیفوں اور سختیوں سے بھاگ نکلے ہیں۔

صَالُوۡا مِنَ الۡاَوۡبَاشِ حِزۡبَ اَرَاذِلٍ   فَکَاَنَّھُمۡ کَالۡخُشۡیِ لِلۡاِحۡمَاءِ

اوباشوں میں سے کمینوں کے گروہ نے حملہ کیا گویا کہ وہ اوپلوں کی طرح ہیں جو حرارت حاصل کرنے کے لئے ہوتے ہیں

لَمَّا کَتَبۡتُ الۡکُتُبَ عِنۡدَ غُلُوِّھِمۡ   بِبَلَاغَۃٍ وَّعَذُوۡبَۃٍ وَّصَفَاءِ

اور جب میں نے ان کے غلو کے وقت کتابیں لکھیں جو بلاغت، شیرینی اور وضاحت سے پُر تھیں۔

قَالُوۡا قَرَاۡنَا لَیۡسَ قَوۡلًا جَیِّدًا   اَوۡ قَوۡلُ عَارِبَۃٍ مِنَ الۡاُدَبَاءِ

انہوں نے کہا ہم نے پڑھ لی ہیں (یہ) کوئی عمدہ بات نہیں ہیں۔ یہ ادیبوں میں سے کسی ماہر عرب کا قول ہے۔

عَرَبٌ اَقَامَ بِبَیۡتِہٖ مُتَسَتِّرًا   اَمۡلَی الۡکِتَابَ بِبُکۡرَۃٍ وَّمَسَاءِ

ایک عرب (ادیب) ہے جو اس کے گھر میں پوشیدہ طور پر ٹھہرا ہوا ہے اور وہی صبح وشام کتاب لکھواتا ہے۔

اُنۡظُرۡ اِلٰی اَقۡوَالِھِمۡ وَتَنَاقُضٍ   سَلَبَ الۡعِنَادُ اِصَابَۃَ الۡاٰرَاءِ

تو ان کی باتوں اور (ان کے) تضاد کو دیکھ۔ دشمنی نے ان سے صحیح رائے سلب کر لی ہے۔

طَوۡرًا اِلٰی عَرَبٍ عَزَوۡہُ وَتَارَۃً   قَالُوۡا کَلَامٌ فَاسِدُ الۡاِمۡلَاءِ

کبھی تو نے میرے کلام کو کسی عرب کی طرف منسوب کیا اور کبھی یہ کہا کہ اس کلام کی املاء خراب ہے۔

ھٰذَا مِنَ الرَّحۡمٰنِ یَا حِزۡبَ الۡعِدَا   لَا فِعۡلُ شَامِیٍّ وَّلَا رُفَقَائِیۡ

اے دشمنوں کے گروہ! یہ تو خدائے رحمان کی طرف سے ہے نہ یہ کسی شامی کا فعل ہے نہ میرے رفیقوں کا۔

اَعۡلَی الۡمُھَیۡمِنُ شَاۡنَنَا وَعُلُوۡمَنَا   نَبۡنِیۡ مَنَازِلَنَا عَلَی الۡجَوۡزَاءِ

خدائے نگہبان نے ہماری شان اور علوم کو بلند کر دیا ہے اس لئے ہم اپنے گھر برجِ جوزا پر بنا رہے ہیں۔

خَلُّوۡا مَقَامَ الۡمَوۡلَوِیَّۃِ بَعۡدَہٗ   وَتَسَتَّرُوۡا فِیۡ غَیۡھَبِ الۡخَوۡقَاءِ

اب اس کے بعد مولویّت کا مقام چھوڑ دو اور اندھے کنوئیں کی تاریکی میں چھپ جاؤ۔

قَدۡ حُدِّدَتۡ کَالۡمُرۡھَفَاتِ قَرِیۡحَتِیۡ   فَفَھِمۡتُ مَا لَمۡ یَفۡھَمُوۡا اَعۡدَائِیۡ

میری طبیعت تلواروں کی طرح تیز کر دی گئی ہے پس میں وہ چیز سمجھا ہوں جس کو میرے دشمن نہیں سمجھے۔

ھٰذَا کِتَابِیۡ حَازَ کُلَّ بَلَاغَۃٍ   بَھَرَ الۡعُقُوۡلَ بِنَضۡرَۃٍ وَّبَھَاءِ

یہ میری کتاب ہے جس نے ہر قسم کی بلاغت کو اپنے اندر جمع کر لیا ہے اور اس نے تازگی اور خوبی سے عقلوں کو حیران کر دیا ہے۔

..................(الاستفتاء مع اردو ترجمہ صفحہ 226 تا 228۔ شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

خطبہ نکاح

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 30 جولائی 2015ء بروز جمعرات مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا:۔

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اس وقت مَیں دو نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ نکاح اور شادی کے موقعہ پر دونوں فریقین کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ایک دوسرے پر جتنی جلد اور جتنا زیادا اعتماد قائم کریں گے ویسے ہی یہ رشتے مضبوط بنیادوں پر استوار ہوتے چلے جائیں گے۔ پس پہلی شرط اعتماد ہے اور اعتماد سچائی سے پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے دونوں فریقین کو ہمیشہ ایک دوسرے کے ساتھ بھی سچائی سے کام لینا چاہئے اور جو نئے خاندانوں میں جہاں رشتے ہو رہے ہیں ان خاندانوں کو بھی آپس میں ہمیشہ سچائی سے کام لینا چاہئے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تقویٰ اختیار کرتے ہوئے جہاں تم اپنی زندگیاں سنوارنے کی کوشش کرو، اپنے اعمال کو دیکھو کہ تم یہاں کیا کر رہے ہو۔ وہ اعمال جو اگلے جہان میں تمہارے کام آنے والے ہیں ان کی طرف نظر رکھو۔ اسی طرح آئندہ جو انشاءاللہ نسلیں پیدا ہوں گی ان کی تربیت کی طرف بھی توجہ رکھو تا کہ وہ ہمیشہ تمہارے نام کی پاسداری کرنے والے ہوں، تمہارے خاندان کو اونچا کرنے والے ہوں اور جماعت کے لئے مفید وجود بننے والے ہوں، اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ قائم ہونے والے رشتے ان باتوں کا خیال رکھنے والے ہوں۔

ان چند الفاظ کے بعد اب مَیں نکاح کا اعلان کرتا ہوں۔

پہلا نکاح عزیزہ ملیحہ خان واقفۂ نو کا ہے جو طارق احمد خان صاحب کی بیٹی ہیں اور یہ عزیزم ابراہیم احمد خان واقف نَو ابن مکرم منصور احمد خان صاحب کے ساتھ پندرہ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ بچی کے والد وفات پا چکے ہیں ان کے ولی ان کے بھائی فائق احمد خان صاحب ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا:۔

اگلا نکاح عزیزہ ریقہ افضل بٹ واقفۂ نو بنت مکرم محمود افضل بٹ صاحب کا ہے۔ جو عزیزم محمد مبشر اقبال بٹ ابن مکرم محمد ارشاد اقبال بٹ صاحب کے ساتھ سات ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا:۔

یہ شائد سرکاری کاغذوں پہ نام کی ترتیب اور ہو، میں نے آسانی کے لئے اپنی ترتیب خود بنا لی ہے۔ بٹ پہلے تھا، اقبال بعد میں تھا، اس لئے ترتیب بدل دی ہے۔ نام آپ کا ہی ہے پریشان نہ ہو جائیں۔

اس کے بعد حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا:۔

دعا کرلیں اللہ تعالیٰ یہ رشتے ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔

(مرتبہ:۔ ظہیر احمد خان مربی سلسلہ۔ انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

☆...☆...☆

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ بتاریخ 25 مئی 2017ء بروز جمعرات دوپہر 12 بجے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر **مکرمہ رسولاں بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم عبدالمجید بھٹی صاحب مرحوم۔ لندن)** اور **مکرمہ امۃ السمیع شرما صاحبہ (بنت مکرم مولانا عبدالکریم شرما صاحب۔ مبلغ ایسٹ افریقہ۔ حال لندن)** کی نماز جنازہ حاضر اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

1۔ مکرمہ رسولاں بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم عبدالمجید بھٹی صاحب مرحوم۔ لندن)

21 مئی 2017ء کو 70 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ محترم مستری عبدالغفور صاحب درویش قادیان کی بہو تھیں۔ گزشتہ ڈیڑھ سال سے اپنے بیٹے کے پاس لندن میں مقیم تھیں۔ 15 سال ربوہ کے محلہ دارالرحمت غربی کی گروپ لیڈر کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی بھی توفیق ملی۔ صوم وصلوۃ کی پابند، پردہ کا خاص خیال رکھنے والی، دیندار اور سادہ طبیعت کی مالک مخلص خاتون تھیں۔ تبلیغ کا بڑا شوق تھا جس کے نتیجہ میں ربوہ میں آٹھ سے زائد بیعتیں کروانے کی توفیق ملی۔ غریب اور مستحق بچیوں کی شادی پر مالی مدد بھی کرتی تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

2۔ مکرمہ امۃ السمیع شرما صاحبہ (بنت مکرم مولانا عبدالکریم شرما صاحب۔ مبلغ ایسٹ افریقہ۔ حال لندن)

22 مئی 2017ء کو 75 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کو دُرِّثمین اور کلام محمود کی کچھ نظمیں یاد تھیں جو اکثر گنگنایا کرتی تھیں اور اسی طرح MTA بڑے شوق سے دیکھا کرتی تھیں۔

نماز جنازہ غائب:

1۔ مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ المعروف معصومہ خاتون (اہلیہ مکرم چوہدری منظور احمد صاحب درویش مرحوم۔ قادیان)

11 مئی 2017ء کو 88 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے اپنے درویش خاوند کے ساتھ نہایت صبر وشکر کے ساتھ عہد درویشی گزارا۔ خلیفۂ وقت کے ساتھ جہاں اپنا اطاعت و وفا کا تعلق تھا وہاں بچوں کو بھی ہمیشہ اس کی تحریک کیا کرتی تھیں۔ جلسہ سالانہ کے ایام میں ان کا گھر مہمانوں سے بھرا رہتا تھا جن کی آپ دل وجان سے خدمت کیا کرتی تھیں۔ چندوں کی بروقت ادائیگی کرتیں۔ اپنے گزارہ الاؤنس سے کچھ نہ کچھ بچت کر کے ضرورتمندوں کی مدد بھی کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے بڑے بیٹے مکرم منصور احمد چیمہ صاحب قادیان میں بطور ناظم تشخیص جائیداد موصیان خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

2۔ مکرمہ Amina Taujoo صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد Taujoo صاحب آف ماریشس)

89 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت حافظ جمال احمد صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔ آپ کو بطور صدر لجنہ ماریشس خدمت کی توفیق ملی۔ نظام جماعت اور خلافت سے گہری محبت رکھنے والی نیک بزرگ خاتون تھیں اور اپنے بچوں کی بھی اسی رنگ میں تربیت کی۔ بڑی باقاعدگی سے ہر رات بچوں کو اکٹھا کر کے انہیں نماز اور دعائیں ترجمے کے ساتھ سکھانے کا اہتمام کرتی رہیں۔ مرحومہ اللہ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چھ بیٹے اور پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم موسیٰ Taujoo صاحب (امیر جماعت ماریشس) کی والدہ تھیں۔

3۔ مکرم محمد سعید احمد صاحب (انجینئر۔ لاہور)

29 اپریل 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ قادیان میں پلے بڑھے اور صحابہ کے زیر سایہ تعلیم وتربیت پائی۔ جوانی سے ہی خدمت دین میں مشغول رہے اور نصف صدی تک مختلف حیثیتوں میں خدمت کی توفیق پائی۔ نمازوں کے پابند، بہت اچھے اخلاق کے مالک، نیک اور مخلص انسان تھے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے دور میں قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے علاوہ احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لاہور کے صدر رہے۔ آپ نے قائد مجلس لاہور کے علاوہ لاہور، کراچی، پشاور اور راولپنڈی کی بڑی جماعتوں میں صدر حلقہ، زعیم اعلیٰ انصار اللہ اور ناظم انصار اللہ کے علاوہ کئی اَور حیثیتوں سے بھی خدمت کی توفیق پائی۔ سول انجینئر ہونے کے ناطے سرکاری ملازمت کی مگر ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھا۔ تبلیغی جوش وجذبہ کی وجہ سے سلسلہ کے خدام سے خاص طور پر مربیان سے بہت اچھے تعلقات تھے۔ آپ کو مطالعہ کا بھی بہت شوق تھا اور گھر میں بہت بڑی لائبریری بنائی ہوئی تھی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

4۔ مکرمہ حسن بی صاحبہ (اہلیہ مکرم صوفی اللہ دتہ صاحب مرحوم۔ آرام باڑی ضلع کوٹلی۔ آزاد کشمیر۔ حال ربوہ)

21 اپریل 2017ء کو 85 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کو کچھ عرصہ آرام باڑی میں صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ گھر میں نماز، نفلی عبادت اور تلاوت قرآن کریم اور ہر بار ماہ رمضان میں اعتکاف بیٹھنے کا خصوصی التزام کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹا، 7 پوتے اور 4 پوتیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ بلال احمد صاحب منظور (مربی سلسلہ ریسرچ سیل ربوہ) کی دادی تھیں۔

5۔ مکرمہ عطیۃ السلام صاحبہ (اہلیہ مکرم عبدالقدیر راضی صاحب۔ صدر جماعت میلبورن ایسٹ۔ آسٹریلیا)

یکم مئی 2017ء کو اچانک ہارٹ فیل ہونے سے 40 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ صوم وصلوۃ کی پابند، تہجد گزار، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والی، دعا گو، ہمدرد، نہایت خوش اخلاق اور مخلص خاتون تھیں۔ لجنہ میلبورن میں سیکرٹری اشاعت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ بچوں کی بہترین رنگ میں تربیت کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

6۔ مکرمہ راشدہ امتیاز صاحبہ (اہلیہ مکرم امتیاز احمد صاحب۔ ربوہ)

13 مئی 2017ء کو کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد 69 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ صوم وصلوۃ کی پابند، بہت دعا گو، نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ والہانہ عقیدت کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔ آپ مکرم مرزا عبدالرشید صاحب (نیشنل سیکرٹری ضیافت یوکے) کی ہمشیرہ تھیں۔

7۔ مکرمہ شرین تاؤجو صاحبہ (Mrs. Shirine Taujoo آف ماریشس)

5 مارچ 2017ء کو 60 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کا نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ گہرا وابستگی کا تعلق تھا۔ مرحومہ نے خلافت کی محبت اپنے بچوں میں بھی منتقل کی۔ چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ تھیں۔ اور مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ مرحومہ کے خاوند نے اپنے اہل خانہ کے نام پر Tuliara, Madagascar میں مسجد کی تعمیر کی اور اس کے تمام اخراجات خود برداشت کئے۔

8۔ مکرم عبدالمجید بھٹی صاحب (آف لندن)

30 اگست 2016ء کو 74 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مکرم مستری عبدالغفور بھٹی صاحب درویش قادیان کے بیٹے تھے۔ بہت مخلص، باوفا اور نیک انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ بہت عقیدت اور پیار کا تعلق تھا۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

اپنے دل میں خدا تعالیٰ کی عظمت قائم کرو

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اگر خدا تعالیٰ کی کچھ بھی عظمت ہو.. تو ساری سستی اور غفلت جاتی رہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی عظمت کو دل میں رکھنا چاہئے اور اس سے ڈرنا چاہئے۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 641۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

مصالح العرب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر 455

مکرم عامر علی عامر صاحب (2)

قسطِ گزشتہ میں ہم نے مکرم عامر علی احمد عامر صاحب آف یمن کے احمدیت کی طرف سفر کا ایک حصہ پیش کیا تھا۔اس قسط میں ان کے اس ایمان افروز سفر کے باقی واقعات بیان کئے جائیں گے۔وہ لکھتے ہیں کہ:

ایم ٹی اے کے پروگراموں میں مجھے الحوار المباشر سب سے زیادہ پسند ہے کیونکہ اس میں نہایت محبت اور پیار کی آب وہوا میں عقلی ونقلی دلائل سے آراستہ گفتگو کی جاتی ہے۔اس پروگرام کو دیکھ کر مجھے احساس ہوا کہ دینی علوم کے بارہ میں ہمارا علم تو سطحی سا تھا اور قبول احمدیت کے بعد بفضلہٖ تعالیٰ دینی موضوعات کو گہرائی کے ساتھ دیکھنے اور سمجھنے کا موقع ملا، خصوصًا ہمارے معاشرے کے معروف موضوعات جیسے آخری زمانے کی علامات، حضرت سلیمان علیہ السلام اور جنّوں کا قصہ اور اسراء و معراج وغیرہ کی حقیقت کا علم تو مجھے ان پروگراموں کو دیکھنے سے ہی حاصل ہوا۔

إِنِّیْ مُعِیْنٌ مَنْ أَرَادَ إِعَانَتَكَ

نہایت قلیل عرصہ میں ان موضوعات کے بارہ میں ٹھوس علم حاصل کرنے کے بعد ایک دن مَیں اپنے بعض رشتہ داروں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، ان میں ایک امام مسجد بھی تھا، ان سے مختلف دینی موضوعات پر میری بات شروع ہوگئی اور بفضلہٖ تعالیٰ میں نے انہیں ان دلائل کی وجہ سے جو مَیں نے ایم ٹی اے سے سیکھے تھے لاجواب کردیا۔وہ سب یہ دیکھ کر سخت متعجب اور حیران ہوئے اور مجھ سے پوچھا کہ تمہیں نے یہ دینی تعلیم کب حاصل کی ہے؟ میں تو ان کے سامنے ہی بڑھا تھا اور کل تک ایسے علوم سے عاری تھا پھر یکایک نہایت مختصر سے عرصہ میں اتنی گہرائی سے ان امور کے بارہ میں جاننا اور بڑے اعتماد کے ساتھ ان دلائل کو پیش کرنا یقیناً ان کے لئے حیرت کا باعث تھا۔ ایسے میں امام مسجد نے اپنی ساکھ کی حفاظت کرتے ہوئے باری باری اسراء ومعراج اور وفات مسیح علیہ السلام نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کی حقیقت کے موضوعات پر صحیح بخاری سے چند احادیث اور تفسیر ابن کثیر سے کچھ حوالے پیش کرکے اپنی علمیت ثابت کرنے کی کوشش کی۔میں نے ان احادیث کی ایم ٹی اے پرسنی جانے والی تشریح پیش کردی اور تفسیر ابن کثیر کے حوالوں کو بعض حقائق کی روشنی میں غلط ثابت کردیا۔ اسے اس صورتحال کی بالکل توقع نہ تھی۔ چنانچہ اپنی خفّت مٹانے کے لئے اس نے اپنے سے بڑے مولوی کو فون کر کے بھی مدد لی لیکن بفضلہٖ تعالیٰ میرا موقف ہی غالب رہا۔

جب میں وہاں سے واپس لوٹا تو خود بھی حیران تھا کہ یہ سب دلائل کہاں سے وقت پر میرے ذہن میں آگئے اور کیسے میں نے اتنے وثوق اور تحدّی کے ساتھ پیش بھی کردیئے اور کیسے ان کی غیر معمولی تاثیر بھی ظاہر ہوئی کہ مدّمقابل لاجواب ہوگیا؟! بعد میں جب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ’’إِنِّیْ مُعِیْنٌ مَنْ أَرَادَ إِعَانَتَکَ‘‘ پڑھا تو مجھے یقین ہوگیا کہ وہ خدا تعالیٰ کی خاص مدد تھی جو اس الہام میں مذکور وعدہ کے مطابق مجھ جیسے کم علم کے لئے بھی نازل ہوئی۔

والد صاحب کی شدید مخالفت

جب مخالفین میرے ساتھ بحثوں سے عاجز آگئے تو ان میں سے بعض میرے والد صاحب کے پاس آئے اور انہیں کہا کہ تمہارا بیٹا ایک نئے دین میں داخل ہوگیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک نئے نبی پر ایمان لے آیا ہے اور عجیب وغریب عقائد کا پرچار کرتا پھرتا ہے۔

میرے والد صاحب پولیس آفیسر ہیں انہوں نے مجھے بلایا اور میری بات سنے بغیر یکطرفہ فیصلہ سنا دیا کہ آج کے بعد تم کسی سے احمدیت کے بارہ میں بات نہیں کروگے، نہ ہی کسی احمدی کے ساتھ کوئی تعلق رکھو گے، نہ ہی احمدیوں کی کوئی کتاب پڑھو گے۔اپنے احکام کی خلاف ورزی کی صورت میں انہوں نے سنگین نتائج کی دھمکی بھی دے دی۔

میرے والد صاحب نے مجھ پر اس سے قبل ایسی سختی کبھی نہ کی تھی اور نہ ہی کبھی مجھے مارا تھا۔لیکن جب میں والد صاحب کے مطالبات پر عمل کرنے سے قاصر رہا تو انہوں نے اپنی دھمکی کو عملی جامہ پہناتے ہوئے کئی بار مجھے بدنی سزا بھی دی۔لیکن خدا کے فضل سے میں ہمیشہ ادب کے دائرے میں رہا اور کبھی عزت واحترام کا دامن نہ چھوڑا، لیکن ایمان اور عقیدہ کے معاملہ میں ہمیشہ پورے جوش اور بہادری سے یہی جواب دیتا تھا کہ آخرت میں میرے اعمال کا حساب آپ نے نہیں دینا اور نہ ہی میری کسی غلطی کی سزا آپ کو ملے گی۔ مجھے حق حاصل ہے کہ اپنے لئے وہ راہ اختیار کروں جسے میں بہتر سمجھتا ہوں۔اور میں نے بہت سوچ سمجھ کر اور دعا کے بعد یہ راہ اختیار کی ہے اور خدائی تائید کی بناء پر کہتا ہوں کہ یہی درست راستہ ہے جس سے ہٹنے کا میں سوچ بھی نہیں سکتا۔ میں اپنے اس فیصلہ پر قائم ہوں اور کوئی سزا اور ظلم مجھے اپنے موقف سے ہٹا نہیں سکے گا۔ہر بار والد صاحب میری بات سنی اَن سنی کردیتے اور جبراً مجھ پر اپنے فیصلے تھوپنے کی کوشش کرتے۔

زندان میں مذہبی آزادی

ایک روز میں خالد نامی ایک احمدی کے ساتھ ایک جگہ پر بیٹھا ہوا تھا کہ میرے والد صاحب کار میں وہاں سے گزرے۔ انہوں نے مجھے دیکھا تو گاڑی روک کر مجھے بلایا، کار میں بٹھایا اور اپنے ساتھ جیل لے گئے۔میرا خیال تھا کہ والد صاحب جیل میں کسی سے ملنے کے لئے جارہے ہیں کیونکہ والد صاحب نے راستے میں کسی ناگواری کا اظہار نہ کیا تھا اس لئے مجھے کچھ اندازہ نہ تھا کہ میرے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔جب ہم جیل میں داخل ہوئے تو وہاں کے آفیسر نے والد صاحب کو سلیوٹ کیا۔ پھر وہ بھی اور والد صاحب بھی بیٹھ گئے جبکہ میں کھڑا تھا۔ اسی اثناء میں والد صاحب نے جیل کے آفیسر سے کہا کہ میرے بیٹے کو جیل میں بند کردو۔آفیسر نے حیرانگی کا اظہار کرتے ہوئے پوچھا کہ اس کا جرم کیا ہے؟ والد صاحب نے کہا کہ اس نے میری نافرمانی کی ہے اور مجھے ناراض کیا ہے اس لئے کچھ دن اسے جیل میں رکھ کر میں اس کی تربیت کرنا چاہتا ہوں۔

میں نے یہ سب کچھ خاموشی سے سنا اور ایک لفظ نہ بولا، تاہم مجھے والد صاحب کے اس فیصلہ سے سخت صدمہ پہنچا۔

یہ کوئی مذاق نہ تھا بلکہ والد صاحب کے احکام پر عمل کرتے ہوئے مجھے جیل میں بند کردیا گیا اور میں وہاں پر بیٹھ کر یہ سوچنے لگا کہ یہ سب کیسے ہوسکتا ہے؟ ایک والد اپنے ہی بیٹے کو بغیر کسی جرم کے جیل میں کیسے بند کرسکتا ہے؟! لیکن یہی حقیقت تھی جسے قبول کرکے میں ایک طرف ہوکر بیٹھ گیا۔ دوگھنٹے گزرنے پر والد صاحب تشریف لائے تو میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ میرا جرم کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں چاہتا ہوں کہ تم احمدیت سے کنارہ کش ہوجاؤ۔ مَیں نے نہایت اطمینان سے جواب دیا کہ اگر یہ وجہ ہے تو پھر میرا فیصلہ بھی سن لیں کہ اگر مجھے ساری زندگی بھی اس جیل میں گزارنی پڑی تب بھی میں احمدیت سے کنارہ کش نہیں ہوں گا۔جیل کم ازکم اس لحاظ سے تو میرے گھر سے بہتر ہوگی کہ اس میں میری دینی آزادی پر قدغن لگانے والا کوئی نہیں ہوگا۔ میں یہاں بیٹھ کر بہتر طریق پر اپنے ربّ کی عبادت کرسکوں گا۔ یہ کہہ کر میں واپس آکر اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔

جوش تبلیغ رہائی کا سبب بنا

والد صاحب کے جانے کے بعد میں جیل کے اندر قیدیوں کے ساتھ بات چیت کرنے لگ گیا۔ ایک آدھ دن میں ہی ان سے تعلق بن گیا اور میں پوری آزادی کے ساتھ انہیں تبلیغ کرنے لگ گیا۔ میں نے انہیں دجال کے خروج اور امام مہدی ومسیح موعود علیہ السلام کے ظہور کے بارہ میں بتایا تو ہماری گرما گرم بحثیں شروع ہوگئیں اور ہماری آوازیں خاصی بلند ہوگئیں۔جیل کے آفیسر تک اس کی خبر پہنچی تو اس نے میرے والد صاحب کو بتادیا۔ میرے اس اقدام کی وجہ سے والد صاحب کو اپنی ذات پر اعتراضات پیدا ہونے کا خطرہ محسوس ہوا تو انہوں نے میرے ساتھ بات کی اور بالآخر اس شرط پر مجھے جیل سے رہا کرکے گھر لے گئے کہ میں گھر کے اندر احمدیت کے بارہ میں بات نہیں کروں گا۔ میں نے حتی الوسع اس وعدہ کا پاس کیا۔لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اب والد صاحب کی عادت بھی بدل گئی ہے۔اور اب ان کے لہجے میں وہ حدّت نہیں رہی جس کا میں شکار ہوا کرتا تھا، بلکہ شاید انہیں یقین آگیا ہے کہ میں قبول احمدیت کے بعد دینی اور اخلاقی لحاظ سے پہلے سے بہتر ہی ہوا ہوں۔

زیارت رسولؐ

گزشتہ برس اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسا رؤیا دکھایا جس کی روحانی لذت میں کبھی نہیں بھلا سکتا۔ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ آپؐ سیڑھیاں چڑھ رہے تھے۔ میں دوڑ کر آپ کی جانب گیا اور مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ میں بہت خوش تھا اور اسی خوشی کے عالم میں مَیں نے حضورؐ کو بتایا کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام آچکے ہیں ۔ پھر میں نے آپ کی خدمت میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بعض عربی شعر سنائے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح اور محبت میں لکھے گئے تھے۔ پھر اچانک منظر بدلا اور میں نے دیکھا کہ جیسے مکرم محمد شریف عودہ صاحب ایم ٹی اے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جماعت کی مساجد اور ترجمہ قرآن اور دیگر نیک کاموں کی رپورٹ پیش کررہے ہیں۔اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی اور میں اس رؤیا کی وجہ سے بہت خوش تھا۔

اواخرِ آلِ عمران

میرے مرحوم دادا جان ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہت خسارے میں ہے وہ جو سورت آل عمران کی آخری آیات پڑھے اور ان پر غور نہ کرے۔ یہ بات میرے ذہن میں کہیں اٹکی رہی۔ قبول احمدیت کے بعد جب میں نے ان آیات کا مطالعہ کیا تو مجھے پتہ چلا کہ ان میں ایک آیت ایسی بھی ہے جسے پڑھ کر لگتا ہے کہ جیسے آج کے زمانے میں وہ مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والوں کی دعا ہے یعنی رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ۔

یہ جان کر میرے دل سے اپنے دادا جان کے لئے ڈھیروں دعائیں نکلیں۔

خلیفۂ وقت کے ساتھ تعلق

میں نے جب پہلی بار حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تصویر دیکھی تو آپ کے نورانی چہرہ کے خدوخال میرے دل میں نقش ہوگئے اور آپ کی محبت میرے دل میں گھر کرگئی۔

حضور انور اپنے خطبہ جات میں وہی مضامین بیان فرماتے ہیں جن کی افراد جماعت کو ضرورت ہوتی ہے ۔ گزشتہ دنوں مجھے مقامی جماعت کی عاملہ میں شامل کیا گیا۔ میں نے کہا کہ مجھے نظام جماعت کے بارہ میں معلومات حاصل کرنی چاہئیں۔ اگلے روز حضور انور نے اسی موضوع پر خطبہ ارشاد فرمایا تو مجھے احساس ہوا کہ خدا تعالیٰ اپنے خلیفہ کے دل میں وہی مضمون ڈالتا ہے جس کی دنیا کے کونے کونے میں پھیلے افراد جماعت کو ضرورت ہوتی ہے۔ فالحمدللہ علی ذالک۔

اس وقت یمن میں حالات بہت خراب ہیں۔ جنگ کی وجہ سے فقر اور بیماریاں پھیل رہی ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے ملک کو ہر شر سے محفوظ رکھے اور اس کے رہنے والوں کو عقل دے اور امام الزمان کو پہچاننے اور اس پر ایمان لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(باقی آئندہ)

جہاں ہم نے مسجد کو عبادت کے لئے آباد کرنا ہے وہاں ہم نے خدمت خلق کے کام بھی کرنے ہیں۔ پس یہ ایک بنیادی چیز ہے جسے ایک احمدی مسلمان ہر وقت اپنے سامنے رکھتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ دنیا کے غریب ممالک میں ہم خدمتِ خلق کے بہت سے کام کر رہے ہیں۔ جہاں ہماری مساجد بن رہی ہیں وہاں ہمارے سکول بھی بن رہے ہیں۔ ہمارے ہسپتال بھی بن رہے ہیں۔ بلکہ ایسے غریب ملک اور ان کے ریموٹ ایریاز (Remote Areas) میں جہاں بجلی اور پانی نہیں ہے وہاں ماڈل ویلیج بنا کے ہم بجلی اور پانی ان علاقوں کو مہیا کر رہے ہیں جہاں پہلے تصور بھی نہیں تھا۔

ہم جہاں اللہ کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں وہاں خدمت خلق کے کام بھی کرتے ہیں۔ اور یہی چیز ہے جس کے لئے بانیٔ جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں بھیجا ہے اور بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق بھیجا ہے

ایک خلافت دنیا میں بہت مشہور ہے جو داعش کہلاتی ہے جس نے دنیا میں فساد پھیلا دیا۔ جس نے دنیا میں ہر طرف دہشتگردی پھیلائی ہوئی ہے۔ نہ صرف مغرب میں بلکہ اپنے ممالک میں، عراق میں، سیریا میں اور دوسرے اسلامی ممالک میں سینکڑوں ہزاروں لوگ بلاوجہ قتل کر دیئے۔ وہ خلافت نہیں ہے کیونکہ وہ صحیح اسلامی تعلیم پہ نہیں چل رہی۔ اور وہ خلافت ہو بھی نہیں سکتی کیونکہ وہ اس طریقے کے مطابق نہیں آئی جو بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا تھا اور جو پیشگوئی فرمائی تھی۔ کیونکہ صحیح خلافت اسی وقت آنی تھی جب اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا مسیح موعود آنا تھا، مہدی معہود آنا تھا اور اس کے بعد پھر اس کام کو اس نے جاری رکھنا تھا جس کام کے کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اسے بھیجا تھا۔ یہ ہے بنیادی فرق حقیقی خلافت اور غیر حقیقی خلافت میں۔

لوگ سمجھتے ہیں کہ قرآن کریم میں جہاد کے متعلق کہا گیا، دہشتگردی کے متعلق کہا گیا، اس لئے مسلمان دہشتگرد ہیں حالانکہ قرآن کریم میں امن اور پیار اور محبت کی جو تعلیم ہے وہ انتہائی زیادہ ہے۔ اور اگر کہیں جہاد کی تعلیم ہے تو جہاد بعض شرائط کے ساتھ ہے۔

یہ ہے وہ حقیقی اسلام جس پر جماعت احمدیہ عمل کرتی ہے اور یہ ہے وہ حقیقی اسلام جس کو ہر مسلمان کو اس زمانے میں ماننے کی ضرورت ہے۔ اور مسلمانوں کو بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ پیغام بھی تھا کہ جب وہ شخص آئے گا جو اسلام کی صحیح تعلیم کو بیان کرے گا اور پھیلائے گا تو تم اس کو مان بھی لینا۔

مجھے امید ہے کہ اس مسجد کے بننے کے بعد یہاں کے رہنے والے احمدی پہلے سے بڑھ کر اس کام کو کریں گے۔ پہلے سے بڑھ کر جہاں مسجد میں آ کر اپنی عبادتوں کا حق ادا کرنے والے ہوں گے وہاں اپنے ہمسایوں کا، اپنے دوستوں کا، اپنے ساتھیوں کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں گے۔

جرمنی کے شہر Augsburg میں مسجد بیت النصیر کی افتتاحی تقریب منعقدہ 11/اپریل 2017ء بروز منگل میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-

تمام معزز مہمان۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ آپ سب پر ہمیشہ سلامتی نازل فرماتا رہے۔ جیسا کہ ایک معزز مقرر نے بھی ذکر کیا جو تلاوت کی گئی تھی اس میں ہمیں یہی حکم دیا گیا ہے کہ نمازوں کے ساتھ ساتھ تمہیں نیک کام بھی کرنے چاہئیں اور اصل نیکی یہی ہے کہ خدمت خلق کے کام بھی کرو۔ غریبوں کا خیال رکھو، یتیموں کا خیال رکھو اور اس قسم کے دوسرے کام کرو۔ پس جب ایک مسجد ہم تعمیر کرتے ہیں تو اس امید پر اور اس توقع پر اور اس سوچ کے ساتھ کہ ہم نے اس تعلیم پر عمل کرنا ہے۔ جہاں ہم نے مسجد کو عبادت کے لئے آباد کرنا ہے وہاں ہم نے خدمت خلق کے کام بھی کرنے ہیں۔ پس یہ ایک بنیادی چیز ہے جسے ایک احمدی مسلمان ہر وقت اپنے سامنے رکھتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ دنیا کے غریب ممالک میں ہم خدمت خلق کے بہت سے کام کر رہے ہیں۔ جہاں ہماری مساجد بن رہی ہیں وہاں ہمارے سکول بھی بن رہے ہیں۔ ہمارے ہسپتال بھی بن رہے ہیں۔ بلکہ ایسے غریب ملک اور ان کے ریموٹ ایریاز (Remote Areas) میں جہاں بجلی اور پانی نہیں ہے وہاں ماڈل ویلیج بنا کے ہم بجلی اور پانی ان علاقوں کو مہیا کر رہے ہیں جہاں پہلے تصور بھی نہیں تھا۔

مَیں ہمیشہ مثال دیا کرتا ہوں کہ ان ترقی یافتہ ملکوں میں ہمیں پانی کی قدر نہیں باوجود اس کے کہ ہوٹلوں میں بھی اور باقی جگہوں پہ لکھا جاتا ہے کہ پانی کی بچت کرو، پانی کا کم استعمال کرو، پانی کا صحیح استعمال کرو۔ لیکن پانی کا احساس اس وقت ہوتا ہے جب ہم ان غریب ممالک میں، افریقہ کے ممالک میں، دور دراز کے علاقوں میں جائیں جہاں گاؤں کے بچے بجائے تعلیم حاصل کرنے کے، بجائے سکول جانے کے، اپنی غربت کی وجہ سے اس تعلیم سے بھی محروم ہیں اور نہ صرف تعلیم سے محروم ہیں بلکہ ایک بالٹی سر پہ اٹھا کے، ایک برتن سر پہ اٹھا کے ایک ایک، دو یا تین کلومیٹر دور جا کے جو گندے pond ہیں، پانی کے تالاب ہیں، وہاں سے پانی لے کے آتے ہیں اور پھر وہ گھر والے اس پانی کو کھانے کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں، پینے کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں۔ ان جگہوں پر جب آپ صاف پینے کا پانی مہیا کریں، ہینڈ پمپ لگائیں یا واٹر پمپ لگائیں اُس وقت جو اُن لوگوں کی حالت ہوتی ہے وہ دیکھنے والی ہوتی ہے۔ ان کی خوشی کی کوئی انتہا نہیں رہتی۔

یہاں مغرب میں، یورپ میں، ہندوستان میں بھی ہے، لوگوں کی لاٹری نکلتی ہے۔ کسی کی کئی ملین ڈالرز کی یا پاؤنڈز کی یا یورو کی لاٹری نکلے تو وہ بڑا خوش ہوتا ہے اور چھلانگیں لگا رہا ہوتا ہے۔ لیکن اگر آپ اس خوشی کو محسوس کریں جو ان غریب بچوں کو وہاں صاف پانی ان کے گھر کے دروازے کے سامنے مہیا ہونے پہ ملتی ہے تو لگتا ہے کہ ان کی کئی ملین یورو کی لاٹری نکل آئی ہے۔ پس یہ وہ احساس ہے جو ہمارے دلوں میں ہے اور جس کے لئے ہم جہاں اللہ کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں وہاں خدمت خلق کے کام بھی کرتے ہیں۔ اور یہی چیز ہے جس کے لئے بانیٔ جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں بھیجا ہے اور بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق بھیجا ہے کیونکہ بانیٔ اسلام نے یہ فرمایا تھا کہ ایک وقت آئے گا جب دنیا میں جتنے مسلمان ہیں ان کی اکثریت اسلام کی اصل تعلیم کو بھول جائے گی اور اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک شخص آئے گا جو اسلام کی صحیح تعلیم کو revive کرے گا، دوبارہ قائم کرے گا اور صحیح اسلامی تعلیم دنیا میں پھیلائے گا اور یہی کچھ ہم نے بانیٔ جماعت احمدیہ سے سیکھا۔ انہوں نے فرمایا کہ شدت پسندی، دہشتگردی، جہاد، جنگ یہ کوئی اسلام نہیں ہے۔ اصل اسلام یہی ہے کہ تم بندے کو خدا سے ملاؤ یا اپنے آپ کو خدا سے ملاؤ اور اسی مقصد کے لئے انہوں نے کہا کہ مَیں آیا ہوں۔ دوسرے، ایک دوسرے کے حق ادا کرو۔ اور یہ دو چیزیں ہیں جو جماعت احمدیہ کی تعلیم کی بنیاد ہیں اور یہی چیزیں ہیں جس کو آگے مسیح موعود کی خلافت لے کے جا رہی ہے۔

ایک خلافت دنیا میں بہت مشہور ہے جو داعش کہلاتی ہے جس نے دنیا میں فساد پھیلا دیا۔ جس نے دنیا میں دہشتگردی ہر طرف پھیلائی ہوئی ہے۔ نہ صرف مغرب میں بلکہ اپنے ممالک میں، عراق میں، سیریا میں اور دوسرے اسلامی ممالک میں سینکڑوں ہزاروں لوگ بلاوجہ قتل کر دیئے۔ وہ خلافت نہیں ہے کیونکہ وہ صحیح اسلامی تعلیم پہ نہیں چل رہی۔ اور وہ خلافت ہو بھی نہیں سکتی کیونکہ وہ اس طریقے کے مطابق نہیں آئی جو بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا تھا اور جو پیشگوئی فرمائی تھی۔ کیونکہ صحیح خلافت اسی وقت آنی تھی جب اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا مسیح موعود آنا تھا، مہدی معہود آنا تھا اور اس کے بعد پھر اس کام کو اس نے جاری رکھنا تھا جس کام کے کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اسے بھیجا تھا۔ اور وہ جیسا کہ مَیں نے بتایا اللہ تعالیٰ سے بندے کو ملانا اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنا ہے۔

پس یہ ہے بنیادی فرق حقیقی خلافت اور غیر حقیقی خلافت میں۔ اس کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔ اس لئے اسلام کی تعلیم سے کسی بھی غیر مسلم کو ڈرنے کی یا اس کے لئے کسی قسم کا تحفّظ رکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

یہاں اس علاقے کے میئر صاحب نے ذکر کیا کہ ہم نے مسجد میں ایک درخت لگایا۔ جہاں درخت اور پودے ظاہری طور پر خوبصورتی اور حسن کے لئے لگائے جاتے

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

ایک اور رمضان کا ہماری زندگیوں میں آنا اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ رمضان اس لئے آتا ہے کہ تم تقویٰ اختیار کرو
اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ فرمانا کہ اس سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے لئے ہی قائم کیا ہے
ہم پر بڑی ذمہ داری ڈالتا ہے کہ ہم ہر وقت اپنی حالتوں کے جائزے لیتے رہیں۔
اور اللہ تعالیٰ نے جو یہ خاص فضل کے دن رکھے ہوئے ہیں ان میں اپنے اندر ایسی تبدیلیاں پیدا کریں
اور اپنے تقویٰ کے معیاروں کو ایسا بڑھانے کی کوشش کریں جو خدا تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے۔ اور پھر رمضان تک ہی
محدود نہ رہیں بلکہ اپنی زندگیوں کو اس کا حصہ بنالیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

قرآن مجید، احادیث نبویہ ﷺ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے ماہ رمضان کی فضیلت، اس کی غرض وغایت، تقویٰ کے حصول، اس کے مراتب اور تقاضوں کا بصیرت افروز تذکرہ اور اس حوالہ سے افراد جماعت کو نہایت اہم نصائح

مکرم خواجہ احمد حسین صاحب درویش قادیان ابن مکرم محمد حسین صاحب کی وفات۔ مرحوم کا ذکرِ خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 02؍ جون 2017ء بمطابق 02؍ احسان 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یوکے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔ (البقرۃ:184) اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

الحمد للہ کہ ہمیں اپنی زندگی میں ایک اَور رمضان کے مہینہ میں سے گزرنا نصیب ہو رہا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ اگر لوگوں کو رمضان کی فضیلت کا علم ہوتا تو میری اُمّت اس بات کی خواہش کرتی کہ سارا سال ہی رمضان ہو۔ اس پر ایک شخص نے عرض کیا کہ اے اللہ تعالیٰ کے نبی! رمضان کے فضائل کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا یقیناً جنت کو رمضان کے لئے سال کے آغاز سے آخر تک مزیّن کیا جاتا ہے۔ (معجم الکبیر جلد 22 صفحہ 389-388 حدیث 967 ابو مسعود الغفاری مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

اسی طرح ایک اور روایت میں ہے جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے رمضان کے روزے ایمان کی حالت میں اور اپنا محاسبہ نفس کرتے ہوئے رکھے اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (صحیح البخاری کتاب الایمان باب صوم رمضان احتسابا من الایمان حدیث 38) اور اگر تمہیں معلوم ہوتا کہ رمضان کی کیا کیا فضیلتیں ہیں تو تم ضرور اس بات کے خواہشمند ہوتے کہ سارا سال ہی رمضان ہو۔

پس رمضان کی فضیلت نہ صرف مہینے کے دنوں سے ہے، نہ صرف ایک وقت تک کھانے پینے کے رکنے سے ہے۔ صرف اس بات کے لئے سارا سال اللہ تعالیٰ کی جنت کے لئے تیاری نہیں ہو رہی ہوتی۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دوسری حدیث ہے اس میں واضح طور پر فرما دیا کہ ایمان کی حالت میں روزہ رکھنے اور اپنے نفس کا محاسبہ کرتے ہوئے اپنے روز و شب رمضان میں گزارنے سے ہی یہ مقام ملتا ہے اور جب یہ حالت ہوگی تو تبھی گزشتہ گناہ بھی معاف ہوتے ہیں۔ انسان ایمان میں ترقی کرتا ہے۔ اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے۔ اپنی کمزوریوں کو دیکھتا ہے۔ اپنے اعمال کو دیکھتا ہے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی پر غور کرتا ہے۔ اپنے عملوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو تبھی گناہوں کی معافی بھی ہوتی ہے۔ اور یہی مقصد اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بھی رمضان کے روزوں سے حاصل کرنے کا بیان فرمایا ہے۔

اس آیت میں جو مَیں نے تلاوت کی ہے کہ تم پر روزے اس لئے فرض کئے گئے ہیں، رمضان کا مہینہ ہر سال اس لئے مقرر کیا گیا ہے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ اور تقویٰ یہی ہے کہ ہر کام خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ہو تبھی تم روزوں سے فیضیاب ہو سکتے ہو اور شیطانی حملوں سے بچ سکتے ہو۔ جب خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرتے ہوئے روزے رکھو گے تو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آ ؤ گے اور جب انسان اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آئے تو تبھی شیطان سے بچ سکتا ہے ورنہ شیطان کا یہ کھلا چیلنج ہے کہ ذرا انسان اللہ تعالیٰ کی پناہ سے دُور ہوا تو فوراً اسے شیطان نے دبوچا، اپنے قابو میں کر لیا۔ پس ایمان میں ترقی اور نفس کا محاسبہ ہی انسان کو اللہ تعالیٰ کی پناہ کا مورد بناتا ہے اور یہ تبھی ہو سکتا ہے جب انسان تقویٰ پر چلنے والا ہو۔

ایمان کی حالت اور معیار اور تقویٰ کی حالت اور معیار کیا ہونے چاہئیں اور یہ کس طرح حاصل ہو سکتے ہیں؟ اس کے بارے میں ہمیں وہی صحیح بتا سکتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اس کام پر مامور کیا ہو اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق اور زمانے کے امام کے ذریعہ سے ہی پتا چل سکتا ہے کہ آپ علیہ السلام کو ہی اللہ تعالیٰ نے اس کام کے لئے بھیجا ہے۔ آپ ہی ہیں جنہوں نے ایمان کو دوبارہ زمین پر لا کر دلوں میں تقویٰ پیدا کرنے اور قائم کرنے کے اُسلوب سکھانے تھے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب آپ کی مختلف مجالس میں باتیں، آپ کے ارشادات مختلف زاویوں سے اس طرف رہنمائی کرتے ہیں۔

جیسا کہ حدیث میں آیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے روزے ایمان کی حالت میں رکھے، اپنا محاسبہ کرتے ہوئے رکھے، اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں بتایا کہ ایمان کی حالت اُس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک کہ خدا تعالیٰ کی پہچان نہ ہو۔ آپ نے فرمایا کہ بھاری مرحلہ جو ہم نے طے کرنا ہے وہ خدا شناسی ہے۔ اس کو پہچاننا ہے اور اگر ہماری خدا شناسی ہی ناقص اور مشتبہ اور دھندلی ہے تو ہمارا ایمان ہرگز منور اور چمکیلا نہیں ہو سکتا۔ اور خدا شناسی کس طرح ہوگی؟ یہ اللہ تعالیٰ کی صفت رحیمیت کے جلوے سے ہوگی۔ خدا کی پہچان اللہ تعالیٰ کی جو صفت رحیمیت کی ہے اس کے ظاہر ہونے سے ہوتی ہے۔ ایسا تعلق خدا تعالیٰ سے پیدا کرنے سے ہوگی جس میں خدا تعالیٰ کی رحیمیت اور فضل اور قدرت کی صفات ہمارے

تجربے میں آئیں گی۔ اور یہ باتیں اس وقت تجربے میں آ سکتی ہیں جب خدا کی عبادت اور اس سے تعلق کا غیر معمولی اظہار ہو رہا ہو۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی رحیمیت اور فضل اور قدرت کی صفات جب تجربے میں آتی ہیں تو پھر وہ نفسانی جذبات سے چھڑاتی ہیں اور نفسانی جذبات کمزوریٔ ایمان اور کمزوریٔ یقین کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ اگر ایمان کمزور نہ ہو، اللہ تعالیٰ پر یقین کامل ہو تو نفسانی جذبات پیدا نہیں ہوتے۔ آپ نے فرمایا کہ اس دنیا کی آسائشیں، اس کی املاک، اس کی دولتیں جس قدر انسان کو پیاری ہیں اتنی اخروی زندگی کی نعمتیں اسے پیاری نہیں۔ (ماخوذ از ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 245-244)

کہنے کو تو انسان کہتا ہے کہ مجھے آخری زندگی کی نعمتیں پیاری ہیں۔ کیونکہ اگر اخروی زندگی کی نعمتیں بھی اتنی ہی پیاری ہوتیں تو پھر ان کو حاصل کرنے کے لئے بھی اتنی ہی کوشش ہوتی جتنی ان دنیاوی چیزوں کے حاصل کرنے کے لئے ہوتی ہے بلکہ اس سے بڑھ کر ہوتی۔ پس واضح ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور رحیمیت اور وعدوں پر حقیقی ایمان نہیں ہے اور اس بات کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔

پس اس وضاحت کے بعد ہی یہ بات اچھی طرح سمجھ آ سکتی ہے کہ یہ ایمان کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ یہ بہت بڑی چیز ہے۔ ایک بہت بڑا ٹارگٹ ہے جو ہمیں دیا گیا ہے۔ صرف تیس دن کے روزے رکھنے کے لئے یا رمضان کا مہینہ آنے کے لئے تیاریاں نہیں ہوتیں، نہ ان کی کوئی اہمیت ہے۔ یہ اہمیت تبھی بڑھتی ہے جب اس مہینے کی ٹریننگ سے ہماری یہ ساری کوششیں سارے سال کے عملوں پر منتج ہو جائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو فقروں میں ہمارے سامنے پوری زندگی کا لائحہ عمل رکھ دیا۔ ہمارے منہ سے کہہ دینے سے کہ ہم ایمان کی حالت میں روزے رکھ رہے ہیں اس لئے ہمارے سارے گناہ بخشے جائیں گے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیا، یہ کافی نہیں۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنا محاسبہ کرتے ہوئے روزے رکھے تو اس کا یہی مطلب ہے کہ اپنے ایمان کو اس کسوٹی پر رکھ کر پرکھنا ہوگا جو اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھانے کی کسوٹی ہے۔ اس کے حکموں پر عمل کرنے کی کسوٹی ہے۔ پس یہ دیکھنا ہے کہ ہم اس پر عمل کر رہے ہیں یا نہیں۔

ایمان کی حالت اور اسے درست کرنے کا طریق بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ پر ایمان دو قسم کا ہے۔ ایک وہ ایمان ہے جو صرف زبان تک محدود ہے اور اس کا اثر افعال اور اعمال پر کچھ نہیں''۔ (زبان تک ایمان ہے۔ اپنے عملوں سے کوئی ایمان ظاہر نہیں ہو رہا ہوتا)۔ ''دوسری قسم ایمان باللہ کی یہ ہے کہ عملی شہادتیں اس کے ساتھ ہوں۔ پس جب تک یہ دوسری قسم کا ایمان پیدا نہ ہو مَیں نہیں کہہ سکتا کہ ایک آدمی خدا کو مانتا ہے۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی کہ ایک شخص اللہ تعالیٰ کو مانتا بھی ہو اور پھر گناہ بھی کرتا ہو۔ دنیا کا بہت بڑا حصہ پہلی قسم کے ماننے والوں کا ہے۔''

آپ فرماتے ہیں کہ ''مَیں جانتا ہوں کہ وہ لوگ اقرار کرتے ہیں کہ ہم خدا کو مانتے ہیں مگر یہ دیکھتا ہوں کہ اس اقرار کے ساتھ ہی وہ دنیا کی نجاستوں میں مبتلا اور گناہ کی کدورتوں سے آلودہ ہیں''۔ فرمایا ''پھر وہ کیا بات ہے کہ وہ خاصہ جو ایمان باللہ کا ہے اس کو حاضر ناظر مان کر پیدا نہیں ہوتا؟'' فرمایا ''دیکھو! انسان ایک ادنیٰ درجہ کے چوہڑے چمار کو حاضر ناظر دیکھ کر اس کی چیز نہیں اٹھاتا۔ پھر اس خدا کی مخالفت اور اس کے احکام کی خلاف ورزی میں دلیری اور جرأت کیوں کرتا ہے جس کی بابت کہتا ہے (کہ) مجھے اس کا اقرار ہے'' (میں اس پہ ایمان لاتا ہوں) فرمایا ''مَیں اس بات کو مانتا ہوں کہ دنیا کے اکثر لوگ ہیں جو اپنی زبان سے اقرار کرتے ہیں کہ ہم خدا کو مانتے ہیں۔ کوئی پرمیشر کہتا ہے، کوئی گاڈ کہتا ہے، کوئی اَور نام رکھتا ہے۔ مگر جب عملی پہلو سے ان کے اس ایمان اور اقرار کا امتحان لیا جاوے اور دیکھا جاوے تو کہنا پڑے گا کہ وہ نرا دعویٰ ہے جس کے ساتھ عملی شہادت کوئی نہیں''۔

فرمایا کہ ''انسان کی فطرت میں یہ امر واقعہ ہے کہ وہ جس چیز پر یقین لاتا ہے اس کے نقصان سے بچنے اور اس کے منافعہ کو لینا چاہتا ہے۔ دیکھو! سنکھیا ایک زہر ہے اور انسان جبکہ اس بات کا علم رکھتا ہے کہ اس کی ایک رَتی بھی ہلاک کرنے کو کافی ہے تو کبھی وہ اس کو کھانے کے لئے دلیری نہیں کرتا اس لئے کہ وہ جانتا ہے (کہ) اس کا کھانا ہلاک ہونا ہے۔ پھر کیوں وہ خدا تعالیٰ کو مان کر ان نتائج کو پیدا نہیں کرتا جو ایمان باللہ کے ہیں''۔ فرمایا ''اگر سنکھیا کے برابر بھی اللہ تعالیٰ پر ایمان ہو تو اس کے جذبات اور جوشوں پر موت وارد ہو جاوے۔ مگر نہیں۔ یہ کہنا پڑے گا کہ نرا قول ہی قول ہے۔ ایمان کو یقین کا رنگ نہیں دیا گیا ہے۔ یہ اپنے نفس کو دھوکا دیتا ہے'' (ایمان جب ہو تو اس پر یقین کامل ہونا چاہئے، اس کو یقین کا رنگ ملنا چاہئے کیونکہ وہ یقین کا رنگ نہیں ہے اس لئے فرمایا کہ نفس کو دھوکا دیتا ہے) ''اور دھوکا کھاتا ہے جو کہتا ہے کہ مَیں خدا کو مانتا ہوں''۔ فرماتے ہیں کہ ''پس پہلا فرض انسان کا یہ ہے کہ وہ اپنے اس ایمان کو درست کرے جو وہ اللہ پر رکھتا ہے یعنی اس کو اپنے اعمال سے ثابت کر دکھائے کہ کوئی فعل ایسا اس سے سرزد نہ ہو جو اللہ تعالیٰ کی شان اور اس کے احکام کے خلاف ہو۔'' (ملفوظات جلد 4 صفحہ 313-312۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ ہے ایک مومن کا محاسبہ کا طریق۔ رمضان کے مہینے میں ایک خاص ماحول بنا ہوتا ہے اور دوسروں کی دیکھا دیکھی بھی عبادتوں اور نیکیوں کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہوتی ہے۔ ایسے ماحول میں عبادتوں اور نیکیوں کی طرف توجہ کرتے ہوئے، اپنے اعمال کی طرف توجہ کرتے ہوئے، ہمیں اپنے خدا کے آگے جھکتے ہوئے گزشتہ گناہوں کی معافی مانگنی چاہئے اور پھر اس رمضان کی عبادتوں کو اور اس میں تبدیلیوں کو آئندہ زندگی کا مستقل حصہ بنا لینا چاہئے۔ اور اس میں جو گناہ معاف ہوئے یا جنت کے دروازے کھولے گئے تو پھر ہمیشہ کوشش کرنی چاہئے کہ یہ کھلے رہیں۔ اور رمضان کے فیض سے حصہ لینے کے لئے نہایت عاجزی سے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ کرے کہ ہم اس کے فیض پاتے چلے جائیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے سامنے روزوں کا جو مقصد رکھا ہے کہ تقویٰ حاصل ہو اس کے بھی معیار حاصل کرنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔

تقویٰ میں ترقی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مختلف ذریعہ سے ہمیں جو سمجھایا ہے اس بارے میں بھی آپ کے حوالے سے بعض باتیں پیش کرتا ہوں۔ انسان کی ایمانی حالت بھی اس وقت ترقی کرتی ہے جب تقویٰ میں ترقی ہو۔ پس جیسا کہ پہلے ذکر آ چکا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ ایمان کی حالت اور محاسبہ کرتے ہوئے رمضان گزارو تو اس کا مطلب ہی یہ ہے کہ تقویٰ میں ترقی کرتے ہوئے، اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے تابع کرتے ہوئے یہ دن گزارو اور اگر اس میں سے کامیاب گزر گئے تو پھر تقویٰ زندگی کا مستقل حصہ بن جائے گا۔ اپنی عملی حالتوں کو انسان صرف رمضان میں ہی درست نہیں کرے گا بلکہ یہ فیض جاری فیض ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں اس طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ قرآن اور اسلام کی تعلیم کا مقصد تو تقویٰ پیدا کرنا تھا وہی ہمیں آج نظر نہیں آتا۔ روزے رکھتے ہیں، نمازیں پڑھتے ہیں لیکن تقویٰ سے عاری ہونے کی وجہ سے یہی نمازیں اور روزے انہیں گناہگار بنا رہے ہیں۔ یہ اسلام کے نام پر جو آجکل ہم دیکھتے ہیں کہ دہشت گردی ہو رہی ہے۔ معصوموں کو قتل کیا جا رہا ہے۔ یہ اس لئے ہے کہ تقویٰ نہیں رہا۔ ہر روز کچھ نہ کچھ ہوتا ہے۔ مسلمانوں کی طرف سے ہوتا ہے۔ دو دن پہلے افغانستان میں بھی بڑے ظالمانہ طور پر سو کے قریب لوگوں کو قتل کر دیا گیا۔ کیا ان لوگوں کو رمضان کوئی فائدہ دے گا یا یہ رمضان کی فضیلت حاصل کرنے والے ہوں گے؟ اس سے فیض پانے والے ہوں گے؟ یقیناً نہیں کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کے خلاف کرنے والے لوگ ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے احکام سے دُور ہٹ رہے ہیں اور یہ تقویٰ سے دُور ہیں۔ اسی لئے اور عین قرآنی تعلیم کے مطابق ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ فرمایا ہے کہ بغیر تقویٰ کے نمازیں بھی بے فائدہ اور دوزخ کی کلید ہیں۔ دوزخ کی چابی ہیں۔ اس کی طرف لے جانے والی ہیں۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 4 صفحہ 48۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس ایسے لوگوں کو رمضان کس طرح فائدہ دے سکتا ہے جو تقویٰ سے عاری ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے نام پر ظلم کرتے ہیں وہ کبھی رمضان سے فیض اٹھانے والے نہیں ہو سکتے بلکہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آنے والے ہیں۔

پس ایسے وقت میں جب ہم ظلم و بربریت کے یہ واقعات سنتے اور دیکھتے ہیں تو ہم احمدیوں کو پہلے سے بڑھ کر استغفار کرتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے کہ اس نے ہمیں ان ظالم لوگوں سے علیحدہ کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی، اپنے اپنے عملوں پر نظر رکھنی چاہئے، اپنے ایمان کی مضبوطی کی فکر کرنی چاہئے۔ اس بات پہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں وہ راستے دکھائے جو خدا تعالیٰ سے ملانے کے راستے ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ ایمان کی جڑ تقویٰ اور طہارت ہے۔ فرمایا کہ اسی سے ایمان شروع ہوتا ہے اور اسی سے اس کی آبپاشی ہوتی ہے اور نفسانی جذبات دبتے ہیں۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 4 صفحہ 243۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس آپ کے اس ارشاد سے یہ بات مزید کھل گئی کہ ایمان بغیر تقویٰ کے پیدا ہی نہیں ہو سکتا اور نہ صرف یہ کہ ایمان کی جڑ تقویٰ ہے بلکہ ایمان کی حفاظت اور پرورش بھی تقویٰ کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ تقویٰ ہو گا تو اعمال نیک ہوں گے اور اعمال نیک ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ہوں گے تو ایمان میں ترقی پیدا ہوگی۔ اس سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ رمضان کی فضیلت کے پھل بھی تقویٰ میں بڑھے بغیر حاصل نہیں ہو سکتے۔ تقویٰ بڑھے گا تو ایمان بڑھے گا، محاسبہ کی طرف توجہ ہوگی۔ اور جب محاسبہ کی طرف توجہ ہو گی، اپنا جائزہ انسان لے گا تو نفسانی جذبات بھی پھر دبیں گے۔ اور جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے نفسانی جذبات کا دبنا ہی اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرتے ہوئے اس کا قرب دلاتا ہے۔

اصل تقویٰ کی حقیقت کو مزید بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

”اصل تقویٰ جس سے انسان دھویا جاتا ہے اور صاف ہوتا ہے اور جس کے لئے انبیاء آتے ہیں وہ دنیا سے اٹھ گیا ہے۔ کوئی ہوگا جو قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَکّٰھَا (الشمس:10) کا مصداق ہوگا۔ پاکیزگی اور طہارت عمدہ شئے ہے۔ انسان پاک اور مطہّر ہو تو فرشتے اس سے مصافحہ کرتے ہیں۔ لوگوں میں اس کی قدر نہیں ہے ورنہ ان کی لذّات کی ہر ایک شئے حلال ذرائع سے ان کو ملے۔“ (اگر لوگوں میں تقویٰ کی قدر ہو تو جو بھی دنیاوی لذات ہیں آپ نے فرمایا کہ وہ بھی تمہیں حلال ذریعے سے ملیں نہ کہ حرام ذریعہ سے، ناجائز ذریعہ سے)۔ فرمایا کہ ”چور چوری کرتا ہے کہ مال ملے لیکن اگر وہ صبر کرے تو خدا تعالیٰ اسے اور راہ سے مالدار کر دے۔ اسی طرح زانی زنا کرتا ہے اگر صبر کرے تو خدا تعالیٰ اس کی خواہش کو اور راہ سے پوری کر دے جس میں اس کی رضا حاصل ہو“۔ آپ فرماتے ہیں کہ ”حدیث میں ہے کہ کوئی چور چوری نہیں کرتا مگر اس حالت میں کہ وہ مومن نہیں ہوتا اور کوئی زانی زنا نہیں کرتا مگر اس حالت میں کہ وہ مومن نہیں ہوتا“۔ (جب ایمان کی حالت ختم ہو جاتی ہے تو پھر ہی ایسے فعل سرزد ہوتے ہیں۔) آپ فرماتے ہیں کہ ”جیسے بکری کے سر پر شیر کھڑا ہو تو وہ گھاس بھی نہیں کھا سکتی تو بکری جتنا ایمان بھی لوگوں کا نہیں ہے“۔

کیونکہ مجلس میں ذکر ہو رہا تھا اس لئے اسی بات کا اخبار میں ایک دوسری جگہ اس طرح بیان ہوا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ”حدیث میں آیا ہے کہ چور چوری نہیں کرتا جبکہ مومن ہو۔ یہ بالکل سچی بات ہے۔ بکری کے سر پر اگر شیر ہو تو اس کو حلال کھانا بھی بھول جاتا ہے چہ جائیکہ وہ کسی دوسرے کے کھیت میں جائے۔ اسی طرح پر اگر خدا تعالیٰ کا خوف ہو تو ممکن نہیں کہ گناہ کرے“۔

فرماتے ہیں کہ ”اصل جڑ اور مقصود تقویٰ ہے۔ جسے وہ عطا ہو تو سب کچھ پا سکتا ہے۔ بغیر اس کے ممکن نہیں ہے کہ انسان صغائر اور کبائر سے بچ سکے۔“ (بڑے گناہوں سے، چھوٹے گناہوں سے بچ سکے)۔ فرمایا کہ ”انسانی حکومتوں کے احکام گناہوں سے نہیں بچا سکتے۔ حُکّام ساتھ ساتھ تو نہیں پھرتے کہ ان کو خوف رہے“۔ (لوگوں کو ان کا خوف رہے) ”انسان اپنے آپ کو اکیلا خیال کر کے گناہ کرتا ہے ورنہ وہ کبھی نہ کرے اور جب وہ اپنے آپ کو اکیلا سمجھتا اُس وقت وہ دہریہ ہوتا ہے“۔ (جب اکیلا سمجھتا ہے تو ظاہر ہے وہ سمجھتا ہے کہ خدا مجھے نہیں دیکھ رہا تو مطلب یہ ہے کہ ہے اس وقت وہ دہریہ ہوتا) ”اور یہ خیال نہیں کرتا کہ میرا خدا میرے ساتھ ہے۔ وہ مجھے دیکھتا ہے۔ ورنہ اگر وہ یہ سمجھتا تو کبھی گناہ نہ کرتا“۔ فرماتے ہیں ”تقویٰ سے سب شئے ہے۔“ (ہر چیز تقویٰ پہ ہی منحصر ہے) ”قرآن نے ابتدا اسی سے کی ہے۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ سے مراد بھی تقویٰ ہے کہ انسان اگرچہ عمل کرتا ہے مگر خوف سے جرأت نہیں کرتا کہ اسے اپنی طرف منسوب کرے اور اسے خدا کی استعانت سے خیال کرتا ہے اور پھر اسی سے آئندہ کے لئے استعانت طلب کرتا ہے۔“ (اِیَّاکَ نَعۡبُدُ انسان کہتا ہے۔ تیری عبادت کرتے ہیں۔ انسان خود عبادت کر رہا ہے، عمل کر رہا ہے لیکن اس کو اپنی طرف منسوب نہیں کرتا۔ آپ نے فرمایا کہ باوجود اس کے کہ وہ عمل کر رہا ہے اور اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ کہہ دیتا ہے کہ یہ عبادت جو ہے یہ بھی تیری مدد کی وجہ سے ہی ہو رہی ہے۔ تُو توفیق دے رہا ہے تو عبادت ہو رہی ہے ورنہ یہ عبادت نہیں ہو سکتی۔ اور پھر آئندہ کے لئے بھی مدد طلب کرتا ہے کہ آئندہ بھی اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ عبادت کی توفیق ملتی رہے۔ پس یہ ہے تقویٰ کا معیار۔

پھر فرمایا کہ ”دوسری سورت بھی ھُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ سے شروع ہوتی ہے“۔ آپ فرماتے ہیں کہ ”نماز روزہ زکوٰۃ وغیرہ سب اسی وقت قبول ہوتا ہے جب انسان متقی ہو“۔ (پس تقویٰ ہوگا تو یہ چیزیں قبول ہوں گی۔ اگر تقویٰ نہیں تو یہ چیزیں بھی قابل قبول نہیں۔) آپ فرماتے ہیں کہ ”اس وقت خدا تمام داعی گناہ کے اٹھا دیتا ہے۔“ (یعنی انسان کو گناہ کی ترغیب دینے والی جو بھی چیزیں ہیں اگر تقویٰ کامل ہو تو گناہ کی ترغیب دینے والی، گناہ کی طرف لے جانے والی، گناہ کی طرف بلانے والی ان سب چیزوں کو اللہ تعالیٰ پھر ختم کر دیتا ہے۔) فرماتے ہیں کہ ”بیوی کی ضرورت ہو تو بیوی دیتا ہے۔ دوا کی ضرورت ہو تو دوا دیتا ہے۔ جس شئے کی حاجت ہو وہ دیتا ہے اور ایسے مقام سے روزی دیتا ہے کہ اسے خبر نہیں ہوتی“۔

آپ فرماتے ہیں ”ایک اور آیت قرآن شریف میں ہے اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا تَتَنَزَّلُ عَلَیۡہِمُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوۡا وَلَا تَحۡزَنُوۡا (حٰم السجدہ:31)۔ فرماتے ہیں کہ ”اس سے بھی مراد متقی ہیں“۔ (یعنی وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے اور پھر مستقل مزاجی سے اس عقیدے پر قائم ہو گئے کہ اللہ ہمارا رب ہے۔ وہی ہماری سب ضرورتوں کو پوری کرنے والا ہے۔ وہی پالنے والا ہے۔ ان پر فرشتے یہ کہتے ہوئے اتریں گے کہ ڈرو نہ اور تمہارے جو کوئی پچھلے فعل ہیں، عمل ہیں ان پر بھی خوف نہ کھاؤ کیونکہ اب تم نے تقویٰ اختیار کر لیا۔) آپ فرماتے ہیں کہ ”اس سے بھی مراد متقی ہیں۔ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا۔ یعنی ان پر زلزلے آئے، ابتلاء آئے، آندھیاں چلیں مگر ایک عہد جو اس سے کر چکے اس سے نہ پھرے۔“ (خدا تعالیٰ سے ثابت قدمی کا عہد کر لیا۔ یہ نہیں کہ سال کے سال رمضان آئے گا تو پھر اس پر عمل ہوگا اور تقویٰ اختیار ہوگا اور ایک مہینہ میں جنت کے دروازے کھل جائیں گے۔ استقامت شرط ہے۔) آپ فرماتے ہیں ”پھر آگے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب انہوں نے ایسا کیا اور صدق اور وفا دکھلائی تو اس کا اجر یہ ملا تَتَنَزَّلُ عَلَیۡہِمُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ۔ یعنی ان پر فرشتے اترے اور کہا کہ خوف اور حُزن مت کرو“۔ (غم مت کر۔) ”تمہارا خدا متولّی ہے۔ وَاَبۡشِرُوۡا بِالۡجَنَّۃِ الَّتِیۡ کُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ (حٰم السجدہ:31) اور بشارت دی کہ تم خوش ہو اس جنت سے۔“ فرماتے ہیں کہ ”اس جنّت سے یہاں مراد دنیا کی جنت ہے۔“ (اگلے جہان کی جنت نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ تقویٰ پر چلنے والوں کو اس جنت کی بشارت دے رہا ہے۔) ”جیسے قرآن مجید میں ہے وَلِمَنۡ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتٰنِ“ (الرحمٰن:47)۔“ پھر فرماتے ہیں ”پھر آگے ہے نَحۡنُ اَوۡلِیٰٓؤُکُمۡ فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا وَفِی الۡاٰخِرَۃِ (حٰم السجدہ:31)۔ دنیا اور آخرت میں ہم تمہارے ولی اور متکفّل ہیں۔“

(ملفوظات جلد4 صفحہ 251 تا 253۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اللہ تعالیٰ مستقل مزاجی سے نیکیوں پر قائم ہونے والوں کے گناہ معاف کرتا ہے۔ اور پھر یہی نہیں بلکہ انہیں دنیا کی نعمتوں سے بھی نوازتا ہے اور آخرت میں بھی ولی اور متکفل ہوتا ہے۔ کتنے خوش قسمت ہیں ہم میں سے وہ جو رمضان میں اپنی حالتوں کو بدلتے ہوئے مستقل مزاجی سے اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے والے ہیں اور اس کوشش میں ہیں کہ اس طرح اپنی زندگیاں گزاریں۔

تقویٰ اور استقامت اختیار کرنے کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں کہ:

”اوائل میں جو سچا مسلمان ہوتا ہے اسے صبر کرنا پڑتا ہے۔“ (شروع شروع میں تو صبر کرنا پڑتا ہے۔) ”صحابہؓ پر بھی ایسے زمانے آئے ہیں کہ پتّے کھا کھا کر گزارہ کیا۔ بعض وقت روٹی کا ٹکڑا بھی میسر نہیں آتا تھا۔ کوئی انسان کسی کے ساتھ بھلائی نہیں کر سکتا جب تک خدا تعالیٰ بھلائی نہ کرے۔ جب انسان تقویٰ اختیار کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کے واسطے دروازہ کھول دیتا ہے۔ مَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا وَّیَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ (الطلاق:3-4)۔ خدا تعالیٰ پر سچا ایمان لاؤ۔“ (آپؑ فرماتے ہیں سچا ایمان لاؤ۔ اس آیت کے دو حصے ہیں۔ آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے کوئی راستہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے رزق دے گا وَیَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ۔ ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے اس رزق کا خیال بھی نہیں آتا۔) آپ فرماتے ہیں ”خدا تعالیٰ پر سچا ایمان لاؤ۔ اس سے سب کچھ حاصل ہوگا۔ استقامت چاہئے۔ انبیاء کو جس قدر درجات ملے ہیں استقامت سے ملے ہیں۔“ فرمایا کہ: ”خالی خشک نمازوں اور روزوں سے کیا ہو سکتا ہے۔“ (ملفوظات جلد4 صفحہ 204۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) رمضان میں صرف روزے اور نمازیں پڑھ لیں تو اس سے کچھ نہیں ہوگا۔ مستقل مزاجی ہوگی تو سب کچھ ملے گا۔

پس اللہ تعالیٰ ہمیں متقی بنانا چاہتا ہے تاکہ اس کے بے حساب فضلوں کے دروازے ہم پر کھلیں۔ اور رمضان میں خاص طور وہ پر اپنے فضلوں کے دروازے تقویٰ اختیار کرنے والوں کے لئے کھولتا ہے۔

متقی بننے کے لئے نہ صرف برائیوں کو چھوڑنا ہے بلکہ نیکیاں بھی اختیار کرنی ہیں۔ اس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

”متقی بننے کے واسطے یہ ضروری ہے کہ بعد اس کے کہ موٹی باتوں جیسے زنا، چوری، تلفِ حقوق، رِیا، عجب، حقارت، بخل کے ترک میں پکّا ہو۔ تو اخلاقِ رذیلہ سے پرہیز کر کے ان کے بالمقابل اخلاق فاضلہ میں ترقی کرے“۔ (جتنے گھٹیا اخلاق ہیں ان سے بچے اور جو اچھے اخلاق ہیں ان میں ترقی کرے۔ یہ ضروری شرط ہے۔) فرمایا کہ ”لوگوں سے مروّت، خوش خلقی، ہمدردی سے پیش آوے۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ سچی وفا اور صدق دکھلاوے۔ خدمات کے مقامِ محمود تلاش کرے۔“ (ایسی نیکیاں اور ایسی خدمات کرے جو قابل تعریف ہوں، غیر معمولی ہوں۔ تقویٰ کے معیار تبھی ملتے ہیں کہ بے نفس ہو کر دوسروں سے نیکیاں کی جائیں۔ اللہ کے حقوق بھی، بندوں کے حقوق بھی ایسے اعلیٰ مقام پر ایسے اعلیٰ درجے کے ہوں جو قابل تعریف ہوں۔) فرمایا کہ ”ان باتوں سے انسان متقی کہلاتا ہے۔ اور جو لوگ ان باتوں کے جامع ہوتے ہیں۔“ (جن میں یہ سب باتیں جمع ہو جاتی ہیں) ”وہی اصل متقی ہوتے ہیں۔ (یعنی اگر ایک ایک خُلق فرداً فرداً کسی میں ہوں تو اسے متقی نہ کہیں گے جب تک بحیثیت مجموعی اخلاقِ فاضلہ اس میں نہ ہوں۔) اور ایسے ہی شخصوں کے لئے لَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ہے۔ اور اس کے بعد ان کو کیا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ایسوں کا متولّی ہو جاتا ہے جیسے کہ وہ فرماتا ہے وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیۡنَ (الاعراف:197)۔“ فرمایا کہ ”حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ ہو جاتا ہے جس سے وہ پکڑتے ہیں۔ ان کی آنکھ ہو جاتا ہے جس سے وہ دیکھتے ہیں۔ ان کے کان ہو جاتا ہے جن سے وہ سنتے ہیں۔ ان کے پاؤں ہو جاتا ہے جن سے وہ چلتے ہیں۔ اور ایک اور حدیث میں ہے کہ جو میرے ولی کی دشمنی کرتا ہے میں اس سے کہتا ہوں کہ میرے مقابلے کے لئے تیار رہو“۔ ایک جگہ فرمایا ہے کہ ”جب کوئی خدا کے ولی پر حملہ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس پر ایسے جھپٹ کر آتا ہے جیسے ایک شیرنی سے کوئی اس کا بچہ چھینے تو

وہ غضب سے جھپٹتی ہے۔'' (ملفوظات جلد 4 صفحہ 401-400۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر تقویٰ کی اہمیت اور اپنی ماموریت کے مقصد کی وضاحت کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ''ہمیں جس بات پر مامور کیا ہے وہ یہی ہے کہ تقویٰ کا میدان خالی پڑا ہے۔تقویٰ ہونا چاہئے۔ نہ یہ کہ تلوار اٹھاؤ۔ یہ حرام ہے۔ اگر تم تقویٰ کرنے والے ہو گے تو ساری دنیا تمہارے ساتھ ہو گی۔پس تقویٰ پیدا کرو۔ جو لوگ شراب پیتے ہیں یا جن کے مذہب کے شعائر میں شراب جُز وِ اعظم ہے ان کو تقویٰ سے کوئی تعلق نہیں ہوسکتا۔ وہ لوگ نیکی سے جنگ کر رہے ہیں۔ پس اگر اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو ایسی خوش قسمت دے اور انہیں توفیق دے کہ وہ بدیوں سے جنگ کرنے والے ہوں اور تقویٰ اور طہارت کے میدان میں ترقی کریں۔ یہی بڑی کامیابی ہے اور اس سے بڑھ کر کوئی چیز مؤثر نہیں ہو سکتی۔'' فرمایا ''اس وقت کُل دنیا کے مذاہب کو دیکھ لو کہ اصل غرض تقویٰ مفقود ہے اور دنیا کی وجاہتوں کو خدا بنایا گیا ہے۔ حقیقی خدا چھپ گیا ہے اور سچے خدا کی ہتک کی جاتی ہے۔مگر اب خدا چاہتا ہے کہ وہ آپ ہی مانا جاوے اور دنیا کو اس کی معرفت ہو۔ جو لوگ دنیا کو خدا سمجھتے ہیں وہ متوکّل نہیں ہو سکتے۔''

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 358-357۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپ ہمیں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ''جو لوگ نری بیعت کر کے چاہتے ہیں کہ خدا کی گرفت سے بچ جائیں وہ غلطی کرتے ہیں۔ ان کو نفس نے دھوکہ دیا ہے''۔ فرمایا ''دیکھو طبیب جس وزن تک مریض کو دوا پلانی چاہتا ہے اگر وہ اس حد تک نہ پیوے تو شفا کی امید رکھنی فضول ہے۔...... پس اس حد تک صفائی کرو اور تقویٰ اختیار کرو جو خدا کے غضب سے بچانے والا ہوتا ہے''۔ فرمایا ''اللہ تعالیٰ رجوع کرنے والوں پر رحم کرتا ہے کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو دنیا میں اندھیر پڑ جاتا''۔ فرمایا کہ ''انسان جب متقی ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اور اس کے غیر میں فرقان رکھ دیتا ہے''۔

آپ فرماتے ہیں کہ ''ہماری جماعت کو ڈرنا چاہئے۔ اگر کسی میں تقویٰ ہو جیسا کہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے تو وہ بچایا جائے گا''۔ فرمایا کہ ''اس سلسلے کو خدا تعالیٰ نے تقویٰ ہی کے لئے قائم کیا ہے کیونکہ تقویٰ کا میدان بالکل خالی ہے''۔ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 361 تا 363۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس ایک اَور رمضان کا ہماری زندگیوں میں آنا اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ رمضان اس لئے آتا ہے کہ تم تقویٰ اختیار کرو اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ فرمانا کہ اس سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے لئے ہی قائم کیا ہے ہم پر بڑی ذمہ داری ڈالتا ہے کہ ہم ہر وقت اپنی حالتوں کے جائزے لیتے رہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے جو یہ خاص فضل کے دن رکھے ہوئے ہیں ان میں اپنے اندر ایسی تبدیلیاں پیدا کریں اور اپنے تقویٰ کے معیاروں کو ایسا بڑھانے کی کوشش کریں جو خدا تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے۔ اور پھر رمضان تک ہی محدود نہ رہیں بلکہ اسے اپنی زندگیوں کا حصہ بنا لیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

نماز کے بعد ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو مکرم خواجہ احمد حسین صاحب درویش قادیان کا ہے جو مکرم محمد حسین صاحب کے بیٹے تھے۔ 31رمئی 2017ء کو 92 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ 1926ء میں قادیان کے نزدیک گاؤں سیکھواں میں پیدا ہوئے۔ ان کے نانا حضرت میاں امام دین صاحب اور ان کے دو بھائی میاں جمال دین صاحب اور میاں خیر دین صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ خواجہ احمد حسین صاحب کا بچپن انتہائی غربت میں گزرا۔ 9 سال کی عمر میں اپنے خاندان کے ساتھ قادیان آ کر آباد ہوئے اور حالات کی وجہ سے تعلیم حاصل نہ کر سکے لیکن بچپن میں پڑھائی کا شوق تھا۔ ذاتی کوشش سے پہلے قرآن شریف پڑھنا سیکھ لیا۔ پھر قادیان میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجالس عرفان میں شامل ہوتے تھے اور وہیں سے انہوں نے اپنے علم کو بہت بڑھایا۔ تقسیم ملک کے وقت حضرت مصلح موعود کی تحریک پر اپنے والدین سے مشورہ کر کے قادیان میں رہنے پر راضی ہو گئے اور درویشی اختیار کی۔ جہاں جماعت پر ایک ایسا وقت بھی آیا کہ درویشوں کو گزارہ الاؤنس کے لئے انجمن کے پاس رقم نہیں تھی، وسائل محدود تھے تو تب بعض ہنر مند درویشوں کو کہا گیا کہ باہر جا کر روزگار تلاش کریں۔ آپ ٹیلرنگ کا کام جانتے تھے۔ چنانچہ اس لحاظ سے 1953 سے 62ء تک جنوبی ہند میں قیام کے دوران یہ اپنا روزگار خود مہیا کرتے رہے۔ پھر واپس قادیان آ گئے۔ اور پھر صدر انجمن احمدیہ کے مختلف دفاتر میں ان کو خدمت کی توفیق ملتی رہی۔ 1989ء میں آپ ریٹائر ہو گئے۔ اور جماعتی خدمات کے ساتھ ساتھ قادیان میں مسجد مبارک کے گیٹ کے سامنے انہوں نے اپنی ایک سلائی کی دکان بھی کھول لی۔ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، نہایت خاموش اور خوش اخلاق انسان تھے۔

2005ء میں یہاں جلسہ یو۔کے میں ان کو بھی شرکت کی توفیق ملی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے لے کے خلافت خامسہ تک چار خلافتوں کو دیکھنے کی توفیق ملی۔ ہمیشہ اپنا کام خود کرنے کے عادی تھے۔ اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستگی کی تلقین کرتے تھے۔ ان کی پہلی شادی ان کے رشتہ داروں میں ہوئی تھی اور کیونکہ جماعت کا حکم تھا کہ عورتوں کو پاکستان بھجوا دیا جائے تو انہوں نے اپنی بیوی کو پاکستان بھجوا دیا۔ یہ ان کی پہلی شادی تھی۔ ان کی والدہ کیونکہ غیر احمدی تھیں اور ان کا صحیح تعاون نہیں تھا تو پھر وہاں سے اس کا تعلق ختم ہو گیا۔ 1953ء میں انہوں نے حیدر آباد دکن سے ایک خاتون حمیدہ بیگم سے دوسری شادی کی۔ ان سے ان کی چار بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔ آپ کے بیٹے خواجہ بشیر احمد صاحب تعلیم الاسلام سکول قادیان کے ہیڈ ماسٹر ہیں۔ اور ان کی ایک بیٹی سلیمہ قمر صاحبہ، نصیر احمد قمر صاحب ایڈیشنل وکیل اشاعت لندن کی اہلیہ ہیں۔ اسی طرح ایک اور داماد بھی آپ کے حفیظ بھٹی صاحب قادیان میں سلسلہ کی خدمت کر رہے ہیں۔

ان کی بیٹی، نصیر قمر صاحب کی اہلیہ لکھتی ہیں کہ بیشمار خوبیوں کے مالک تھے۔ دعا گو، سادہ مزاج، جفا کش، خوش مزاج، خلافت کے شیدائی، نہایت شریف النفس انسان تھے۔ اور کہتی ہیں جب مَیں شادی ہو کے ربوہ گئی ہوں تو میں ذرا افسردہ تھی۔ مجھے کہا افسردہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ تم تو خوش قسمت ہو کہ ہر جمعہ کو خلیفۂ وقت کا خطبہ براہ راست سنا کرو گی۔ ہر وقت مسجد کی طرف ان کی توجہ رہتی کہ ہر نماز میں مسجد میں جایا کروں۔ چند سال پہلے سٹروک ہوا جس کی وجہ سے مسجد نہیں جا سکتے تھے تو ہمیشہ یہ دعا کرتے تھے اور لوگوں کو کہتے تھے کہ یہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ میری ٹانگوں میں اتنی جان ڈال دے کہ مَیں مسجد جا سکوں۔ اور بیشمار نیکیوں کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ باوجود غربت کے، تنگیٔ حالات کے، انہوں نے اپنی بیٹیوں کو بھی پڑھایا اور بی۔اے تک تعلیم دلوائی اور ان کے بیٹے نے بھی بی۔ایس۔سی، بی۔ایڈ اور ایم۔اے کیا اور جیسا کہ میں نے بتایا تعلیم الاسلام سکول کے ہیڈ ماسٹر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کو اور اولاد در اولاد کو، نسلوں کو خلافت سے وفا کا تعلق رکھنے کی توفیق دے اور جو قربانیاں انہوں نے کی ہیں وہ آئندہ بھی ان کی اولاد کو بھی اور نسلوں کو بھی یاد رکھنے اور جماعت سے وفا کا تعلق رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ: دورہ جرمنی از صفحہ 20

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرفِ مصافحہ حاصل کیا۔

☆ بعد ازاں دو بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے تمام احبابِ جماعت کو شرفِ مصافحہ سے نوازا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہِ شفقت خواتین کے ہال میں بھی تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرفِ زیارت حاصل کیا۔

☆ بعد ازاں حضور انور نے مشن کے بیرونی احاطہ کا معائنہ فرمایا جہاں مختلف اقسام کے درخت لگائے گئے ہیں۔ حضور انور نے ان درختوں کی اقسام کے حوالہ سے دریافت فرمایا۔ نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ درخت اس طرح لگائیں کہ پارکنگ کی جگہ بھی ہو اور کھیل وغیرہ کے لئے بھی ایک حصہ موجود رہے۔

☆ برسلز مشن ہاؤس کی دوسری منزل نئی تعمیر ہوئی ہے اور بعض دفاتر بنائے گئے ہیں۔ حضور انور نے ان دفاتر کا معائنہ فرمایا۔ یہاں شعبہ جنرل سیکرٹری، شعبہ مال، شعبہ امورِ عامہ، شعبہ اشاعت اور مجلس انصار اللہ کے دفاتر ہیں۔

☆ معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ سوا تین بجے حضور انور اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور کچھ دیر کے لئے احباب کے درمیان رونق افروز رہے۔ اس موقع پر ان احباب نے شرفِ مصافحہ حاصل کیا جو پہلے نہیں پہنچ سکے تھے۔

☆ بعد ازاں مکرم امیر جماعت احمدیہ جرمنی عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب، مبلغ انچارج جرمنی مکرم حیدر علی ظفر صاحب، جنرل سیکرٹری مکرم الیاس احمد مجوکہ صاحب، اسسٹنٹ جنرل سیکرٹری مکرم یحییٰ صاحب، مکرم ڈاکٹر اطہر زبیر صاحب، مکرم عبداللہ سپراء صاحب اور مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے اپنے خدام کی سیکیورٹی ٹیم کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔ جرمنی سے یہ احباب حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے قافلہ کے ہمراہ آئے تھے۔

☆ تین بجکر چالیس منٹ پر یہاں سے فرانس کی بندرگاہ Calais کی طرف روانگی ہوئی اور پانچ بج کر پچاس منٹ پر چینل ٹنل (Channel Tunnel) آمد ہوئی۔ جرمنی سے ساتھ آنے والے احباب اور خدام کی سیکیورٹی ٹیم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو چینل ٹنل تک چھوڑنے اور رخصت کرنے اور الوداع کہنے کے لئے قافلہ کے ساتھ ہی رہی۔ اسی طرح بیلجیم سے مکرم امیر صاحب بیلجیم، مکرم حافظ احسان سکندر صاحب مبلغ انچارج بیلجیم، مکرم اسد مجیب صاحب مبلغ سلسلہ و جنرل سیکرٹری، راجہ عبداللطیف صاحب سیکرٹری جائیداد، صدر مجلس انصار اللہ این اے شمیم صاحب اور صدر مجلس خدام الاحمدیہ مکرم توصیف احمد صاحب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو یہاں سے لندن کے لئے رخصت کرنے کے لئے قافلہ کے ساتھ آئے۔

....

لندن میں ورود مسعود اور مسجد فضل لندن میں پُرتپاک استقبال

☆ پاسپورٹ، امیگریشن اور دیگر دستاویزات کی کلیئرنس کے بعد قافلہ کی گاڑیاں مخصوص پارکنگ ایریا میں آ کر رُکیں۔ ٹرین کی روانگی میں ابھی کچھ وقت باقی تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہِ شفقت کچھ دیر کے لئے گاڑی سے باہر تشریف لائے۔

☆ چھ بجکر پچاس منٹ پر قافلہ کی گاڑیاں ٹرین میں بورڈ (board) ہوئیں۔ ٹرین اپنے وقت پر 7 بجکر 20 منٹ پر Calais سے برطانیہ کے ساحلی شہر Dover

کی طرف روانہ ہوئی۔ قریباً نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد ٹرین چینل ٹنل کراس کر کے Dover کے قریب برطانیہ کی سرزمین میں داخل ہوئی اور اپنے مخصوص سٹیشن پر رُکی۔ قریباً دس منٹ کے وقفہ کے بعد فرانس کے وقت کے مطابق 8 بجے اور برطانیہ کے وقت کے مطابق 7 بجے قافلہ کی گاڑیاں ٹرین سے باہر آئیں اور موٹروے پر سفر شروع ہوا۔ (برطانیہ کا وقت فرانس کے وقت سے ایک گھنٹہ پیچھے ہے)۔

☆ مکرم منصور احمد شاہ صاحب نائب امیر جماعت یو۔کے، مکرم عطاء المجیب راشد صاحب مبلغ انچارج یو۔کے، مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ یوکے، مکرم ڈاکٹر اعجاز الرحمان صاحب صدر مجلس انصاراللہ یوکے، مکرم مرزا محمود احمد صاحب سنٹرل آڈیٹر، مکرم مرزا نصر انعام صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ یوکے، مکرم مبارک احمد ظفر صاحب ایڈیشنل وکیل المال لندن، مکرم اخلاق احمد انجم صاحب (دفتر وکالت تبشیر، لندن)، مکرم غالب جاوید صاحب (مبلغ سلسلہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)، مکرم سید محمد احمد صاحب نائب افسر حفاظت خاص مع سیکیورٹی ٹیم اور دیگر جماعتی عہدیداران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہنے کے لئے موجود تھے۔

☆ قریباً ڈیڑھ گھنٹہ کے سفر کے بعد شام 8 بجکر 30 منٹ پر مسجد فضل لندن میں ورود مسعود ہوا جہاں احباب جماعت مردو خواتین کی ایک بڑی تعداد نے اپنے پیارے آقا کو **اهلاً وسهلاً و مرحبا** کہتے ہوئے خوش آمدید کہا۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

☆ اس طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ انتہائی بابرکت دورہ اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں اور برکتوں کو سمیٹتے ہوئے عظیم الشان کامیابیوں اور کامرانیوں کے ساتھ بخیریت و عافیت اپنے اختتام کو پہنچا۔ الحمدللہ علیٰ ذٰلک

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں جن خوش نصیب افراد کو اس سفر پر جانے کی سعادت نصیب ہوئی ان کے اسماء بغرض ریکارڈ درج ہیں:

1۔ حضرت سیدہ امتہ السبوح صاحبہ مدظلہا (حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)۔ 2۔ مکرم منیر احمد جاوید صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری)۔ 3۔ مکرم عابد وحید خان صاحب (انچارج پریس اینڈ میڈیا آفس لندن)۔ 4۔ مکرم میجر محمود احمد صاحب (نائب افسر حفاظت خاص لندن)۔ 5۔ مکرم ناصر احمد سعید صاحب (شعبہ حفاظت)۔ 6۔ مکرم سخاوت علی باجوہ صاحب (شعبہ حفاظت)۔ 7۔ مکرم محسن اعوان صاحب (شعبہ حفاظت)۔ 8۔ مکرم خواجہ قدوس صاحب (شعبہ حفاظت)۔ 9۔ مکرم محمود احمد خان صاحب (شعبہ حفاظت)۔ 10۔ مکرم بشیر احمد صاحب (کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)۔ 11۔ خاکسار عبدالماجد طاہر (ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

☆ مکرم حماد مبین صاحب مبلغ سلسلہ (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری) اور مکرم اطہر احمد صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کو بھی قافلہ میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔

☆ جامعہ کینیڈا سے سال 2016ء کے فارغ التحصیل درج ذیل مربیان جو اپنی ٹریننگ کے سلسلہ میں یوکے میں تھے ان کو بھی حضور انور کے ساتھ جرمنی کے اس سفر میں قافلہ میں شامل ہونے کی سعادت عطا ہوئی:

مکرم عاطف احمد زاہد صاحب۔ مکرم سرجیل احمد صاحب۔ مکرم ساجد اقبال صاحب۔ مکرم ثاقب ظفر صاحب۔ مکرم فرہاد غفار صاحب۔ مکرم عبدالباسط خواجہ صاحب۔ مکرم رضوان سید صاحب۔

☆ علاوہ ازیں درج ذیل احباب کو قافلہ کی گاڑیاں ڈرائیو کرنے کی سعادت نصیب ہوئی؛

مکرم ندیم احمد امینی صاحب۔ مکرم ناصر احمد امینی صاحب۔ مکرم محمود احمد صاحب۔ مکرم عمران ظفر صاحب۔ مکرم عبدالرحمان صاحب۔

☆ مکرم سجاد احمد ملک صاحب جرمنی میں قیام کے دوران قافلہ میں شامل رہے۔

☆ اس کے علاوہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل (یوکے) کے درج ذیل ممبران نے اس دورہ کے خطبات جمعہ، مساجد کے افتتاح و سنگِ بنیاد اور وفود کے ساتھ میٹنگز اور ملاقاتوں اور حضور انور کے انٹرویوز اور دیگر جملہ پروگراموں کی ریکارڈنگ اور بعض پروگراموں کی live ٹرانسمشن کے لئے اس دورہ میں شمولیت کی سعادت پائی:

مکرم منیر احمد عودہ صاحب۔ مکرم سفیر احمد قمر صاحب۔ مکرم عدنان زاہد صاحب۔ مکرم ابرار بیگ صاحب

☆ ایم ٹی اے کی ٹیم کے علاوہ مکرم عمیر علیم صاحب انچارج شعبہ مخزن التصاویر نے بھی اس میں شمولیت کی سعادت پائی۔

☆ جرمنی سے ڈاکٹر اطہر زبیر صاحب اس سفر کے دوران بطور ڈاکٹر ڈیوٹی پر قافلہ کے ساتھ رہے۔

☆ ان احباب کے علاوہ جرمنی سے مکرم عبداللہ سپراء صاحب کو بھی اس سفر میں قافلہ کے ساتھ رہنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

اللہ تعالیٰ ان سب احباب کے لئے یہ سعادت مبارک فرمائے۔ آمین

قرآن مجید

وادئ بطحا میں جو برسی گھٹا قرآن ہے — نور جو قلبِ محمدؐ پر گرا قرآن ہے
نہ یدِ بیضا ، نہ موسیٰ کا عصا قرآن ہے — تھے نشاں وہ بھی مگر اُن سے سِوا قرآن ہے
ہے عجائب کا جہاں ہر ایک آیت میں نہاں — رہتی دنیا تک انوکھا معجزہ قرآن ہے
معرفت کی مَے سے پُر ہر جُرعۂ نایاب ہے — عارفوں کو جس کا ہے چسکا لگا قرآن ہے
سب مذاہب کی کتابیں رطب و یابس سے بھری — جس کا اِک اِک حرف ہے حرفِ خدا قرآن ہے
پیش کر پائے نہیں جنّ و بشر اس کا جواب — چودہ صدیوں سے انہیں للکارتا قرآن ہے
اک تجلّی اس کی دل کے طُور کو ٹکڑے کرے — اور پھر ٹوٹے دلوں کو جوڑتا قرآن ہے
اَن گنت بیمار روحوں نے یہاں پائی شفا — تازگی دیتی ہے جو آب و ہوا قرآن ہے
دل کے آئینے کو کر دیتا ہے صیقل دفعتاً — زنگ برسوں کے جو دیتا ہے چھڑا قرآن ہے
طالبِ صادق کے سینے کے لئے دستِ شفا — دل کے ہر اک روگ کی شافی دوا قرآن ہے
چودہ سو سالوں سے پڑھا جا رہا ہے رات دن — پھر بھی تازہ خوش نما کتنا نیا قرآن ہے
اس کی جڑ پاتال میں ، شاخیں مگر آکاش میں — رس بھرے اثمار سے ہر پل لدا قرآن ہے
گریہ زاری کر سکے تو کر اسے پڑھتے ہوئے — ایک مومن کا تو حرفِ التجا قرآن ہے
خُلد کی اس مَے میں گر شامل ہو اشکوں کی شراب — پینے والے کے لئے دو آتشہ قرآن ہے
آنکھ گر نہ رو سکے تو دل کو رونا چاہیئے — حُزن جس کی ہر سطر میں ہے بھرا قرآن ہے
یوں تو ہر فریاد کو سنتا ہے وہ ربِّ کریم — کان دھر کر جس کو سنتا ہے خدا قرآن ہے
دل کے اندھوں کے لئے یہ نُور ہے بینائی ہے — دل کے بہروں کے لئے بانگِ درا قرآن ہے
ظلمتوں میں کس لئے بیٹھے ہوئے ہو کابلو! — نُور کا اِک جگمگاتا قمقمہ قرآن ہے
اپنا حصہ کیوں نہیں لیتے ہو اس ورثے سے تم — آؤ میراثِ محمد مصطفیٰؐ قرآن ہے
ہے فنا ہر سمت سے گھیرے ہوئے انسان کو — اس جہاں میں صرف سامانِ بقا قرآن ہے
متّقی کے واسطے بے شک ہے رحمت کی گھٹا — منکروں کے واسطے برق و بلا قرآن ہے
جستجوئے علم اس کو چھوڑ کر بے سود ہے — قربِ حق پانے کا سیدھا راستہ قرآن ہے
موت اک خاموش واعظ ہے کوئی سمجھے اگر — دوسرا واعظ جو ہے نغمہ سرا قرآن ہے
اس کو چھو سکتا نہیں ہے کوئی پاکوں کے سوا — دل مُطہّر ہو تو پھر جلوہ نما قرآن ہے
خود لیا اس کی حفاظت کا ذمہ اللہ نے — صاف ظاہر ہے کہ دُرِّ بے بہا قرآن ہے
اس چمن میں خوب گھومو خوب اس کے پھل چنو — ہر ثمر لذّت سے ہے جس کا بھرا قرآن ہے
اس سرائے میں سکونت کس قدر پُرلطف ہے — ہر دریچہ جس کا ہے راحت فزا قرآن ہے
دشتِ محرومی میں ہے یہ ایک یارِ مہرباں — بیکسی غربت میں یارِ آشنا قرآن ہے
ہر رگ و ریشے میں بھر دیتا ہے یہ خوفِ خدا — عجز کی راہیں جو دیتا ہے سُجھا قرآن ہے
آتشِ عشقِ الٰہی دل میں سلگاتا ہے یہ — اور اس آتش کو پھر دیتا ہوا قرآن ہے
اِک اندھیری غار کو جس نے منوّر کر دیا — نُور ہے ارض و سما کا وہ ضیا قرآن ہے
لطفِ ربّانی کا ہے یہ ایک بحرِ بیکراں — اَن گنت سُچّے جواہر سے بھرا قرآن ہے
لے چلا انگلی پکڑ کر راہ پر گمراہ کو — ہادئ واحد ہے سچا راہنما قرآن ہے
قلبِ انساں میں ازل سے ثبت ہیں اس کے نقوش — اور فطرت کے صحیفے پر لکھا قرآن ہے
خود تراشیدہ وظائف سب کے سب بیکار ہیں — قربِ حق پانے کا سیدھا راستہ قرآن ہے
لفظ 'اِقْرَءْ' بن کے جو گونجی حرا کی غار میں — ایک اُمّی کی وہی آہِ رسا قرآن ہے
عقل والوں کے لئے حرفِ نصیحت یہ کتاب — مومنوں کے واسطے راہِ ہُدیٰ قرآن ہے
کاش دیں اعمال میں بھی ہم اسے اونچا مقام — یوں تو اونچے طاق پر سب نے دھرا قرآن ہے
بھر دیا کشکولِ عرشی اس نے بِن مانگے مرا — اِک سخی کے ہاتھ کی جود و عطا قرآن ہے

(ارشاد عرشی ملک)

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

مختصر عالمی جماعتی خبریں

مرتبہ: فرخ راحیل۔ مربیٔ سلسلہ

اس کالم میں الفضل انٹرنیشنل کو موصول ہونے والی جماعت احمدیہ عالمگیر کی تبلیغی وتربیتی مساعی پر مشتمل رپورٹس کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

... ...

بینن (مغربی افریقہ)

بینن کے گاؤں Bagapodi میں احمدیہ مسجد کے افتتاح کی بابرکت تقریب

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ بینن کو Bagapodi گاؤں میں احمدیہ مسجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔ یہ گاؤں جماعت کے مشن بمقام ناتیتنگو سے تقریباً 85 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ 2014ء میں اس گاؤں کے تقریباً 50 افراد جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔ مسجد کی تعمیر کا آغاز ماہ اکتوبر 2016ء میں ہوا اور دسمبر 2016ء میں تعمیر مکمل ہوگئی۔

مکرم سکندر جلال مبلغ سلسلہ ناٹی ٹنگو کی مرسلہ رپورٹ کے مطابق 4 مارچ 2017ء مسجد کے افتتاح کے لئے مکرم رانا فاروق احمد صاحب امیر جماعت بینن تشریف لائے۔ افتتاحی تقریب کا آغاز 12 بج کر 15 منٹ پر تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعد ازاں گاؤں کے چیف نے بتایا کہ وہ ایک غیر مسلم ہے مگر انہوں نے یہاں مسجد تعمیر کرنے کی اجازت دی ہے۔

انہوں نے بتایا کہ یہاں کے لوگ عمارت کو دیکھ کر سوال کرتے ہیں کہ یہ کیا تعمیر ہو رہا ہے تو ان کو ہم بتاتے ہیں کہ اس گاؤں میں خدا کا گھر تعمیر کیا جا رہا ہے جس سے گاؤں والوں کو اسلام کا پیغام پہنچ رہا ہے۔ مسجد کی تعمیر کے بعد لوگوں کی توجہ اسلام کی طرف ہو رہی ہے اور وہ اس مسجد میں آرہے ہیں اور اسلام کو سمجھ رہے ہیں۔

اس کے بعد مسلمانوں کے امام نے مسجد کی تعمیر پر مکرم امیر صاحب بینن کا شکریہ ادا کیا۔ مسلمانوں کے امام نے بتایا کہ جماعت احمدیہ نے صرف اس گاؤں میں مسجد تعمیر نہیں کی بلکہ جماعت احمدیہ ملک گیر مساجد تعمیر کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ ایک اسلامی جماعت ہے کیونکہ جو شخص کلمہ پڑھتا ہے وہ مسلمان ہے اور اس کو دائرۂ اسلام سے خارج کرنا انسانوں کا کام نہیں۔ خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ کون سیدھی راہ پر ہے اور کون بھٹک چکا ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ جماعت احمدیہ ہمیشہ قرآنی آیات اور احادیث کی روشنی میں بات کرتی ہے اور جو کوئی ان دو مآخذ کو چھوڑتا ہے وہ غلط راہ پر چل رہا ہے۔ انہوں نے اس گاؤں کے لوگوں کو توجہ دلائی کہ جماعت احمدیہ نے آپ کے لئے یہ مسجد تعمیر کی ہے اس کو ہمیشہ آباد رکھیں۔

اس کے بعد مکرم معلم عبداللطیف صاحب نے نماز کے موضوع پر تقریر کی جس میں انہوں نے نماز باجماعت کی اہمیت بیان کی اور افرادِ جماعت کو نمازوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔

بعد ازاں امیر جماعت بینن مکرم رانا فاروق احمد صاحب نے مسجد کی اہمیت اور ضرورت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے بتایا کہ اس گاؤں کے لوگ خوش قسمت ہیں کہ ان کو پختہ مسجد مل چکی ہے۔ ہمارے پیارے آقا حضرت محمد ﷺ کی مسجد کچی تھی لیکن اس میں پڑھی جانے والی نمازیں اور اس میں کی جانے والی دعائیں سب قبول کی گئیں کیونکہ اس مسجد کی تعمیر کرنے والوں اور اس میں عبادت کرنے والوں کا اللہ سے انتہائی گہرا تعلق تھا۔ وہ سب تقویٰ کی راہوں پر چل کر خدا کو پانے والے لوگ تھے۔ اس لئے آپ سب بھی پہلوں سے ملنے کی کوشش کریں اور تقویٰ اختیار کریں۔ امیر صاحب نے قرآن و حدیث کی روشنی میں مسجد کی صفائی کا خیال رکھنے کی طرف توجہ دلائی۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب بینن نے مسجد کا افتتاح کیا اور دعا کروائی۔ دعا کے بعد نماز ظہر ادا کی گئی اور پھر شاملین میں کھانا تقسیم کیا گیا۔ افتتاحی تقریب میں 310 افراد شامل ہوئے جن میں سے تقریباً 50 غیر مسلم تھے۔

☆...☆...☆

گیانا (مغربی امریکہ)

گیانا میں قرآن کریم کی تیسری سالانہ نمائش اور جماعتی کتب پر مشتمل بُک سٹال

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ گیانا کو لِنڈن اکسپو (Linden Expo) میں تیسری سالانہ قرآن کریم کی نمائش اور بک سٹال لگانے کی توفیق ملی۔ یہ تین روزہ صنعتی نمائش تھی جس میں جماعت احمدیہ کو بھی شمولیت کی توفیق ملی۔ اس نمائش کا افتتاح صدرِ مملکت گیانا آنجناب ڈیوڈ گرینجر Hon. David Granger نے کیا۔ افتتاحی تقریب میں صدر مملکت کے علاوہ، منسٹر آف بزنس، ریجنل چیئرمین، لِنڈن شہر کے میئر اور خصوصی مہمانانِ کرام بھی شامل تھے۔ افتتاحی تقریب کے بعد تمام مہمانانِ کرام نے نمائش کو وزٹ کیا۔ صدرِ مملکت گیانا قرآن کریم کی نمائش پر بھی آئے۔ انہیں بتایا گیا کہ جماعت احمدیہ قرآن کریم کی تعلیمات پھیلا رہے ہیں جو امن پر مشتمل تعلیم ہے۔ انہوں نے اس سعی کو سراہا اور کہا کہ ایسے اچھے کام جاری رکھے۔

قرآن کریم اور جماعتی کتب پر مشتمل نمائش پر صدر مملکت گیانا کے وزٹ کی ایک تصویر

مقصود احمد منصور نیشنل سیکرٹری تبلیغ ومبلغ سلسلہ گیانا نے بتایا کہ اس نمائش میں 9 کتب فروخت ہوئیں جن میں قرآن کریم، ''مسیح ہندوستان میں'' اور ''سیرت النبی ﷺ'' شامل ہیں۔ اس کے علاوہ تقریباً 140 سے زائد افراد کو جماعت کے تعارف پر مشتمل پمفلٹ دیئے گئے۔ زائرین کے سوالوں کے جواب بھی دیئے اور تفصیلی گفتگو ہوئی۔

☆...☆...☆

مالٹا (بحیرہ روم میں جزائر پر مشتمل ملک)

مالٹا کی نویں امن کانفرنس کا کامیاب انعقاد جہاد اور دہشتگردی سے متعلق اسلامی تعلیمات کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ مسلمہ مالٹا کو مؤرخہ 28 مارچ 2017ء نویں سالانہ **پیس سمپوزیم** اور **'قرآن نمائش'** کے کامیاب انعقاد کی توفیق ملی۔

امسال Peace Symposium کا انعقاد یونیورسٹی آف مالٹا میں سٹوڈنٹ کاؤنسل کے تعاون سے کیا گیا اور اس کا مرکزی عنوان "Jihad & Terrorism" تھا۔ اس موقع پر قرآن کریم کی تعلیمات پر مشتمل کافی تعداد میں Roll-Up بینرز بھی display کئے گئے تھے جو کہ حاضرین کی خصوصی توجہ کا مرکز بنے رہے۔

سٹوڈنٹ کاؤنسل کی صدر مکرمہ سٹیف دالی صاحبہ نے اپنی افتتاحی تقریر میں ثقافتی اور مذہبی تنوع سے متعلق بات کی اور کہا کہ یہ تنوع ہماری معاشرتی اقدار کو مزید زرخیز بناتا ہے۔ ایک دوسرے سے معاملات کرنے اور باہمی روابط کی وجہ سے ایک دوسرے سے سیکھنے کا موقع میسر آتا ہے۔ جماعت احمدیہ مسلمہ کا ماٹو 'محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں' متاثر کن ہے اور دائمی اور پائیدار امن کے حصول کے لئے ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔

اس کے بعد لئیق احمد عاطف صاحب مبلغ سلسلہ مالٹا نے ''اسلامی جہاد اور غیر مسلموں کے ساتھ سلوک'' کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے جہاد کے حقیقی معانی بیان کئے اور سورہ المائدہ آیت 52 کے تناظر میں یہود و نصاریٰ کے ساتھ تعلقات اور اس آیت کے معانی اور پس منظر پر تفصیل سے گفتگو کی اور بتایا کہ اسلام غیر مسلموں کے ساتھ حسن سلوک کی تعلیم دیتا ہے۔

آپ نے اپنی تقریر کا اختتام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک اقتباس سے کیا جس کا ماحصل یہ ہے کہ ہمارا جہاد سیف والا جہاد نہیں، ہمارا جہاد بموں والا جہاد نہیں، ہمارا جہاد ناانصافی والا جہاد نہیں بلکہ ہمارا جہاد خدا تعالیٰ کے حقوق اور اس کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی کا جہاد ہے۔

(November 4, 2016, inauguration of

Mahmood Mosque, Regina, Canada)

پیس سمپوزیم کے مرکزی نمائندہ اور مہمان خصوصی مکرم امام ابراہیم نونن صاحب مبلغ سلسلہ آئرلینڈ تھے۔ آپ نے اپنی اختتامی تقریر میں قرآن کریم کی آیات کی روشنی میں بیان کیا کہ اسلام میں دہشتگردی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ آپ نے بتایا کہ جس طرح آگ اور پانی کو اکٹھا نہیں کیا جاسکتا اسی طرح ایک حقیقی مسلمان اور دہشتگردی اکٹھے نہیں ہوسکتے۔ جو دہشتگردی میں ملوّث ہیں یقیناً وہ اسلام کے حقیقی معانی سے بے بہرہ ہیں اور وہ اسلامی تعلیمات کا صحیح علم اور ادراک نہیں رکھتے۔

آپ نے بتایا کہ تقویٰ کے معانی خدا تعالیٰ کا خوف اور خشیت، پرہیزگاری، ہر قسم کی بدی سے اپنے تئیں روکنا، راستبازی اختیار کرنا، برائی سے رکنا اور نیکیاں بجالانا ہے۔ جو شخص ان باتوں پر عمل پیرا ہو، جو تقویٰ شعار مسلمان ہو اس کا دہشتگردی سے کوئی واسطہ نہیں ہوسکتا۔ اور جو دہشتگرد ہے وہ تقویٰ سے عاری ہے۔

تقاریر کے بعد حاضرین نے مقررین سے سوالات کئے اور پروگرام کے انعقاد اور اس کی افادیت کے بارے میں اپنے اپنے نیک تأثرات کا اظہار کیا۔

اس پروگرام میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے شرکت کی جن میں طلباء، اساتذہ، حکومتی نمائندے، صحافی اور پادری صاحبان شامل تھے۔

☆...☆...☆

کیا یسوع ناصری مرنے کے بعد زندہ ہو گئے تھے؟

(سیّد میر محمود احمد ناصر)

آئی پیڈ پر ایک تقریر سننے کا موقع ملا جس کا عنوان تھا کہ یسوع ناصری کی موت کے بعد دوبارہ زندگی اس دنیا میں صلیب کے حادثے کے بعد ٹورین کی چادر سے ثابت ہوتی ہے۔ جہاں تک یسوع ناصری کی صلیبی موت سے بچنے کا سوال ہے وہ تو حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے اپنی کتب اور ملفوظات سے خوب حل کر دیا ہے اور نئے عہدنامہ سے بھی ثابت فرما دیا ہے کہ یسوع ناصری صلیب پر موت سے بچائے گئے۔

آئی پیڈ پر پادری صاحب کی تقریر سن کر جس میں انہوں نے اپنی طرف سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ یسوع ناصری مرنے کے بعد زندہ ہو گئے تھے۔ اور یہ بات ٹورین کی چادر سے ثابت ہوتی ہے مجھے بے ساختہ یہ سوال پیدا ہوا

پھر کیا؟

یعنی اگر بفرض محال ایک سیکنڈ کے لئے کوئی مان بھی لے کہ یسوع ناصری کچھ دیر کے لئے مر گئے تھے اور پھر زندہ ہو گئے تو اس سے یسوع ناصری کے متعلق چرچ کے عقیدہ کے حق میں کیا ثبوت حاصل ہوتا ہے؟

چرچ یسوع ناصری کو خدا بھی کہتا ہے اور رَبّنَا الْمَسِیْح کا جملہ چرچ کے متبعین کی زبان پر جاری رہتا ہے ساتھ ہی بڑے زور وشور سے یسوع ناصری کو خدا کا حقیقی بیٹا بھی کہا جاتا ہے۔ یعنی اگرچہ لفظ بیٹا بائبل میں یسوع ناصری کے علاوہ بغیر کسی فرق کے یسوع ناصری کے علاوہ دوسرے لوگوں کے لئے بھی متعدد مرتبہ استعمال ہوا ہے مگر یسوع ناصری کو بہت ہی خاص معنوں میں بیٹا کہا جاتا ہے۔

اب ہم چرچ سے پوچھتے ہیں کہ پادری صاحبان جو اپنے بیانات میں یسوع ناصری کی چند گھنٹے کی موت کے بعد زندگی پر زور دیتے ہیں تو بتائیں کہ کیا اس سے ان کا خدا ہونا ثابت ہوتا ہے یا خدا کا حقیقی بیٹا ہونا ثابت ہوتا ہے ؟ کیا جو مر کر زندہ ہو جائے وہ خدا ہوتا ہے؟ یا خدا کا حقیقی بیٹا بن جاتا ہے؟ اگر ایسا ہے تو چرچ کو ماننا پڑے گا کہ لعزر بھی خدا تھا اور یسوع ناصری سے بڑھ کر خدا تھا کیونکہ یسوع ناصری تو تھوڑا سا وقت مر کر زندہ ہو گئے مگر لعزر تو چار دن مرنے کے بعد اور غار میں دفن کئے جانے کے بعد اس حد تک کہ اس کے بدن سے سڑاند آنے لگ گئی تھی زندہ ہو گیا۔ لعزر پر بس نہیں اگر یسوع ناصری خدا ہوتے ہوئے مر کر زندہ ہو گئے اور یہ ان کی خدائی کا ثبوت ہے تو دیکھئے نیا عہدنامہ کیا کہتا ہے۔ لکھا ہے:

یسوع نے پھر بڑی آواز سے چلّا کر جان دے دی اور مقدس کا پردہ اوپر سے نیچے تک پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا اور زمین لرزی اور چٹانیں تڑک گئیں اور قبریں کھل گئیں اور بہت سے جسم ان مقدسوں کے جو سو گئے تھے جی اٹھے اور اس کے جی اٹھنے کے بعد قبروں سے نکل کر مقدس شہر میں گئے اور بہتوں کو دکھائی دیئے۔

(متی باب 27 آیت 50 تا 53)

ذرا غور سے پڑھیئے۔ لکھا ہے جب یسوع ناصری نے صلیب پر جان دے دی تو بہت سے بزرگوں کی قبریں کھل گئیں اور وہ بزرگ زندہ ہو گئے (ہاں قبروں میں ہی لیٹے رہے اور تین دن کے بعد جب یسوع ناصری موت سے زندہ ہوئے) تو وہ بزرگ قبروں سے باہر آ گئے اور یروشلم میں لوگوں کو نظر آنے لگے۔

تو فرمائیے آپ یسوع ناصری کی موت کے بعد زندگی ثابت کرنا چاہتے ہیں؟ اس سے آپ کو کیا حاصل ہوتا ہے سوائے اس کے کہ آپ یسوع ناصری کا بلند مقام اور الوہیت ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ مگر نئے عہدنامہ کی رو سے صرف یسوع ناصری نہیں بلکہ بڑی تعداد میں بزرگوں کی قبریں کھل گئیں اور وہ تین دن تک قبروں میں پڑے رہنے کے بعد یسوع ناصری کے زندہ ہونے کے وقت باہر سڑکوں پر آ گئے اور یروشلم کے لوگوں نے ان کو دیکھا۔

اس کے علاوہ پرانے عہدنامہ میں بھی فوت شدہ کے زندہ کرنے کا معجزہ الیشع کی طرف منسوب کیا گیا ہے اور یسوع ناصری تو آپ کی رائے میں مرنے کے بعد زندہ ہو کر آسمان کی طرف اٹھائے گئے۔ مگر آپ کی کتاب مقدس تو ایلیا کو بغیر مرنے کے آسمان پر اٹھائے جانے کا ذکر کرتی ہے اور نیا عہدنامہ پطرس اور پولوس کے ذریعہ فوت شدہ کے زندہ کئے جانے کا ذکر کرتا ہے۔ تو کیا یسوع ناصری کا مر کر زندہ ہونا ان کی الوہیت کا ثبوت ہے؟ تو پھر ان سب کو جو مر کر زندہ ہوئے کیوں نہ آپ کے عقیدہ کے مطابق خدا قرار دیا جائے۔ اور اگر یسوع ناصری کی موت کے بعد زندگی کی اس دنیا میں ہوئی، کوئی عظمت رکھتی ہے تو کیوں نہ ان سب مر کر زندہ ہونے والوں کو یہ عظمت دی جائے۔

پادری صاحب نے اپنی تقریر کے آخر میں پورے جوش خطابت کے ساتھ پوچھا کہ کیا مردہ لاش سے کوئی معجزہ صادر ہو سکتا ہے؟ انہوں نے بڑے زور سے یہ دعویٰ کیا کہ چادر پر ایک معجزہ ہوا ہے۔ اس معجزہ کی تفصیل کی یہاں ضرورت نہیں۔ پادری صاحب کا سامعین سے بڑے زور سے یہ سوال تھا کہ کیا مردہ لاش معجزہ دکھا سکتی ہے ؟ ظاہر ہے کہ سامعین نے یہ ہی کہنا تھا کہ نہیں دکھا سکتی۔ اب گویا پادری صاحب کا یہ استنباط تھا کہ گویا چادر کے اندر جو فوت شدہ شخص رکھا گیا تھا وہ زندہ ہو گیا۔ پادری صاحب آپ بھول گئے کہ ہمارا موقف جو ٹھوس ثبوتوں پر مبنی ہے یہ ہے کہ چادر کے اندر جو شخص تھا وہ کبھی مرا ہی نہیں تھا زندہ ہی صلیب سے اتار لیا گیا تھا اور چادر کے اندر زندہ ہی رہا۔ ہاں یہود کے ڈر سے اس کو اس طرح کفن وغیرہ پہنایا گیا گویا وہ فوت شدہ ہے۔

پادری صاحب! آپ نے اپنے سامعین پر خوب اثر ڈالا کہ مردہ لاش کوئی معجزہ نہیں دکھا سکتی اس لئے جو چادر کے اندر تھا وہ زندہ تھا۔ آپ اپنے سامعین سے یہ بھی تو پوچھتے کہ آپ نے کبھی کسی حقیقی مردہ کو زندہ ہوتے دیکھا ہے؟ اگر آپ کے نزدیک اور آپ کے سامعین کے نزدیک مردہ لاش معجزہ نہیں دکھا سکتی تو یہ فرمائیے کہ ایک شخص جو حقیقتاً مر چکا ہو خود بخود زندہ ہو سکتا ہے؟

اور یہ بھی فرمائیے کہ آپ کے عقیدہ کے مطابق چادر کے اندر جو زندہ ہوا وہ خدا تھا یا انسان؟ کیونکہ آپ کا عقیدہ یہ کہتا ہے کہ یسوع ناصری بیک وقت کامل طور پر انسان تھا یا کامل طور پر خدا تھا۔ اب فرمائیے کہ یہ مرنے والا اور مر کر زندہ ہونے والا انسان تھا یا خدا تھا؟

آپ نے کہا ہے کہ مردہ لاش معجزہ نہیں دکھا سکتی اس لئے لاش کے اندر فوت شدہ آدمی زندہ ہو گیا۔ مگر پادری صاحب ذرا توجہ فرمائیے معجزہ تو نہ مردہ انسان دکھا سکتا ہے نہ زندہ انسان دکھا سکتا ہے۔ اگر اس وقت کوئی معجزہ ظاہر ہوا ہے تو وہ انسان کا معجزہ نہیں۔ خدا مردہ ہو یا زندہ ہو معجزہ تو خدا کا ہے جو پہلے بھی زندہ تھا چادر میں رکھے جانے کے دوران بھی زندہ تھا اور چادر سے نکالے جانے کے وقت بھی زندہ تھا۔ وہ معجزہ زندہ خدا کا معجزہ تھا اس لئے آپ کا یہ استنباط کہ چونکہ معجزہ مردہ لاش نہیں دکھا سکتی اس لئے چادر میں جو شخص تھا وہ زندہ ہو گیا اور اس نے معجزہ دکھایا بالکل بے بنیاد ہے۔ چادر کے اندر کوئی معجزہ ہوا تو وہ زندہ خدا کا معجزہ ہے اور زندہ خدا ہمیشہ سے معجزات دکھاتا ہے۔ (یا اگر آپ کا یہ خیال ہے کہ جو چادر کے اندر تھا وہ خدا تھا اور وہی تین دن مرا رہا مگر دنیا حسب معمول چلتی رہی تو آپ گویا خدا کی ہستی کا انکار کرنے والوں کی تائید کر رہے ہیں کہ دنیا کے نظام کے لئے کسی خدا کی ضرورت نہیں)

ساتھ ہی مَیں آپ سے یہ بھی پوچھنا چاہوں گا کہ آپ نے سارا زور اس بات پر لگایا کہ مردہ لاش معجزہ نہیں دکھا سکتی۔ لہٰذا اس چادر کے اندر جو مردہ تھا وہ زندہ ہو گیا۔ آپ کا یہ استنباط بھی آپ کی کتاب مقدس کی رو سے غلط ہے کیونکہ آپ کی کتاب سے ثابت ہے کہ مردہ لاش بھی معجزہ دکھا سکتی ہے۔ آپ کی کتاب میں تو لکھا ہے کہ مردہ کی لاش نے مردہ زندہ کر دیا۔ (2 سلاطین باب 13 آیت 20–21) مگر خیر یہ تو ایک ضمنی بات تھی۔ اگر آپ غور سے نیا عہدنامہ پڑھیں تو آپ پر کھل جائے گا۔ مگر یسوع ناصری صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ یوسف آرمیتیا جب پیلاطوس کے پاس لاش مانگنے گیا تو اس نے بے ساختہ کہا 'کیا وہ اتنی جلد مر گیا'۔ خود یسوع ناصری نے مریم کو کہا:

مجھے نہ چُھو کیونکہ میں اب تک باپ کے پاس اوپر نہیں گیا... (یوحنا باب 20 آیت 17) یعنی میں ابھی فوت نہیں ہوا۔ عبرانیوں کے خط میں صاف لکھا ہے:

اس نے اپنی بشریت کے دنوں میں زور زور سے پکار کر اور آنسو بہا بہا کر اسی سے دعائیں اور التجائیں کیں جو اس کو موت سے بچا سکتا تھا اور خدا ترسی کے سبب سے اس کی سنی گئی۔ (عبرانیوں باب 5 آیت 7)

دیکھئے کس وضاحت سے بیان ہے کہ اس نے جو یسوع کو موت سے بچا سکتا تھا یسوع کی دعا اور التجا سن لی۔

یسوع ناصری کے صلیبی موت سے بچنے کا مضمون بہت تفصیل سے اور پختہ ثبوتوں سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی کتاب ''مسیح ہندوستان میں'' میں موجود ہے۔ ہم آپ سے درخواست کریں گے کہ اس کتاب کا ضرور مطالعہ کریں۔

جماعت احمدیہ سوازی لینڈ کے پہلے جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ: منصور احمد زاہد۔ مبلغ سلسلہ ساؤتھ افریقہ)

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جماعت احمدیہ سوازی لینڈ کو جو کہ انتظام کے لحاظ سے ساؤتھ افریقہ جماعت کے تحت ہے پہلا جلسہ سالانہ مؤرخہ 17 اور 18 مارچ 2017ء کو منعقد کرنے کی توفیق عطا ہوئی۔

یہ جماعت سیرالیون کے ایک احمدی پروفیسر اور ساؤتھ افریقہ کے احمدی احباب کی کوششوں سے معرض وجود میں آئی اور گزشتہ قریباً 15 سالوں سے ترقی کی طرف رواں دواں ہے۔ دس سال قبل جہاں سے جماعت کا آغاز ہوا تھا اور وہاں کے لوکل چیف نے جگہ دی تھی وہاں خوبصورت مسجد تعمیر کی گئی جو کہ برلب سڑک ہے اور آنے جانے والے کو اسلام کی طرف دعوت دیتی ہے۔

جلسہ کا آغاز بھی اسی مسجد سے جمعہ کی نماز اور پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے براہ راست خطبہ کو دیکھنے اور سننے سے ہوا۔ اس کے بعد احباب جماعت قافلہ کی شکل میں جماعت کی نئی خریدشدہ ڈیڑھ ایکڑ زمین اور مشن ہاؤس آئے۔ یہ مسجد Manzini شہر میں مشن ہاؤس سے 70 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے اور زیادہ تر احباب جماعت بھی اسی علاقہ سے ہیں۔ چنانچہ مغرب اور عشاء کی باجماعت نماز جلسہ کے لئے لگائی گئی مارکی میں ادا کی گئی۔ اور جماعت کی تعارفی ویڈیو دکھائی گئی۔

اگلے روز کا آغاز نماز تہجد کی باجماعت ادائیگی سے ہوا جس میں احباب جماعت جوش وخروش سے شامل ہوئے اور پھر نماز فجر اور درس وغیرہ ہوا۔ ناشتہ وغیرہ سے فارغ ہو کر جلسہ کا باقاعدہ اجلاس ہوا جس میں تلاوت اور نظم کے بعد مختلف تقاریر ہوئیں۔ اہم تقاریر کے درج ذیل موضوعات تھے:

1 اسلام میں خدا کا تصوّر۔
2 جماعت احمدیہ سوازی لینڈ کی ابتدائی تاریخ۔
3 جماعت احمدیہ مسلمہ کی عالمی ترقی۔
4 ملک سے محبت ایمان کا حصّہ ہے۔

امسال جلسہ کا مرکزی موضوع ''اسلام اور مُلکی امن تھا''۔ چنانچہ ساؤتھ افریقہ کے نائب صدر جماعت مکرم زید ابراہیم صاحب نے اسی موضوع پر تقریر کی اور جماعت اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی امن کے سلسلہ میں کاوشوں کا ذکر کیا۔

اس جلسہ میں علاقہ کے روایتی چیف کے نمائندوں نے شرکت کی اور جماعت کی سوازی لینڈ میں کوششوں کو سراہا اور خواہش ظاہر کی کہ کیا ہی اچھا ہو اگر مشن ہاؤس کے ساتھ خوبصورت مسجد بھی تعمیر ہو اور اسلام کا پُرامن پیغام لوگوں میں پھیلے۔

اس جلسہ میں ساؤتھ افریقہ سے نائب صدر جماعت کی قیادت میں چار ممبران پر مشتمل وفد شامل ہوا۔ اس کے علاوہ پاکستانی احمدی بھی شامل ہوئے۔ جلسہ پر اطفال نے حمدیہ نظمیں بھی خوش الحانی سے پڑھیں۔

جلسہ کا اختتام دعا سے ہوا۔ جلسہ کی حاضری 168 سے زائد تھی جن میں 68 مہمان تھے جو زیادہ تر عیسائی تھے۔

قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کا انعقاد ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور اس کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

جامعہ احمدیہ جرمنی میں مکرم ڈاکٹر محمد مسعود الحسن نوری صاحب کا طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ کے حوالہ سے ایک نہایت معلوماتی، دلچسپ اور خلافت احمدیہ کے فیوض و برکات کے تذکرہ پر مشتمل ایمان افروز خطاب

مؤرخہ 21 جنوری 2015 کو مکرم و محترم پروفیسر جنرل ڈاکٹر محمد مسعود الحسن نوری صاحب جامعہ احمدیہ جرمنی تشریف لائے اور طلباء اور اساتذہ سے خطاب فرمایا۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعدازاں مکرم شمشاد احمد قمر صاحب پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ جرمنی نے مکرم و محترم ڈاکٹر صاحب کا تعارف کروایا اور ساتھ ہی آپ کو طلباء جامعہ احمدیہ جرمنی سے خطاب کی دعوت دی۔ مکرم و محترم ڈاکٹر صاحب نے تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی ابتدائی آیات پڑھنے کے بعد فرمایا:

مکرم و محترم پرنسپل صاحب، معزز اساتذہ جامعہ احمدیہ جرمنی اور میرے پیارے طلباء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔

میں درحقیقت ایک حقیر اور کمزور انسان ہوں مگر ہزاروں ہزار شکر اس خدا کا کہ ہماری کمزوریوں کے باوجود بھی ہم پر خلافت کی اور اس عظیم الشان جماعت کی عظیم الشان برکتیں بارش کی طرح نازل ہوتی رہتی ہیں۔ ان برکتوں سے اس عاجز نے بھی ایک وافر اور خطیر حصہ پایا اور پا رہا ہے۔ یہ برکات محض جماعت احمدیہ تک محدود نہیں بلکہ غیر از جماعت بھی خلافت احمدیہ کی عظیم الشان برکات سے مخمور و معطر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ ہم دربار خلافت سے جاری ہونے والی تمام ہدایات، احکامات اور ارشادات کو دل و جان سے قبول کرتے ہیں اور ان پر کماحقہٗ عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں مگر جو عمل نہیں کرتے وہ ان نعمتوں سے قاصر رہتے ہیں جو اطاعتِ خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں۔

مجھے میرے پیارے آقا فداہ ابی و امی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ چند سال قبل ہونے والی وہ ملاقات آج بھی اچھی طرح مستحضر ہے کہ جس میں ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ ربوہ اور ربوہ کے نواحی علاقوں میں دل کی بیماریاں بڑھتی چلی جا رہی ہیں، علاج کی سہولیات نہیں چنانچہ فضل عمر ہسپتال میں ایک چھوٹا سا شعبہ امراض دل کے لیے بنایا جائے۔ محبتِ انسانیت سے سرشار وہ مناظر اور لمحات، حضور انور کی بھرّائی ہوئی آواز اور آپ کی پُرنم آنکھیں مَیں کبھی بھلا نہیں سکتا۔ حضور اقدس انسانیت کے ساتھ بے لوث محبت، بے انتہا پیار اور عظیم الشان ہمدردی کے باعث اس امر کو شدّت سے محسوس کرتے تھے کہ ایک ایسا شعبہ فضل عمر ہسپتال میں قائم ہو جائے جو دل کی بڑھتی ہوئی بیماریوں کا سدباب کر سکے۔ اس ملاقات نے مجھ پر ایک گہرا اثر چھوڑا۔ اس ملاقات کے بعد حضور اقدس کے خطوط بھی آئے اور ربوہ میں کچھ میٹنگز بھی ہوئیں۔ لیکن بعض وجوہات کی بنا پر وہ بات آگے نہ چل سکی۔ میرے پاس وہ خطوط اب بھی موجود ہیں۔ حضور انور کی وہ خواہش آج بھی میرے ذہن میں گونجتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا بے انتہا شکر ہے کہ جب ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپریل 2003ء میں خلافت احمدیہ کے عظیم الشان منصب پر فائز ہوئے تو پہلی بات جو آپ نے مجھے انتہائی درد بھرے دل کے ساتھ ارشاد فرمائی وہ یہ تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی یہ دلی خواہش تھی کہ ایک امراض قلب کا ادارہ ربوہ میں قائم ہو۔ آپ اس منصوبہ پر جلد از جلد کام شروع کریں۔ اس وقت میں افواج پاکستان میں خدمات کی توفیق پا رہا تھا۔ حضور انور کے ارشاد مبارک پر لبیک کہتے ہوئے فوراً کام کا آغاز کر دیا گیا۔ اس منصوبہ کے لئے ایک خطیر رقم درکار تھی جس کا انتظام بھی محض اور محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ہو گیا۔ تعمیراتی کام کے ساتھ ساتھ تمام جدید سہولیات سے آراستہ امراض قلب کے لئے درکار MEDICAL EQUIPMENT کا پاکستان، امریکہ، یورپ اور سنگاپور سے انتظام کیا گیا۔ نیز اسی اثناء میں خدا تعالیٰ کے عظیم الشان فضل اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان دعاؤں کے طفیل چار سال سے بھی کم عرصے میں عمارت کا بھی تعمیراتی کام مکمل کر لیا گیا۔ بعدازاں تمام MEDICAL EQUIPMENT ان کی معین شدہ جگہوں پر نصب بھی کر دیا گیا۔

رمضان المبارک کا پہلا بابرکت دن، یکم ستمبر 2007 مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ اسی دن طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کا OUT DOOR شروع کیا گیا۔ سب سے پہلے مریض جو رجسٹر ہوئے وہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ پاکستان و امیر مقامی تھے۔ اور اسی طرح IN DOOR کے مریض چوہدری محمد علی صاحب تھے۔ آپ میں سے اکثر احباب کو ان کا تعارف ہوگا۔ چوہدری صاحب سے جب میں نے آپ کی عمر پوچھی کہ آپ کی عمر کتنی ہے؟ تو فرمانے لگے کہ میں تو ابھی سو سال کا بھی نہیں ہوا۔ ان کی عمر اس وقت تقریباً 98 سال ہے اور بفضلہ تعالیٰ اس وقت بھی وہ باوجود اپنی مختلف بیماریوں کے ایک بہت ہی فعال زندگی گذار رہے ہیں۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح کی انتہائی قیمتی ہدایت، دعاؤں اور ان بزرگوں کی دعاؤں کے ساتھ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کا آغاز ہوا۔

پہلے ہی دن کوئی 22 سے زائد مریض آئے تھے اور اب جب میں پرسوں روانہ ہو رہا تھا تقریباً ساڑھے تین سو (350) مریض شام تک موجود تھے۔ ان کا معائنہ کیا گیا اور علاج کیا گیا یا دوا تجویز کی گئی۔

پس آج اللہ تعالیٰ کا یہ عظیم الشان احسان دیکھنے میں آرہا ہے کہ ایک دنیا ہے جو طاہر ہارٹ کی طرف رخ کر رہی ہے اور بفضلہٖ تعالیٰ شفایاب ہو رہی ہے۔ لوگوں کی اس عظیم الشان توجہ کا باعث محض اور محض خدا تعالیٰ کا عظیم الشان احسان ہے اور خلیفۂ وقت کی دعائیں اور برکتیں ہیں کہ جس سے غیر احمدیوں کی ایک بڑی تعداد فیضیاب ہو رہی ہے۔ نوّے فی صد مریضوں کی شرح غیر احمدیوں کی ہے۔ اس کی بڑی وجہ جماعت احمدیہ کا مریضوں کے حوالے سے یا انسانیت کے حوالے سے غیر جانبدارانہ رویہ ہے۔ جماعت احمدیہ کا انسانیت کی خدمت میں یہ عظیم الشان اصول ہے کہ یہ جماعت احمدی یا غیر احمدی میں تفریق نہیں کرتی ۔ اور یہی اصول طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں بھی رائج ہے۔

(اس دوران ڈاکٹر صاحب نے پروجیکٹر کے ذریعے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کی تصاویر دکھا کر ہسپتال کا مکمل تعارف کرواتے ہوئے فرمایا):

جرمنی کے حوالے سے آپ کو ایک چھوٹا سا قصہ بھی سناتا چلوں۔ انجیوگرافی، انجیوپلاسٹی اور دل کی بیماریوں میں جرمنی نے ایک انقلاب برپا کر دیا ہے۔ مریضوں کے علاج میں ایک نئی جدت پیدا کر دی ہے۔ آج سے چند دہائیاں قبل ایک نوجوان جرمن ڈاکٹر WERNER FORSSMAN نے تازہ تازہ ڈاکٹری کا امتحان پاس کیا۔ ایک دن وہ اپنے سینئر پروفیسر کے پاس گیا اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ میں انسان کی بازو کی شریان کے ذریعہ ایک نالی اس کی بازو سے لے کر اس کے دل تک لے جاؤں تا کہ اس کی تصویر لے سکوں تا یہ معلوم ہو کہ کس راستے نالی بازو سے لے کر دل تک پہنچتی ہے اور پھر ایکسرے کے ذریعہ اس کا مشاہدہ کر سکوں۔ پروفیسر نے اس کو ایسا کرنے سے روک ڈالا اور اجازت نہ دی۔ اگلے ہی دن اس کو ایک اور خیال آیا کہ چلو اگر زندہ مریض پر اجازت نہیں تو مردہ مریض ہی سہی جس کی حال ہی میں فوتگی ہوئی ہو۔ اس پر تو میرا پروفیسر مجھے اجازت دے دے گا۔ چنانچہ اگلے ہی دن وہ پھر اپنے پروفیسر کے پاس گیا اور پروفیسر سے ایک مردہ پر اپنے تجربہ کو آزمانے کا استفسار کیا؟ پروفیسر نے ایک بار پھر اس کو ڈانٹ ڈالا اور کہا: دیکھو کل بھی تم آئے تھے اور آج تم پھر آگئے ہو۔ میرے نزدیک فوت شدہ مریض زندہ مریضوں سے زیادہ مقدس ہے۔ اور تم اس قسم کے تجربے اس پر کرنا چاہتے ہو؟ آئندہ میرے سامنے مت آنا۔ چنانچہ ڈاکٹر نے اسے ڈانٹ کر وہاں سے نکال دیا۔ مگر وہ بھی بضد تھا۔ تیسرے دن اس کو عجیب سوجھی ۔ اس نے اپنے ہی بازو میں ایک چھوٹی سی سوئی ڈالی اور ایک ٹیوب کو لے کر وہ دل تک لے گیا اور ایکسرے کے ذریعہ اس کی تصویر لے لی۔ اس کی خوشی کی انتہا نہ رہی اور اسی عالم میں اس نے اس اپنے پروفیسر کو بتایا کہ دیکھیں آپ نے مجھے نہ زندہ پر تجربہ کرنے کی اجازت دی نہ مردہ پر چنانچہ میں نے سوچا کہ میں پھر اپنے آپ کو تجربہ کے لئے پیش کرتا ہوں۔ اور میں یہ تجربہ کر گزرا ہوں جو انتہائی کامیاب رہا ہے۔ پس ہمیں دل تک رسائی ہو گئی ہے ۔ پروفیسر نے اس کو گھور کر دیکھا اور اس کو کہا کہ آج سے تمہاری ڈگری بھی ضبط۔ اور پروفیسر نے جرمن میڈیکل کونسل کو بھی لکھ ڈالا کہ اس کو پریکٹس کی اجازت بھی نہ دی جائے۔ چنانچہ WERNER FORSSMAN کو اپنی ڈگری سے ہاتھ دھونے پڑے ۔ چند مہینوں کے بعد جرمن میڈیکل کونسل نے اس کی ڈگری بحال کر دی ۔ اس حقیقت سے ناآشنا اس وقت وہ بے چارہ ایک دور دراز گمنام گاؤں میں جا کے ڈیرے ڈال چکا تھا جہاں اس نے جنرل پریکٹس شروع کر دی تھی۔ وہ کھانسی گلے اور معدہ کے مریضوں کا علاج کرتا رہا۔ ایک صبح جب وہ اپنے کام پر نکلنے ہی لگا تھا اس کے فون کی گھنٹی بجی۔ مخاطب جرمن میڈیکل کونسل کا نمائندہ تھا جو اس کو یہ سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا کہ سویڈن سے ایک ٹیم آئی ہے جو آپ سے ملنا چاہتی ہے۔ جس میں یورپ کے چند سینئر سائنسدان اور ڈاکٹرز بھی ہیں۔ اس نے پوچھا کس لئے؟ اس نے کہا کہ یہ جو نوبل پرائز دینے والی کمیٹی ہے انہوں نے تمہیں منتخب کیا ہے اور تمہیں ملنا چاہتے ہیں۔ اس نے سمجھا کہ جرمن میڈیکل کونسل پھر سے میرے ساتھ کوئی اور مذاق کرنے لگی ہے۔ مگر چند روز بعد اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب وہ لوگ اس کے پاس پہنچے اور انہوں نے کہا کہ تم نے جو ایجاد کی ہے۔ اسی قسم کی ایک ایجاد AMERICA میں بھی ہوئی ہے چنانچہ تم دونوں ہمارے مطابق نوبل پرائز کے حقدار ٹھہرے ہو۔ پس WERNER FORSSMAN نوبل انعام کا مستحق ٹھہرا اور اس کی ایجاد نے امراض قلب کے علاج کے میدان میں تہلکہ مچا دیا۔ یہی ٹیکنالوجی (انجیو پلاسٹی) ہے جو ہم بھی استعمال کر رہے ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کو شدت سے خواہش تھی کہ یہ ٹیکنالوجی ہمارے غریب ربوہ کے اور ربوہ کے نواحی علاقوں میں یا پاکستان کے علاقے میں ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے خواب اور دعا کو قبولیت عطا فرمائی۔ الحمدللہ علی ذالک۔

(اس کے بعد مکرم و محترم ڈاکٹر صاحب نے پروجیکٹر پر ہسپتال کی تصاویر کے ساتھ تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ)

یہ محض خلیفہ وقت کی دعاؤں کا ثمر ہے کہ یہ سہولت ہمیں میسر ہے جو بہت احسن رنگ میں کام کر رہی ہے۔ اس کا اعتراف نہ صرف پاکستان کے ہسپتالوں میں کیا جا رہا ہے بلکہ دنیا کے بعض ہسپتال اپنے طالب علم بھی وہاں بھیجتے ہیں۔ جرمنی سے بھی چند طلبا جو یہاں کی یونیورسٹیوں میں زیر تعلیم ہیں پاکستان آچکے ہیں اور ہم سے تجربہ حاصل کر چکے ہیں۔ ان میں ایک طالبعلم مکرم نادر صاحب بھی ان طلبا میں شامل ہیں۔ یہ دو تین مرتبہ آچکے ہیں۔ دیگر ممالک سے بھی چنیدہ طلبا آئے ہیں اور الحمد للہ کہ ہمارے تجربہ سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

اسی طرح محترم ڈاکٹر نوری صاحب نے بائی پاس

سرجری کی تصاویر دکھاتے ہوئے اس کے طریقہ کار کی وضاحت فرمائی۔ پھر آپ نے SCAN–CT مشین کے بارے میں بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہسپتال میں اس کی سہولت بھی عطا فرمائی ہے اور اس کا پاکستان کے دوسرے اچھے اداروں کے ساتھ ساتھ دوسرے ممالک مثلاً امریکہ میں موجود ڈاکٹرز کے ساتھ بھی براہ راست رابطہ ہے۔ اس ONLINE رابطہ کے ذریعہ ہمیں چوبیس گھنٹے میں ربوہ میں رپورٹ مل جاتی ہے جس سے مریض کا علاج کرنے میں ہمیں مدد ملتی ہے۔

علاوہ ازیں ڈاکٹر صاحب نے ہسپتال میں بنائے گئے SALT ROOM کی تصاویر دکھاتے ہوئے بتایا کہ یہ کمرہ ان مریضوں کے لئے بطور خاص بنایا گیا ہے جو دمے کی بیماری میں مبتلا ہیں۔ یہ ایک نیا آئیڈیا ہے کہ ان مریضوں کو اگر اس طرح ایک خاص طریقہ سے خاص ماحول میں رکھا جائے تو بیماری کم ہو جاتی ہے۔ اور اس کی دوائیاں بھی کم ہو جاتی ہیں اور بعض اوقات مکمل آرام بھی آجاتا ہے۔ یہ دو کمرے ہیں جن میں دو بیڈ لگائے گئے ہیں۔

CORONARY CARE UNIT کی تصویر دکھاتے ہوئے ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ یہ انتہائی نگہداشت کے کمرے ہیں جہاں مریضوں کو مسلسل نگرانی میں رکھا جاتا ہے اور بغیر کسی قسم کی تفریق کے ان کا علاج کیا جاتا ہے۔

آپ نے بتایا کہ ایک مریض جو کہ جماعت کے سخت مخالف تھے ان کو ہارٹ اٹیک ہوا۔ ان کو لایا گیا۔ ان کا علاج ہوا۔ دعا کی گئی۔ ان کی شفا کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو بھی لکھا گیا۔ اور علاج کے بعد جب وہ مکمل طور پر صحتیاب ہو گئے تو انہیں بغیر کسی خرچہ کے DISCHARGE کر دیا گیا۔ میں نے بعد ازاں دل میں سوچا کہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ٹھیک ہو گئے ہیں اب بے شک یہ حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کی جماعت کے خلاف بدزبانی کریں یا نہ کریں مگر جو ہمارا فرض تھا وہ ہم نے پورا کیا اور ہم نے دعا بھی کی کہ آپ کو اللہ تعالیٰ جسمانی شفا بھی دے اور روحانی شفا بھی دے۔

DIALYSIS CENTRE کی تصویریں دکھاتے ہوئے محترم ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہ دلی خواہش تھی کہ ایک DIALYSIS CENTRE بھی قائم ہو۔ اس کا نام ہم نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے محترم دادا جان، حضرت مسیح موعودؑ کے تیسرے صاحبزادے حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کے نام پر رکھا ہے۔ یہ دس بستروں پر مشتمل ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی احسن رنگ میں کام کر رہا ہے۔ نیز مختلف لیبارٹریز بھی ہیں جو ہر لمحہ خدمت میں مصروف عمل ہیں۔ ان LABORATORIES کے نگران UNITED KINGDOM کے ایک PETHOLOGIST ہیں جو وقتاً فوقتاً ربوہ آتے رہتے ہیں اور ہماری LABORATORIES کو UPGRADE کرتے رہتے ہیں۔

آپ نے بیان کیا کہ: طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ جامعہ احمدیہ جرمنی کی طرح جماعت احمدیہ کا ایک ایسا ادارہ ہے جو بے لوث انسانیت کی خدمت کے لئے کام کر رہا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کے فضل اور خلیفۂ وقت کی دعاؤں کے ساتھ اور اپنی حقیر دعاؤں کے ساتھ جسمانی شفا عطا کرنے میں مصروف عمل ہیں اور آپ خدا تعالیٰ کے فضل، خلیفۂ وقت کی دعاؤں اور خود دعائیں کر کے، محنت کر کے روحانی شفا عطا کرنے میں مصروف عمل ہیں۔ پس آپ لوگوں کا مقصد روحانی شفا عطا کرنا اور اسلام کو ساری دنیا میں صحیح رنگ میں پیش کرنا ہے۔ یہ اس وقت ایک عظیم الشان چیلنج ہے جس کا اندازہ صرف آپ ہی کر سکتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جب تک ہم خود نمونہ نہیں بنیں گے ہم کسی کو بہتر انسان یا بہتر مذہب کی دعوت نہیں دے سکتے۔ پس اعلیٰ اور ارفع مقام یہ ہے کہ انسان اپنی

مثال پیدا کرے مگر یہ انسان کے بس کی بات نہیں جب تک ہم دعا کا سہارا نہیں لیں گے۔ جب تک ہم خلیفہ وقت کے ساتھ منسلک نہیں رہیں گے۔ خلیفہ وقت سے رابطہ میں نہیں رہیں گے۔ ان کے ارشادات پر پوری طرح عمل نہیں کریں گے۔ اگر ہم ایسا کرنے والے بنیں گے تو ہمارے لئے کسی چیز کو کرنا ناممکن نہیں رہے گا۔ یہ ایک پہلو ہے۔

اب میں ایک دوسرے حصہ کی طرف جاتا ہوں۔ وہ بھی جسمانی شفا کے ساتھ کچھ حد تک تعلق رکھتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہم سب کے لئے اور سب سے بڑھ کر میرے لئے ایک عظیم الشان MOTIVATION ہے جس کا میں آپ سے ذکر کرنا چاہتا ہوں۔

آپ سوچ رہے ہوں گے کہ کس چیز کے بارہ میں ذکر ہونے لگا ہے۔ یہ تین STETHOSCOPES کی کہانی ہے۔ ہم سب کو معلوم ہے کہ STETHOSCOPE کس کو کہتے ہیں۔

یہ مئی 1982ء کی بات ہے جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ اسلام آباد پاکستان میں بیمار ہوئے۔ آپ کو ہارٹ اٹیک ہوا جس کے باعث آپ کی حالت کافی تشویشناک ہو چکی تھی۔ اسی بیماری میں آپ جون 1982ء میں ہمیں چھوڑ کر اپنے مولیٰ حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ آپ کی بیماری کے دس ایام میں خاکسار نے یہ والا STETHOSCOPE استعمال کیا۔ (ڈاکٹر صاحب نے STETHOSCOPE طلبا کو دکھایا) اسی سے میں حضور انور کا بلڈ پریشر لیتا تھا، اس سے میں ان کے دل کی آوازیں جس کو HEART SOUNDS کہتے ہیں، سنتا تھا اور اس کے ساتھ آپ کے سینہ کا معائنہ کرتا تھا۔ 1982ء سے لے کر آج تک میں نے یہ سنبھال کر رکھا ہوا ہے، آپ کی یادگار کے طور پر اور جب کبھی بھی میں یہ STETHOSCOPE اپنے ہاتھ میں لیتا ہوں تو یہ مجھے حضور اقدس کی قربت میں گزرے ہوئے ان ایام کی یادداشتیں تازہ کر ڈالتا ہے۔ آپ ایک مرد خدا تھے۔ خدائی منشاء کے مطابق آپ کی پیدائش ہوئی اور اللہ کی مرضی سے ہی آپ فوت ہوئے۔ آپ نے 1977ء میں انگریزی میں مجھے خط لکھا جو میں آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں۔ یہ آپ نے اپنی وفات سے پانچ سال پہلے تحریر فرمایا۔ آپ لکھتے ہیں:

WE ARE ALL CONTENT AT THE WILL OF ALLAH WE TRUST IN HIM AND HE IS SUFFICIENT FOR US.

ترجمہ: ہم سب خدا کی رضا پر راضی ہیں۔ ہم اسی پر بھروسہ کرتے ہیں اور وہ ہمارے لئے کافی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ ہمارے لئے کافی ہے۔ یہ بالکل اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ والی بات ہے۔ آگے آپ لکھتے ہیں:

PRAY HE CONTINUES TO GUIDE US ON THE RIGHT PATH AND BE OUR PROTECTOR AND HELPER.

ترجمہ: دعا کریں کہ وہ سیدھے راستہ کی طرف ہماری رہنمائی کرتا رہے اور ہمارا حامی و ناصر ہو۔

1977ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک اور خط خاکسار کو تحریر فرمایا جو کہ ہمارے لئے ایک مشعلِ راہ ہے آپ لکھتے ہیں:

MAY ALLAH GRANT YOU SUCCESS IN YOUR TRAINING BESTOW UPON YOU THE KNOWLEDGE BOTH ACADEMIC AND SPIRITUAL, ENABLING YOU TO USE THIS KNOWLEDGE FOR THE WELFARE OF THE COMMON AND NEEDY MAN AND SERVE HUMANITY WITH THE BEST OF YOUR SERVICES.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے کام میں کامیابی عطا فرمائے۔ آپ کو دنیاوی اور روحانی علم عطا کرے تا کہ آپ اس علم کو انسانیت کی بھلائی اور خدمت کے لئے استعمال کریں۔ اور تا آپ بہترین طور پر انسانیت کی خدمت بجا لاسکیں۔

بنیادی امر جس کی طرف حضور اقدس نے اپنے اس خط میں توجہ دلائی وہ یہ تھی کہ علم کا حصول انسانیت کی خدمت کے لئے ہو۔ آگے آپ لکھتے ہیں:

MAY YOU BE SO INSPIRED TO HAVE DEEP LOVE FOR THE PEOPLE. USE YOUR PROFESSION TO SAVE THE PEOPLE FROM DIFFICULTIES AND AT THE SAME TIME USE YOUR SPIRITUAL STRENGTH TO PRAY ALSO FOR THEM TO SAVE THEIR SOUL AND HEALTH. MAY YOU REMAIN STEADFAST IN YOUR FAITH, SERVE THE CAUSE OF ISLAM TO BEST OF YOUR ABILITIES. (AMEEN)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ آپ کے دل میں لوگوں کی محبت پیدا کرے۔ اپنے کام کو لوگوں کی تکالیف دور کرنے کے لئے استعمال کریں نیز ساتھ ہی ساتھ آپ اپنی روحانی طاقت، یعنی دعا کو استعمال کریں تا کہ ان کی روح اور ان کے دل کو شفا ملے۔ اللہ کرے کہ آپ اپنے ایمان میں ترقی کریں اور اپنی صلاحیتوں کے ساتھ اسلام کی سب سے بہترین رنگ میں خدمت کرنے والے بن سکیں۔

اس وقت HEART SPECIALIST بننے کا میرا کوئی ارادہ نہ تھا گو میں ڈاکٹر بن چکا تھا۔ لیکن حضور اقدس کے خط سے جب آپ نے SOUL AND HEART (روح اور دل) کی بات کی تو میرے دل میں یہ خیال آیا کہ شاید حضور کا اس طرف اشارہ ہے کہ میں دل کے امراض میں SPECIALISATION کروں۔ اور آپ کی اس خواہش کو پورا کروں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں نے یہ ذمہ داری پوری کی اور حکومت کی طرف سے مجھے پوسٹ گریجوایٹ ٹریننگ کے لئے لندن بھیجا گیا۔ جب میں لندن پہنچا۔ زندگی میں پہلی دفعہ میں ملک سے باہر گیا تھا۔ انگریزی میں جانتا تھا۔ لیکن لندن کی انگریزی اور ہسپتال کی انگریزی سے میں اتنا واقف نہیں تھا۔ چنانچہ پہلا دن گزار کر جب میں شام کو واپس پہنچا تو مجھے پریشانی ہوئی کہ نہ تو مجھے یہ زبان سمجھ میں آرہی ہے نہ ان کے طور طریقے اور نہ ہی ہسپتال کا کام مجھے سمجھ آرہا ہے۔ یہ تو میرے لئے بڑی مشکل کھڑی ہو گئی ہے۔ میری خوش قسمتی تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ ان دنوں لندن میں منعقدہ کانفرنس DELIVERANCE OF JESUS FROM THE CROSS میں خطاب فرمانے کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ میں شام کو گریسن ہال روڈ پہنچا۔ حضور نماز ادا کرنے کے بعد اوپر تشریف لائے۔ میں نے حضور سے درخواست کی۔ اور حضور کے سامنے اپنی پریشانی کا اظہار کیا۔ حضور نے ایک ہاتھ میرے ایک کندھے پر رکھا۔ میرا دوسرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ YOU ARE SECOND TO NONE۔ یہ بات جو انہوں نے فرمائی میرے دل میں گھر کر گئی اور اس کے بعد اس INSPIRATION اور اس MOTIVATION کے ساتھ اگلے دن جب میں گیا تو مجھے لگا کہ وہ ساری انگریزی مجھے سمجھ آرہی ہے۔ وہ سارا ہسپتال کا سسٹم مجھے سمجھ آرہا تھا۔ پس میں اڑہائی سال کا کورس نو مہینے میں مکمل کر آیا۔ میرا پروفیسر حیران تھا کہ یہ اتنے تھوڑے پیریڈ میں کیسے کر لیا۔ یہ صرف اور صرف خلیفۂ وقت کی دعاؤں کے طفیل تھا۔ اللہ تعالیٰ کا فضل اس وقت نازل ہوتا ہے جب انسان اپنی حقیر دعاؤں میں خلیفۂ وقت کے ساتھ ایک رابطہ، ایک تعلق پیدا کرتا ہے۔ تو اس میں اللہ تعالیٰ ایک ایسی برکت ڈال دیتا ہے کہ انسان حیران ہو جاتا ہے کہ کس طرح یہ سارا کام ہوا۔ آج جب آپ کے ادارے (جامعہ احمدیہ) میں آنے سے پہلے محترم پرنسپل صاحب کے ساتھ بات ہو رہی تھی کہ کس طرح غیر معمولی حالات میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں اس جامعہ کا قیام ہوا۔ کس طرح خلیفہ وقت کی دعاؤں نے اثر کیا۔ کس طرح ایک خاتون نے خواب دیکھی۔ کس طرح حرف بہ حرف وہ یہاں پوری ہوئی۔ ان ساری چیزوں پر جب ہم غور کرتے ہیں اور غور کرنا چاہئے تو پھر انسان کے شکر کے جذبات ختم نہیں ہو پاتے اور جتنا آپ زیادہ شکر کریں گے خدا تعالیٰ اتنا ہی نوازتا چلا جائے گا۔

(باقی آئندہ)

مسلم ٹیلی وژن احمدیہ انٹرنیشنل کے پچیس سال مکمل ہونے پر
طاہر ہال بیت الفتوح لندن میں سلور جوبلی استقبالیہ کا بابرکت انعقاد
سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی بابرکت شمولیت اور روح پرور خطاب

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 15 مئی 2017ء کو ازراہ شفقت اُس خصوصی تقریب میں شرکت فرمائی جو مسلم ٹیلی وژن احمدیہ انٹرنیشنل کے پچیس سال مکمل ہونے پر طاہر ہال (مسجد بیت الفتوح مورڈن) میں منعقد ہوئی۔

اس تقریب سے خطاب کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسلم ٹیلی وژن احمدیہ کے اجراء نیز اس کی مسلسل ترقیات کے حوالہ سے مختصراً روشنی ڈالی۔ حضور انور نے فرمایا کہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل کا آغاز حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اُس الہام کی صداقت کا واضح ثبوت ہے کہ ''مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا''۔

مختلف چینلز کے اجراء کے حوالہ سے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایم ٹی اے کا قدم ہمیشہ آگے کی طرف گامزن رہا ہے اور آج دنیا بھر میں اس کے کئی سٹوڈیوز موجود ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ ترقیات محض خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے ہی ممکن ہوئی ہیں۔

حضور انور نے ایم ٹی اے کے پروگراموں کی دیگر چینلز کے پروگراموں کے مقابلہ میں بعض امتیازی خصوصیات کا بھی ذکر فرمایا اور بتایا کہ کس طرح ایم ٹی اے کے پروگرام معاشرہ میں امن اور اخلاقیات کے حوالہ سے مثبت کردار ادا کر رہے ہیں۔

ایم ٹی اے کے آغاز کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ سب سے پہلے ہفتہ وار خطبہ جمعہ سے اس چینل کا آغاز ہوا تھا جو براہ راست نشر کیا جاتا تھا۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد روزانہ سروس شروع کی گئی اور آج کئی زبانوں میں اس کی نشریات دنیا بھر میں پیش کی جاتی ہیں۔ چنانچہ جہاں پہلے ایک ہی چینل تھا وہاں آج تین چینلز سرگرم عمل ہیں۔ یعنی MTA2 (جو 2004ء میں قائم ہو اور) برّاعظم یورپ کی مختلف زبانوں کو cover کر رہا ہے، MTA Al-Arabia (جو 2007ء میں قائم ہوا اور) عرب دنیا میں نشریات پہنچا رہا ہے، نیز MTA Africa (جو 2016ء میں قائم ہوا اور) برّاعظم افریقہ میں نشریات پہنچا رہا ہے۔

حضور انور نے آغاز سے اب تک ایم ٹی اے سے منسلک کارکنان اور رضا کاروں کا بھی نہایت محبت سے ذکر کیا اور فرمایا کہ ان میں سے اکثر کو براڈکاسٹنگ ٹیکنالوجی کا کوئی بھی علم نہیں تھا لیکن اُن کا اخلاص اور کام کرنے کا جذبہ ایسا تھا کہ وہ بہت جلد ان کاموں میں مہارت حاصل کر گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دیگر چینلز کے مقابلہ میں ایم ٹی اے کی ایک امتیازی خصوصیت یہ بھی بیان فرمائی کہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل کسی تجارتی اشتہار کے بغیر اور کسی بھی قسم کی سرکاری مالی سرپرستی کے بغیر اپنی نشریات پیش کرنے کی توفیق پا رہا ہے۔ اور ایسا صرف خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے ہی ممکن ہے۔

حضور انور نے مزید فرمایا کہ جماعت احمدیہ مالی طور پر محدود وسائل رکھتی ہے اور دنیاوی نظر سے دیکھا جائے تو یہ ناممکن ہے کہ وہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل جیسا چینل چلا سکے کیونکہ اس کے سیٹلائٹس پر آنے والی سالانہ لاگت بھی ملینز پاؤنڈ میں ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ برکت ہے کہ ہم نہ صرف یہ لاگت برداشت کر رہے ہیں بلکہ دنیا کے کئی ممالک میں ایم ٹی اے کے شاندار سٹوڈیوز بھی کام کر رہے ہیں۔ یہ بات بھی اہم ہے کہ ہمارے رضا کارانہ کاموں کی بدولت ہمارے سٹوڈیوز کے اخراجات دیگر سٹوڈیوز کے مقابلہ میں نہ ہونے کے برابر ہوتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ مجھے دنیا بھر سے ایسے خطوط موصول ہوتے ہیں جن میں یہ بیان ہوتا ہے کہ وہ لوگ اچانک ایم ٹی اے انٹرنیشنل سے روشناس ہوئے لیکن اس میں ایسی مقناطیسی طاقت تھی کہ پھر اسے باقاعدہ دیکھنے پر مجبور ہو گئے کیونکہ یہی وہ چینل ہے جس کے ذریعہ اسلام کی حقیقی تعلیمات دیکھی جاسکتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ پس آج دنیا میں کئی ایسی جگہیں ہیں جہاں نہ تو ہمارے مبلغین ہیں اور نہ ہی جماعت احمدیہ موجود ہے لیکن ایم ٹی اے کے ذریعہ اسلام کی حقیقی تعلیم وہاں پہنچ رہی ہے جس کے اثرات وہاں کی مقامی آبادی پر ظاہر بھی ہو رہے ہیں۔ الحمدللہ۔

حضور انور نے فرمایا کہ دنیا میں لوگوں کے ٹی وی چینلز دیکھنے کی عادات تبدیل ہو رہی ہیں چنانچہ لوگ صرف ایم ٹی اے دیکھنے کے علاوہ یہ بھی پسند کرتے ہیں کہ خطبہ جمعہ کی Live Stream سے فائدہ اٹھائیں اور اپنے کمپیوٹر اور دیگر آلات پر ایسے جماعتی پروگرام براہ راست دیکھنے کا لطف اٹھائیں۔ چنانچہ سوشل میڈیا کے ذریعہ بھی ہم لاکھوں لوگوں تک رسائی رکھتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ پہلے ایم ٹی اے کو اپنی نشریات سیٹلائٹ تک پہنچانے کے لئے دیگر کمپنیوں کا سہارا لینا پڑتا تھا لیکن اب اللہ کے فضل سے چند سال پہلے جب سے ہم نے اپنا uplink dish خریدا ہے ہماری یہ محتاجی بھی ختم ہو گئی ہے۔ اب ہم جب بھی اور جہاں سے بھی اپنی نشریات کو براہ راست ناظرین تک پہنچانا چاہیں، اُس میں کوئی روک نہیں ہے۔ اس طرح بھی ہم بے شمار بچت کر رہے ہیں۔ چنانچہ میرے گزشتہ دورۂ کینیڈا کے دوران قریباً چالیس ہزار ڈالرز کی اسی وجہ سے بچت ہوئی ہے کہ اب ہمارے پاس یہ تکنیک موجود ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب سے قبل تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمہ سے ہوا۔ مکرم منیرالدین شمس صاحب (مینیجنگ ڈائریکٹر مسلم ٹیلی وژن احمدیہ انٹرنیشنل) نے ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی مختصر تاریخ بیان کرتے ہوئے چند ایسے مرحومین کا بھی ذکر کیا جنہوں نے اس عظیم ادارہ کے لئے خدمت کی نمایاں توفیق پائی تھی۔ اس کے بعد ایم ٹی اے کے تاریخی لمحات کے حوالہ سے ایک دستاویزی فلم پیش کی گئی۔

بعدازاں حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انگریزی زبان میں تقریب سے خطاب فرمایا۔ حضور انور نے ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے ...

حضور انور اپنے خطاب کے اختتام سے قبل فرمایا کہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پچیس سال مکمل ہونے پر مَیں دعا کرتا ہوں کہ یہ اسی طرح ترقی کی منازل طے کرتا چلا جائے اور زمین کے کناروں تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ کو پہنچانے کا اپنا مقصد جلد حاصل کر لے۔ ہمیں اپنا قدم ایک عزم اور اخلاص کے ساتھ آگے بڑھاتے چلے جانے کی کوشش کرنی چاہئے کیونکہ یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ خالق کے ساتھ اُس کی مخلوق کا تعلق پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

خطاب کے اختتام پر حضور انور نے دعا کروائی جس کے بعد حاضرین کی خدمت میں ماحضر پیش کیا گیا۔

قائم شدہ 1952
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

Morden Motor(UK)
Specialists in
Electrical & Mechanical
Repairs & Diagnostics, Servicing, Tyres, Exhausts, Engines, Gear Box, Breaks, MOT Failure work, A-C
All Makes & Models
Rear 22-26 Morden Hall Road, Unit 2 Morden SM4 5JF
Contact: Nusrat Rai@ 07809119621
E: mordenmotor@yahoo.com

زماں ومکاں سے ماورا

(طارق حیات، استاد جامعہ احمدیہ ربوہ)

زماں ومکاں(Time and Space) کی دقیق بحثوں سے قطع نظر عرض ہے کہ کائنات کے خالق و مالک خدا کی قدرتیں عجیب اور وراء الوراء ہیں اور اپنے محبوب بندوں کے لئے اس کا سلسلۂ معجزات آج بھی جاری وساری ہے۔

☆...نبی اللہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کو لے کر فرعون کے مصر سے نکلے، لیکن بوجوہ ارض موعودہ میں داخل نہ ہو سکے اور سیادت حضرت یوشع بن نون کے سپرد ہوئی جو بنی اسرائیل کے لئے آدم ثانی ثابت ہوئے اور مدمقابل اقوام سے کامیاب جنگیں کر کے فتح نصیب جرنیل ٹھہرے۔ ان کے ایک معرکے کا احوال بائبل مقدس کے عہد نامہ قدیم کی کتاب یوشع کے باب 10 میں ''وہ دن جب سورج اپنی ہی جگہ پر رہا'' تفصیلاً درج ہے۔ خلاصہ یہ کہ نبی اللہ کی دعا سے سورج بھی تھم گیا اور چاند بھی رکا رہا تا آنکہ بنی اسرائیلیوں نے اپنے دشمن پر مکمل فتح پالی۔

☆...امام بخاری و امام مسلم نے حضرت ابوہریرۃؓ سے مروی ایک حدیث کو اپنی صحیحین میں جگہ دی ہے جس میں غالباً مذکورہ بالا حضرت یوشع بن نون والے واقعہ کی ہی تفصیلات ہیں۔

☆...حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے سیرت المہدی میں روایت نمبر {649} یوں درج فرمائی ہے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ مفتی فضل الرحمن صاحب نے بواسطہ مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر بذریعہ تحریر بیان کیا۔ کہ ایک دفعہ دورانِ مقدمہ گورداسپور میں رات کے دو بجے کے قریب مَیں اپنے کمرہ میں سویا ہوا تھا کہ کسی نے میرا پاؤں دبایا۔ مَیں فوراً جاگ اُٹھا۔ اندھیرا تھا۔ مَیں نے پوچھا کون ہے؟ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ میاں فضل الرحمن! مولوی یار محمد صاحب ابھی قادیان سے آئے ہیں۔ وہ بتلاتے ہیں کہ والدہ محمود احمد بہت بیمار ہیں۔ مَیں خط لکھتا ہوں۔ آپ جلدی گھوڑا تیار کریں اور ان کے ہاتھ کا لکھا ہوا جواب لائیں۔ چنانچہ مَیں نے اُٹھ کر کپڑے پہنے اور گھوڑے کو دانہ دیا۔ اور حضور علیہ السّلام اپنے کمرہ میں خط لکھتے رہے۔ جب مَیں گھوڑا تیار کر چکا تو مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم نے صبح کی اذان کہی اور مَیں خط لے کر گھوڑے پر سوار ہو گیا۔ اور فوراً قادیان پہنچا۔ یہاں اس وقت چھوٹی مسجد میں نمازِ صبح پڑھی جا رہی تھی۔ مَیں نے گھر پر فوراً دستک دی اور لفافہ اُمّ المؤمنین علیہا السلام کے ہاتھ میں دیا اور عرض کیا کہ مولوی یار محمد صاحب نے وہاں جا کر آپ کی علالت کا ذکر کیا تو حضور نے مجھے فوراً روانہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ الحمدللہ مَیں تو اچھی بھلی ہوں۔ ان کو کوئی غلطی لگی ہو گی۔ مَیں نے عرض کیا کہ لفافہ میں سے خط آپ نکال لیں اور لفافہ پر مجھے اپنے قلم سے خیریت لکھ دیں۔ چنانچہ آپ نے خیریت لکھ دی۔ اور مَیں لے کر فوراً واپس ہوا۔ جب میں گورداسپور پہنچا۔ تو گھوڑا باندھ کر خط لے کر اندر گیا۔ تو مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم نے فرضوں سے سلام پھیرا تھا۔ مَیں نے السّلام علیکم کہا۔ تو حضور اقدس نے فرمایا کہ کیا آپ ابھی یہیں ہیں؟ مَیں نے عرض کیا کہ حضور مَیں تو جواب بھی لے آیا ہوں۔ فرمایا۔ یہ کیسے ممکن ہے؟ مَیں نے رسید پیش کی تو حضرت اقدس اس امر پر تمام دن ہنستے اور متعجب ہوتے رہے۔

☆...محترم مکرم عابد وحید خان صاحب بڑی محبت و باقاعدگی سے سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ جات کی ڈائری جزئیات سمیت مرتب کرتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ کے دورہ کینیڈا 2016ء کے ضمن میں قسط اوّل میں بتاتے ہیں کہ ہم لوگوں نے لندن میں نماز فجر صبح 6 بجے ادا کی تھی اور کینیڈا میں پہنچتے ہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جہاز کے دروازے پر استقبال کے لئے موجود احباب سے کینیڈا میں غروب آفتاب کا وقت پوچھا اور استفسار فرمایا کہ کیا ممکن ہے کہ ہم پیِس ولیج پہنچ کر نماز ظہر و عصر باجماعت ادا کر سکیں؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ پیِس ولیج پہنچ کر مَیں چند منٹ کے لئے رہائشگاہ میں جاؤں گا۔ اس دوران سب لوگ نماز کی تیاری کر کے مسجد میں نماز ظہر وعصر کے لئے پہنچ جائیں، اور ساڑھے پانچ بجے کینیڈا کے وقت کے مطابق نمازیں باجماعت پڑھائیں۔

یوں نماز فجر اور نماز ظہر کا درمیانی وقفہ سولہ (16) گھنٹے کا رہا۔ اللہ اللہ۔ لاریب اللہ ہی زماں و مکاں کا خالق و مالک ہے،!!

کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتران اسرار کا

بقیہ: خطاب حضور انور از صفحہ نمبر 4

ہیں، جہاں پھلدار درخت پھل حاصل کرنے کے لئے لگائے جاتے ہیں، جہاں درخت اور سبزہ ماحول کو صاف کرنے کے لئے لگایا جاتا ہے، آجکل climate change کا بھی بڑا زور ہے، pollution کا بڑا زور ہے، اس کے بارے میں کہا جاتا ہے تو اس لئے plantation کی جاتی ہے لیکن ہمارے درخت ان ظاہری درختوں کے ساتھ محبت کے درخت بھی ہیں۔ ہم وہ درخت لگانا چاہتے ہیں جو ظاہری طور پر جہاں ماحول کو خوبصورت ظاہر کریں، ماحول کو صاف کریں، پھلدار ہوں تو پھل دیں، وہاں محبت کے پھل بھی ان کو لگنے والے ہوں اور ہمارے ہمسائے ہمارے سے زیادہ سے زیادہ پیار اور محبت اور اپنے حقوق کو حاصل کرنے کے پیغامات لینے والے ہوں۔ پس درخت کی ایک ظاہری حیثیت ہے اور اس ظاہری حیثیت کے ساتھ اس درخت کی ایک روحانی حیثیت بھی ہوتی ہے جو ہم اپنے ذہن میں رکھتے ہیں اور ہر احمدی کو یہ اپنے ذہن میں رکھنا چاہئے۔ ہماری ایم۔ پی محترمہ مسز کَم (Kamm) نے بھی بات کی، ان کے جذبات کا بھی شکریہ۔ انہوں نے کہا کہ یہاں افہام و تفہیم سے لوگ رہتے ہیں، جماعت احمدیہ بھی رہتی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس مسجد کے بننے کے بعد یہ افہام و تفہیم کے جو واقعات ہیں، افہام و تفہیم کی جو حالت ہے اس میں مزید بہتری پیدا ہو گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ہم دنیا میں ہر جگہ اختلافات کے خلاف آواز اٹھاتے ہیں۔ ہم دنیا میں ہر جگہ دہشتگردی کے خلاف آواز اٹھاتے ہیں۔ اور ہم یہی چاہتے ہیں کہ دنیا ایک دوسرے سے اختلافات کرنے کے بجائے محبت اور پیار سے رہے اور آپس میں مل جل کر رہے۔ دنیا میں مختلف مذاہب ہیں بلکہ مسلمانوں کے ایمان کے مطابق تو اللہ تعالیٰ نے دنیا کی ہر قوم میں نبی اور اپنے فرستادے بھیجے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا۔ اور ہر قوم میں آنے والا نبی اور ہر قوم میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا ہوا اس کا فرستادہ یہ پیغام لے کر آیا کہ تم خدا تعالیٰ کی عبادت کرو اور نیکیوں کو پھیلاؤ۔ اور یہی وہ تعلیم ہے جو اسلام کی تعلیم ہے اور ہمارے خیال کے مطابق اس میں مزید وسعت پیدا کر کے قرآن کریم نے بڑی تفصیل سے اس تعلیم کو بیان کیا گیا ہے۔

لوگ سمجھتے ہیں کہ قرآن کریم میں جہاد کے متعلق کہا گیا، دہشتگردی کے متعلق کہا گیا، اس لئے مسلمان دہشتگرد ہیں حالانکہ قرآن کریم میں امن اور پیار اور محبت کی تعلیم جو ہے وہ انتہائی زیادہ ہے۔ اور اگر کہیں جہاد کی تعلیم ہے تو جہاد بعض شرائط کے ساتھ ہے۔ اور ایک یہ چیز سمجھنے والی ہے کہ جہاد کا اصل مطلب، معنی کوشش ہے اور برائی کے خلاف برائی کو ختم کرنے کے لئے کوشش ہے اور یہی حقیقی جہاد ہے جو ہم جماعت احمدیہ والے کر رہے ہیں۔ ایک زمانہ تھا جب مسلمانوں پر حملے کئے جاتے تھے۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپؐ نے کسی پر زیادتی نہیں کی بلکہ جب آپؐ پر ظلم و زیادتی کی گئی تو تب آپؐ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کو retaliate کرنے کی، اس کا جواب دینے کی اجازت ملی اور وہ بھی شرط کے ساتھ۔ قرآن کریم میں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ جو ظالم لوگ ہیں یہ مذہب کو ختم کرنا چاہتے ہیں اور صرف اسلام کو نہیں اور قرآن کریم میں بڑا واضح لکھا ہوا ہے کہ اگر تم نے ان کے ہاتھ نہ روکے تو پھر نہ کوئی چرچ باقی رہے گا، نہ کوئی synagogue باقی رہے گا، نہ کوئی ٹیمپل (temple) باقی رہے گا، نہ کوئی مسجد باقی رہے گی جہاں اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاتا ہے۔ تو اس تفصیل سے قرآن کریم میں بیان ہوا ہوا ہے۔ پس یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ ایک حقیقی مسلمان، مسجد میں جانے والا کبھی کسی دوسرے مذہب کے خلاف کوئی حرکت کرنے والا ہو۔ ہاں جب حملے ہوئے تو اس وقت جواب دیئے گئے اور جنگیں لڑی گئیں۔ اسی لئے ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنگ سے واپس آتے ہوئے فرمایا کہ ہم چھوٹے جہاد سے جو ہم پر مجبوراً ٹھونسا گیا تھا بڑے جہاد کی طرف آ رہے ہیں جہاں ہم پیار اور محبت کی تعلیم پھیلائیں اور قرآن کریم کی تعلیم پھیلائیں اور آپس میں پیار اور محبت سے رہیں۔

پس یہ ہے وہ حقیقی اسلام جس پر جماعت احمدیہ عمل کرتی ہے اور یہ ہے وہ حقیقی اسلام جس کو ہر مسلمان کو اس زمانے میں ماننے کی ضرورت ہے۔ اور مسلمانوں کو بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ پیغام بھی تھا کہ جب وہ شخص آئے گا جو اسلام کی صحیح تعلیم کو بیان کرے گا اور پھیلائے گا تو تم اس کو مان بھی لینا۔ پس جماعت احمدیہ کی اگر یہ تعلیم ہے کہ 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' تو یہ کوئی نئی تعلیم نہیں ہے بلکہ یہ وہ تعلیم ہے جو اسلام کی بنیادی تعلیم ہے اور جو قرآن کریم میں بیان ہے اور جس کو مسلمان علماء اپنے ذاتی مقاصد اور مفادات حاصل کرنے کے لئے توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں اور مسلمانوں کو اتنی توفیق نہیں کہ خود دیکھیں کہ حقیقی تعلیم کیا ہے۔ اور یہ غلط لیڈر شپ ہے جس نے ان کو غلط رستوں پر ڈال دیا ہے۔ اور صحیح اسلام کی لیڈر شپ وہی ہے جو بانیٔ اسلام کی پیشگوئی کے مطابق آئی اور اب جماعت احمدیہ اس کو لے کر آگے چل رہی ہے۔

پس یہ ہے اسلام کی بنیادی تعلیم۔ یہ ہے مسجد کا مقصد۔ اس لئے ہمارے ہمسائے بھی اگر ان کے کوئی تحفظات تھے تو ان کے تحفظات ختم ہو جانے چاہئیں کہ مساجد کا مقصد جہاں عبادت کرنا ہے وہاں لوگوں کے حقوق ادا کرنا ہے اور ہمسایوں کے حقوق ادا کرنا ہے۔ امن اور سلامتی کا پیغام پہنچانا ہے۔ اسلام کا مطلب ہی امن اور سلامتی ہے۔ اور ہم اس یقین پر بھی قائم ہیں، قطع نظر اس کے کہ کسی کا کیا مذہب ہے اور یا کسی کا مذہب نہیں ہے تب بھی، ہم اس خدا پہ یقین رکھتے ہیں جو رب العالمین ہے۔ یعنی تمام لوگوں کا رب ہے۔ وہ جو اس کے قوانین ہیں اس کے تحت جہاں وہ مذہب کے ماننے والوں کو ظاہری چیزیں مہیا کرتا ہے وہاں مذہب کے نہ ماننے والے کو بھی ظاہری چیزیں مہیا کرتا ہے۔ ہمارے ایمان کے مطابق انسان کا حساب مرنے کے بعد ہو گا اس لئے ہمیں کوئی حق نہیں پہنچتا کہ اس دنیا میں کسی کے بارے میں فیصلہ کریں کہ کون کیسا ہے۔ ہاں صحیح پیغام پہنچانا، پیار اور محبت کا پیغام پہنچانا، اللہ تعالیٰ کی طرف آنے کا پیغام پہنچانا، یہ ہمارا کام ہے جو ہم کرتے چلے جا رہے ہیں اور انشاء اللہ کرتے چلے جائیں گے۔ اور مجھے امید ہے کہ اس مسجد کے بننے کے بعد یہاں کے رہنے والے احمدی پہلے سے بڑھ کر اس کام کو کریں گے۔ پہلے سے بڑھ کر جہاں مسجد میں آ کر اپنی عبادتوں کا حق ادا کرنے والے ہوں گے وہاں اپنے ہمسایوں کا، اپنے دوستوں کا، اپنے ساتھیوں کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں گے اور ہمیشہ پہلے سے بڑھ کر پیار اور محبت کے پیغامات آپ سب کو ان کی طرف سے ملیں گے۔ اور مَیں امید کرتا ہوں کہ وہ ایسا ہی کریں گے۔ اللہ کرے کہ ایسا کریں۔ شکریہ۔

☆☆☆

خلیفۂ وقت کی اطاعت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''عمومی طور پر ہر بات جو اس زمانے میں اپنے اپنے وقت میں خلفائے وقت کہتے رہے ہیں، جو خلیفۂ وقت آپ کے سامنے پیش کرتا ہے، جو تربیتی امور آپ کے سامنے رکھے جاتے ہیں، ان سب کی اطاعت کرنا اور خلیفۂ وقت کی ہر بات کو ماننا یہ اصل میں اطاعت ہے اور یہ نہیں ہے کہ تحقیق کی جائے کہ اصل حکم کیا تھا؟ یا کیا نہیں تھا؟ اس کے پیچھے کیا روح تھی؟ جو سمجھ آیا اس کے مطابق فوری طور پر اطاعت کی جائے تبھی اس نیکی کا ثواب ملے گا۔''

(خطبہ جمعہ 9 جون 2006 از خطبات مسرور جلد 4، ص 288)

جماعت احمدیہ برطانیہ کی مجلس صحت کے زیر اہتمام

نویں T20 انٹرنیشنل مسرور کرکٹ ٹورنامنٹ کا کامیاب انعقاد

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی تقریبِ عشائیہ میں بابرکت شمولیت
نیز فائنل میچ کے دوران تشریف آوری اور کھلاڑیوں میں انعامات کی تقسیم

کینیڈا کی ٹیم نے اپنے اعزاز کا کامیاب دفاع کرتے ہوئے ٹرافی حاصل کی۔ یو کے کی ٹیم دوم اور عمیر الیون سوم رہی۔

(رپورٹ :محمود احمد ملک میڈیا کوآرڈینیٹر مجلس صحت یو کے)

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مئی 2009ء میں مجلس صحت برطانیہ کے زیر اہتمام پہلے انٹرنیشنل مسرور T/20 کرکٹ ٹورنامنٹ کا کامیاب انعقاد عمل میں آیا تھا۔ بتدریج ترقی کی منازل طے کرنے والا اِس وقت عالمگیر جماعت احمدیہ میں یہ واحد بین الاقوامی ٹورنامنٹ ہے جسے خواص و عام میں یکساں پذیرائی حاصل ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس کا انعقاد ایک مستقل فیچر کے طور پر قرار پاچکا ہے۔ دراصل دنیا کے کناروں سے طویل سفر کرکے لندن پہنچنے والے احمدی کھلاڑیوں کے ولولے کے علاوہ شائقین کے ذوق نے بھی اس ٹورنامنٹ کے مستقل انعقاد کی راہ ہموار کئے رکھی ہے۔ لیکن امرواقعہ یہ بھی ہے کہ دُوردراز کے ممالک سے آنے والے احمدی کھلاڑی اپنے محبوب آقا کی زیارت اور شرف ملاقات سے فیضیاب ہونے کے لئے سفر کی تکالیف بخوشی برداشت کرتے ہیں۔ نیز بلاشبہ اتنے بڑے ٹورنامنٹ کا ہر سال اپنی تمام تر عظیم روایات کے ساتھ خوش اسلوبی سے انعقاد کرتے چلے جانا منتظمین کی محنت شاقّہ اور لگن کا آئینہ دار بھی ہے۔

کینیڈا کی ٹیم نے دفاعی چیمپئن ہونے کا اپنا اعزاز برقرار رکھا

خداتعالیٰ کے فضل سے امسال 17 تا 21 مئی 2017ء کو نہایت کامیابی سے منعقد ہونے والا یہ نواں انٹرنیشنل مسرور کرکٹ ٹورنامنٹ تھا جس کی افتتاحی تقریب 17 مئی کی شام ساڑھے سات بجے طاہر ہال (مسجد بیت الفتوح مورڈن) میں مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم مرزا عبدالرشید صاحب صدر مجلس صحت برطانیہ نے امسال ٹورنامنٹ میں شامل ہونے کے لئے تشریف لانے والے کھلاڑیوں اور ٹیموں کے نمائندگان کو خوش آمدید کہا اور اُن ممالک کے نام پڑھ کر سنائے جن کی نمائندگی میں 22 ٹیمیں اس ٹورنامنٹ میں شریک ہورہی تھیں۔

تقریب کے اختتام سے قبل مکرم امیر صاحب نے اپنی مختصر تقریر میں امید ظاہر کی کہ امسال کھلاڑیوں کے کھیل اور انتظامات کا معیار پہلے سے بہتر دیکھنے میں آئے گا اور اچھے دوستانہ ماحول میں یہ ٹورنامنٹ کھیلا جائے گا۔ آپ نے کہا کہ کرکٹ کھیلنے کے علاوہ آنے والے کھلاڑیوں کا بڑا مقصد حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات کرکے برکت حاصل کرنا بھی ہے۔ تاہم بعض لوگ ویزا نہ ملنے کی وجہ سے ٹورنامنٹ میں شامل نہیں ہوسکے۔

مکرم امیر صاحب نے بیان کیا کہ اس ٹورنامنٹ کا معیار بہت عمدہ ہے چنانچہ گزشتہ دنوں جب انہیں UAE جانے کا موقع ملا تو معلوم ہوا کہ وہاں کی احمدیہ کرکٹ ٹیم اس ٹورنامنٹ کی تیاری کے لئے باقاعدہ پیشہ وارانہ کوچنگ سے استفادہ کررہی ہے۔ اگرچہ ویزا نہ ملنے کی وجہ سے وہ بھی امسال ٹورنامنٹ میں شرکت سے محروم رہے ہیں۔

مکرم امیر صاحب نے کہا کہ آپ ایک کھلاڑی ہی نہیں ہیں بلکہ ایک احمدی کھلاڑی ہیں اور یہ بات سارے ٹورنامنٹ میں اپنے پیش نظر رکھیں۔ بعض اوقات امپائر کا فیصلہ آپ کے مطابق درست نہیں بھی ہوتا، تاہم اُس وقت ہی آپ کو اپنے رویّے پر نظر رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

قریباً ایک گھنٹہ جاری رہنے والی اس افتتاحی تقریب کے دوران تمام کھلاڑی نظم و ضبط کے ساتھ سٹیج کے سامنے نصب کی جانے والی اُس تختی کے پیچھے کھڑے رہے جس پر اُن کی ٹیم کا نام تحریر تھا۔ جبکہ منتظمین اور تقریب کے مدعووین سٹیج کے اطراف میں کرسیوں پر تشریف فرما تھے۔ ان مہمانوں کے پیچھے (سٹیج کے اطراف میں) گزشتہ ٹورنامنٹس کی بڑے سائز کی تاریخی تصاویر نہایت خوبصورتی سے آویزاں کی گئی تھیں جو اس تقریب کے حسن کو دوبالا کررہی تھیں۔ دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی جس کے بعد حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

مجلس صحت برطانیہ کا قیام قریباً پندرہ سال قبل عمل میں لایا گیا تھا۔ اس مجلس کے صدر مکرم مرزا عبدالرشید صاحب اور سیکرٹری مکرم مرزا حفیظ احمد صاحب ہیں۔ اس مجلس کی زیرنگرانی مختلف کھیلوں کے قومی ٹورنامنٹس سارا سال ہی منعقد کئے جاتے ہیں۔ تاہم انٹرنیشنل مسرور کرکٹ ٹورنامنٹ کی کامیابی کے لئے یکصد سے زائد کارکنان قریباً سارا سال ہی بھرپور محنت کرتے ہیں اور خداتعالیٰ کے فضل سے واقعۃً یہ ٹورنامنٹ بتدریج نمایاں طور پر کامیابی سے ہمکنار ہوکر ترقی کی منازل طے کررہا ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

خداتعالیٰ کے فضل سے امسال 15 ممالک کی 22 ٹیموں نے اس ٹورنامنٹ میں شرکت کی۔ ان ممالک میں برطانیہ کے علاوہ آئرلینڈ، جرمنی، ہالینڈ، کینیڈا، امریکہ، آسٹریلیا، بیلجیم، فِن لینڈ، اٹلی، فرانس، ناروے، سویڈن اور سوئٹزرلینڈ شامل ہیں۔

امسال میچز کے انعقاد کے لئے کُل بارہ گراؤنڈز حاصل کی گئی تھیں جن میں سے 10 گراؤنڈز مقامی مرٹن کونسل کی ملکیت تھیں۔ باقاعدہ میچز کا آغاز 18 مئی سے ہوا۔ دو دن میں لیگ میچز مکمل ہونے کے بعد جو آٹھ ٹیمیں کوارٹر فائنل میچز کھیلنے کے لئے منتخب ہوئیں اُن میں انگلینڈ، انگلینڈ اے، امریکہ، سوئٹزرلینڈ، کینیڈا، جرمنی، عمیر الیون اور آسٹریلیا شامل تھیں۔

20 مئی کی شام مسجد بیت الفتوح مورڈن کے احاطہ میں نصب کی جانے والی ایک خوبصورت مارکی میں ٹورنامنٹ میں شامل ہونے والے کھلاڑیوں اور منتظمین کے اعزاز میں ایک عشائیہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس تقریب میں سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی ازراہ شفقت شرکت فرمائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری قریباً ساڑھے سات بجے شام ہوئی۔ اس موقع پر سب سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ نے اجتماعی دعا کروائی جس کے بعد عشائیہ پیش کیا گیا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ کی اجازت سے تمام ٹیموں نے باری باری اپنے محبوب آقا کے ہمراہ تصاویر بنوانے کا شرف حاصل کیا۔ اس روز نماز عشاء بھی کھلاڑیوں نے حضور انور ایدہ اللہ کی اقتداء میں مسجد بیت الفتوح مورڈن میں ادا کی۔ جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ واپس تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت ٹورنامنٹ کے عشائیہ میں بھی شرکت فرمائی

امسال ٹورنامنٹ کے دونوں سیمی فائنل کنگسٹن یونیورسٹی کی سپورٹس گراؤنڈ میں کھیلے گئے۔ پہلے میچ میں کینیڈا کی ٹیم نے انگلینڈ اے کو 6 وکٹوں سے شکست دے کر فائنل کے لئے کیوالیفائی کرلیا۔ اس میچ کی خاص بات کینیڈا کی ٹیم کے کیپٹن رضا رحمٰن کے 47 رنز (ناٹ آؤٹ) تھے۔ انہیں Man of the Match بھی قرار دیا گیا۔ جبکہ انگلینڈ اے کے مبارک جوئیہ نے عمدہ گیندیں کرواتے ہوئے 18 رنز کے عوض 3 وکٹیں حاصل کیں۔

دوسرے سیمی فائنل میں انگلینڈ کی ٹیم نے عمیر الیون

کو 54 رنز سے شکست دے دی۔ اس میچ کی خاص بات عمیر الیون کے ذیشان کا صرف 2 رنز کے عوض 2 وکٹیں حاصل کرنا جبکہ انگلینڈ کی ٹیم کے بلال نے 19 رنز کے عوض 3 وکٹیں حاصل کیں۔ Man of the Match کا اعزاز خالد ظفر نے حاصل کیا۔

امسال ٹورنامنٹ کا فائنل میچ Abbey Recreation Ground میں دوپہر کے بعد کھیلا گیا۔ یہ میچ دفاعی چیمپئن کینیڈا اور انگلینڈ کی ٹیموں کے مابین تھا۔ انگلینڈ نے ٹاس جیت کر پہلے کھیلتے ہوئے 7 وکٹوں کے نقصان پر 121 رنز بنائے جس میں ظافر بٹ کے 45 رنز شامل تھے۔ کینیڈا کے انصر بھروانہ نے 4 اوورز میں 26 رنز دے کر 3 وکٹیں حاصل کیں جبکہ سکندر زبیر نے بھی 26 رنز دے کر 2 وکٹیں حاصل کیں۔ دوسری اننگ میں کینیڈا کی ٹیم کے اوپنرز شیراز اور انجم نے 3 اوورز میں 35 رنز بنا کر اپنی ٹیم کو مستحکم بنیاد مہیا کر دی لیکن اس کے بعد انگلینڈ کی طرف سے وسیم احمد نے 4 اوورز میں صرف 8 رنز دے کر 3 وکٹیں حاصل کیں اور اسی طرح خالد ظفر اور شاکر احمد نے 24، 24 رنز کے عوض دو دو وکٹیں حاصل کر کے کینیڈا کی ٹیم کے لئے شدید مشکلات پیدا کر دیں۔ کچھ دیر کے لئے انگلینڈ کی ٹیم کا پلّہ بھاری نظر آتا تھا۔ تاہم کینیڈا کی ٹیم کے کیپٹن رضا رحمٰن (جو کینیڈا کی نیشنل کرکٹ ٹیم کے رُکن بھی ہیں) نے شاندار بلّے بازی کا مظاہرہ کیا اور کئی عمدہ شاٹس کھیلیں۔ میچ اُس وقت بہت دلچسپ رُخ اختیار کر چکا تھا جب کینیڈا کی ٹیم کو آخری اوور میں میچ جیتنے کے لئے 9 رنز درکار تھے۔ رضا نے آخری اوور کی پہلی دو گیندوں پر دو چوکے لگائے اور تیسری گیند پر ایک سکور کر کے فائنل میچ جیت لیا۔ رضا رحمٰن کا انفرادی سکور 47 رنز تھا، وہ ناٹ آؤٹ رہے اور Man of the Match بھی قرار پائے۔

2009ء میں منعقد ہونے والا پہلا انٹرنیشنل مسرور T/20 کرکٹ ٹورنامنٹ جیتنے والی ٹیم بھی کینیڈا کی ہی تھی جبکہ جرمنی کی ٹیم دوسرے اور انگلینڈ بلیو تیسرے نمبر پر رہی تھی۔ 2010ء میں دوسرا ٹورنامنٹ جرمنی کی ٹیم نے انگلینڈ کی ٹیم کو ہرا کر جیت لیا۔ 2011ء میں فائنل میچ میں کینیڈا کی ٹیم نے انگلینڈ کی ٹیم کو شکست دی۔ 2012ء میں کینیڈا کی ٹیم نے آسٹریلیا کی ٹیم کو ہرا کر اپنا اعزاز برقرار رکھا۔ 2013ء میں انگلینڈ وائٹ نے امریکہ کو ہرا کر پہلی بار یہ ٹورنامنٹ جیتنے کا اعزاز حاصل کیا تھا اور 2014ء میں انگلینڈ اور کینیڈا کی ٹیموں کو مشترکہ طور پر ٹرافی کا حقدار قرار دیا گیا۔ 2015ء میں انگلینڈ نے جرمنی کو ہرا کر یہ اعزاز مسلسل تیسری مرتبہ حاصل کیا۔ گزشتہ سال 2016ء میں کینیڈا کی ٹیم نے عمیر الیون کو ہرا کر ٹرافی ایک بار پھر اپنے نام کر لی اور امسال 2017ء میں اپنے ٹائٹل کا کامیاب دفاع کرنے کا اعزاز حاصل کیا جبکہ انگلینڈ کی ٹیم دوسرے نمبر پر رہی جبکہ تیسری پوزیشن عمیر الیون نے حاصل کی۔ اس طرح کینیڈا کی ٹیم اب

فائنل میچ کا ایک منظر

تک 9 میں سے 6 ٹورنامنٹ جیت کر نمایاں ہے۔

مکرم فہیم احمد بٹ صاحب نے حالیہ ٹورنامنٹ کے بعض کوائف بیان کرتے ہوئے بتایا کہ امسال پہلے ہی روز جرمنی کی ٹیم کے کھلاڑی حسنین کبیر نے ٹورنامنٹ کی تیز ترین سنچری بنانے کا نیا ریکارڈ قائم کیا تھا۔ انہوں نے 34 گیندوں پر اپنی سنچری سکور کی۔ اسی طرح انگلینڈ اے کے کپتان عمران نوری نے اس ٹورنامنٹ کی واحد ''ہیٹ ٹرک'' (Hat trick) بھی کی۔

امسال انفرادی طور پر نمایاں باؤلر کینیڈا کے انصر بھروانہ رہے جنہوں نے مجموعی طور پر 18 اوورز میں 99 رنز دے کر 12 وکٹیں حاصل کیں۔ بہترین بلّے باز کا اعزاز جرمنی کے حسنین کبیر کو ملا جنہوں نے مجموعی طور پر 5 اننگز میں 207 رنز سکور کئے۔ بہترین فیلڈر ہونے کا اعزاز انگلینڈ کے شاکر احمد نے حاصل کیا۔ رضا رحمٰن آف کینیڈا کو ٹورنامنٹ کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا جنہوں نے 6 اننگز میں 205 رنز سکور کئے اور 23 اوورز میں 124 رنز دے کر 14 وکٹیں بھی حاصل کیں۔

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ گزشتہ سال پہلی مرتبہ مسرور کرکٹ ٹورنامنٹ کے چند منتخب میچوں اور اختتامی تقریب کی براہ راست کوریج (Live Streaming) شروع کی گئی تھی۔ امسال مکرم شیخ نصیر احمد صاحب نے اس شعبے کو مزید فعّال بنایا جس کے نتیجہ میں نہ صرف Live Streaming کی کوالٹی زیادہ بہتر ہو گئی بلکہ شائقین کی تعداد میں بھی قابل قدر اضافہ ہوا۔ چنانچہ YouTube چینل کے ذریعہ امسال فائنل میچ دیکھنے والوں کی تعداد 10620 رہی جبکہ ٹورنامنٹ کی Live Streaming سے استفادہ کرنے والوں کی کُل تعداد 20076 تھی۔ اسی طرح FaceBook کے ذریعہ فائنل میچ 95300 افراد نے دیکھا جبکہ ٹورنامنٹ کے حوالہ سے 2 لاکھ 20 ہزار 137 افراد نے FaceBook سے استفادہ کیا۔

فائنل میچ کے دوران گراؤنڈ میں موجود شائقین کی تعداد قریباً چار ہزار تھی۔ گراؤنڈ کا ایک حصہ مارکی لگا کر خواتین کے لئے مخصوص کر دیا گیا تھا۔

فائنل میچ شروع ہونے کے کچھ ہی دیر بعد سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کے لئے ازراہ شفقت گراؤنڈ میں تشریف لے آئے اور سٹیج پر تشریف فرما ہو کر بقیہ میچ ملاحظہ فرمایا۔ اپنے آقا کی آمد کے ساتھ ہی شائقین کے علاوہ کھلاڑیوں میں بھی بھرپور ولولہ دیکھنے میں آیا۔ مورڈن اور ومبلڈن کے علاقوں میں رہنے والے بعض لوگ جو اپنے کمپیوٹرز پر Live Streaming کے ذریعہ میچ دیکھ رہے تھے وہ بھی حضور انور کی آمد کی اطلاع پا کر کشاں کشاں گراؤنڈ کی طرف کھچے چلے آئے۔

قریباً پونے سات بجے فائنل میچ کے اختتام پر اختتامی تقریب کا انعقاد ہوا۔ اس موقعہ پر ٹورنامنٹ میں شریک ہونے والی ٹیموں کے کھلاڑی سٹیج کے سامنے ترتیب سے کھڑے تھے۔ ہر ٹیم کے سامنے نصب تختی پر اُس ٹیم کا نام تحریر تھا۔

اختتامی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد مکرم مرزا عبدالرشید صاحب صدر مجلس صحت برطانیہ نے ٹورنامنٹ کی مختصر رپورٹ پیش کی۔ پھر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ٹورنامنٹ میں اوّل آنے والی کینیڈا کی ٹیم کے کیپٹن رضا رحمٰن کو ٹرافی عطا فرمائی۔ نیز پوزیشن حاصل کرنے والی دیگر ٹیموں اور انفرادی طور پر نمایاں کارکردگی دکھانے والے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم فرمائے۔ اس کے علاوہ ٹورنامنٹ میں شامل ہونے والے تمام کھلاڑیوں اور آفیشلز کو یادگاری میڈلز سے بھی نوازا۔

نویں مسرور T20 کرکٹ ٹورنامنٹ 2017ء کی اس فائنل تقریب کا اختتام دعا کے ساتھ ہوا جو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کروائی۔ دعا کے بعد سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس تشریف لے گئے۔

قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ٹورنامنٹ میں شمولیت کے لئے تشریف لانے والے تمام کھلاڑیوں، آفیشلز اور کارکنان کو جزائے خیر سے نوازے۔ اور اس ٹورنامنٹ کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

کامیاب ٹورنامنٹ کا اختتام دعا کے ساتھ ہوا جو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کروائی

اهلاً وسهلاً ومرحبا

جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ 2017ء

جمعۃ المبارک 28 جولائی تا اتوار 30 جولائی

بمقام حدیقۃ المہدی (اوک لینڈز فارم) گرین سٹریٹ، ایسٹ ورلڈھم، آلٹن، ہمپشائر GU34 3AU منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز

دفتر معلومات جلسہ سالانہ، اہم ٹیلیفون اور فیکس نمبرز

مسجد بیت الفتوح۔ 181 لندن روڈ۔ مورڈن۔ سرے ایس ایم 4 5 پی ٹی

Baitul Futuh, 181 London Road, Morden, Surrey SM4 5 PT

Tel: +44 (0) 2086877814, +44 (0) 2086877813

Fax: +44 (0) 2086877899, +44 (0) 2086877880

Email: ajs@ahmadiyya.org.uk Web:www.jalsasalana.org.uk

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محموداحمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

....

محترم سید عبدالحئی صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ الفضل 20 دسمبر 2011ء میں محترم سید عبدالحئی صاحب ناظر اشاعت صدرانجمن احمدیہ پاکستان کی وفات کی خبر شائع ہوئی ہے جو 18 دسمبر 2011ء کو طاہرہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں بعمر 80 سال انتقال فرماگئے۔ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔ آپ کو 55 سال تک خدمت دین بجالانے کی سعادت حاصل ہے۔

محترم سید عبدالحئی صاحب کشمیر کے ایک معزز اور مخلص احمدی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ محترم سید عبدالمنان صاحب کے ہاں 12 جنوری 1932ء کو کشمیر کے ایک گاؤں کوریل میں پیدا ہوئے۔ تعلیم حاصل کرنے کا شوق اور مرکز سے محبت آپ کو قادیان کھینچ لائی۔ آپ خاموش طبع اور سنجیدہ مگر بہت قابل نوجوان تھے۔ گو آپ نے اپریل 1945ء میں ہی زندگی وقف کرنے کا ارادہ کرلیا تھا لیکن باقاعدہ تحریری درخواست 11 نومبر 1950ء کو دی۔ مڈل کرکے جامعہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ دوران تعلیم میٹرک کا امتحان دیا اور یونیورسٹی میں چھٹی پوزیشن حاصل کی۔ جامعہ احمدیہ میں بھی ہر سال اوّل یا دوم آتے رہے۔ جبکہ آخری کلاس میں 670/1000 نمبر حاصل کرکے اوّل رہے۔ اسی طرح مولوی فاضل کے امتحان میں صوبہ بھر میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔

مربی سلسلہ کے طور پر آپ کی ابتدائی تقرری 27 فروری 1956ء کو ہوئی۔ بعدۂ مختلف شعبہ جات میں خدمات انجام دیتے رہے اور 29 جون 1982ء کو ناظر اشاعت مقرر ہوئے۔ اس شعبہ میں آپ نے تادم آخر تندہی سے ایسی خدمات سرانجام دیں جو تاریخ احمدیت میں ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ آپ نے اپنی زندگی میں وفاداری، محنت اور محبت کے ساتھ جماعت احمدیہ کی خدمت کی۔ خلافت سے اٹوٹ محبت اور اطاعت میں بہت آگے تھے۔ خلیفۂ وقت جو بھی کام تفویض فرماتے، اُس کی تکمیل تک آپ چین سے نہ بیٹھتے تھے۔

آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے علمی نکات سے مزیّن درس القرآن میں حوالہ جات کی تخریج کے ذریعہ معاونت کا شرف حاصل کیا۔ خطبات وغیرہ کے لئے بھی علمی معاونت کی۔ حضورؒ کے ترجمہ قرآن کی اور ہومیوپیتھی کتاب کی تدوین ٹیم کے ممبر تھے۔ آپ کو تراجم قرآن منصوبے کے تحت قرآن کریم کے پنجابی، سندھی، پشتو اور سرائیکی زبانوں میں تراجم کی تکمیل واشاعت کی توفیق ملی۔ علمی لحاظ سے آپ کو جماعتی اور دیگر دینی لٹریچر پر دسترس حاصل تھی لیکن آپ میں خودنمائی بالکل نہ تھی۔ منکسرالمزاج حلیم اور دھیما لہجہ آپ کی طبیعت کا خاصہ تھا۔ ہر اہم کام سے پہلے اپنے رفقائے کار سے مشورہ لیتے، کارکنان سے انتہائی شفقت سے پیش آتے، اگر کسی سے کوئی شکایت بھی ہوتی تو حکمت اور آرام کے ساتھ سمجھاتے۔

آپ عربی بورڈ پاکستان کے صدر تھے۔ آپ کی نگرانی میں حضرت مسیح موعودؑ کی عربی کتب کے اردو میں ترجموں پر نظرثانی کا کام مکمل ہوا۔ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب پر مشتمل روحانی خزائن کا سیٹ آپ کی راہنمائی میں عمدہ کتابت اور طباعت کے ساتھ 23 جلدوں میں شائع ہوا اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی خصوصی ہدایات اور راہنمائی میں روحانی خزائن کا سیٹ پہلی بار کمپیوٹرائزڈ شکل میں پیش کیا۔ اس سیٹ کی بہت سی خصوصیات کے علاوہ آپ نے حضور کی ہدایات کے تابع اس بات کا بھی خیال رکھا کہ یہ ایڈیشن روحانی خزائن کے سابقہ ایڈیشن کے صفحات کے عین مطابق رہے تا کہ جماعتی لٹریچر میں گزشتہ نصف صدی سے آنے والے حوالہ جات کی تلاش میں سہولت رہے۔ اس کے علاوہ حضور انور کی اجازت سے اس سیٹ میں حضرت مسیح موعودؑ کے بعض مضامین اور عربی نظم وغیرہ، جو کسی وجہ سے روحانی خزائن کی جلدوں میں پہلے نہ آئے تھے، وہ شامل کئے اور ہر جلد کے آغاز میں کتب کا تعارف بھی تحریر فرمایا۔

آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی ہدایات کی روشنی میں انگلستان سے شائع ہونے والی ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ کی 10 جلدوں کو معیاری کتابت وطباعت کے ساتھ پانچ جلدوں میں سمودیا۔ ان جلدوں میں موجود تمام آیات قرآنی کے حوالہ جات درج کئے، حسب ضرورت نئے عناوین قائم کئے اور قارئین کی سہولت کے لئے ہر جلد کے آخر میں مضامین، آیات قرآنی، اسماء اور مقامات کے انڈیکس نئے سرے سے مرتب کرکے شامل کئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی تفسیر کبیر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی ہدایات کی روشنی میں 10 جلدوں کے ایک سیٹ کی شکل میں شائع کئے اور مطالعہ اور تحقیق کرنے والے قارئین کی سہولت کے لئے ہر جلد کے آخر میں ایک مبسوط کلید مضامین نیز اسماء، جغرافیائی مقامات اور حل لغات کے مکمل انڈیکس بھی شامل اشاعت کئے۔

آپ صدرانجمن احمدیہ کے تحت بنائی جانے والی کئی کمیٹیوں اور بورڈز کے ممبر تھے جن میں مشاورتی پینل شعبہ تاریخ احمدیت، مجلس افتاء، الفضل بورڈ، خلافت لائبریری کمیٹی، منصوبہ بندی کمیٹی، آڈیو وڈیو کیسٹس محفوظ کرنے کی کمیٹی، تبرکات کمیٹی اور صدسالہ خلافت جوبلی کمیٹی وغیرہ شامل ہیں۔ آپ کو اسیرِراہ مولیٰ رہنے کا اعزاز بھی حاصل تھا۔ پردہ پوشی اور ستاری آپ کا نمایاں وصف تھا۔

...❀...❀...❀...

محترم رانا محمد یوسف صاحب

ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا ستمبر واکتوبر 2011ء میں مکرم رانا محمد زکریا صاحب نے اپنے والد محترم رانا محمد یوسف صاحب کا ذکرخیر کیا ہے۔

محترم رانا محمد یوسف صاحب 16 مارچ 1923ء کو قادیان میں محترم میاں محمد یامین صاحب (تاجر کتب) کے ہاں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم قادیان سے ہی حاصل کی اور 19 سال کی عمر میں فوج میں بھرتی ہوگئے۔ چھ سال بعد جنگ عظیم کے خاتمہ پر واپس قادیان آگئے اور بعدازاں فرقان فورس میں شامل ہوکر خدمات سرانجام دیں۔ 1952ء میں محکمہ شہری دفاع پنجاب میں ملازم ہوئے اور 1982ء تک اسی محکمہ سے وابستہ رہے۔

آپ کے والد محترم قادیان کے زمانہ سے جماعتی کتب اور احمدیہ جنتری شائع کیا کرتے تھے۔ اُن کی وفات کے بعد مکرم رانا محمد یوسف صاحب نو سال تک یہ خدمت بجالاتے رہے۔ 1989ء میں کینیڈا آگئے اور مقامی جماعتوں میں مختلف ذمہ داریاں نہایت خلوص سے نبھاتے رہے۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے علاوہ نماز تہجد میں بھی باقاعدہ تھے۔ موصی تھے۔ ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ کئی دفعہ عمرہ کرنے کی سعادت بھی پائی۔

اپنے آخری ایام میں فرمایا کرتے تھے کہ مَیں نے اپنے لئے اللہ میاں سے جمعہ کا دن مانگا ہوا ہے۔ چنانچہ 12 فروری 2010ء بروز جمعہ دوپہر پونے ایک بجے آپ کی وفات ہوئی۔ تدفین کینیڈا کے میپل قبرستان میں ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ آپ نے اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑیں۔

...❀...❀...❀...

اعزاز

مکرم ڈاکٹر سیّد بشارت احمد صاحب آف بون (جرمنی) کو اُن کی تعلیمی و تحقیقی کاوشوں میں مسلسل کامیابی اور دیگر سماجی وقومی خدمات کے اعتراف میں بھارت کے بیرونِ ملک رہنے والے دانشوروں کی رضا کار تنظیم ''انڈیا انٹرنیشنل فرینڈشپ سوسائٹی'' نے ''لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈ'' اور ''گلوری آف انڈیا'' (بھارت جیوتی ایوارڈ) سے نوازا ہے۔ مکرم ڈاکٹر صاحب 11 سے زائد بین الاقوامی تنظیموں کے مستقل ممبر ہیں اور بون کی ریجنل عدالت میں اعزازی جج مقرر ہیں۔

...❀...❀...❀...

''جستجوئے جمال''

رسالہ ''انصارالدین'' یوکے نومبر و دسمبر 2012ء میں خاکسار محموداحمد ملک کے قلم سے جناب آدم چغتائی صاحب کی کتاب ''جستجوئے جمال'' پر تبصرہ شامل اشاعت ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام سے آشنا آپؑ کے ایک غلام کی نظر جب دنیا کے کسی بھی گوشہ کے ظاہری حسن و جمال کا لطف لیتی ہے تو اُسے اس مادی وجود کے اندر موجود ایک حقیقی جمال کا ادراک ضرور ہوتا ہے اور یہی احساس اُسے پھر عشق حقیقی کی طرف مائل پرواز بھی رکھتا ہے۔ کچھ یہی کیفیت ایک سچے احمدی شاعر کی بھی ہوتی ہے۔ محض دنیاوی نظر سے دیکھنے والے اس کے کلام کو صوفیانہ مزاج کا حامل قرار دیتے ہیں اور کچھ نقاد اس کلام کو مشرقی تصوّف کے زیراثر خیال کرتے ہیں۔ لیکن دراصل اس کلام کی تاثیر کی حقیقت وہ خوب جانتے ہیں جنہیں مسیح دوراں کے علم کلام سے شناسائی ہوتی ہے۔

جناب آدم چغتائی نے اردو شاعری کی قریباً ہر صنف میں اپنی قوت فکر کو خوب دوڑایا ہے اور بلاشبہ اپنے پُراثر کلام، ذوق سلیم، دھیمے مزاج کے ساتھ ساتھ گہرائی میں جاکر قیمتی موتی تلاش کرنے والی صفت کا بھرپور اظہار کیا ہے۔ اکثر مقامات پر جہاں موصوف شاعر اپنا حمدیہ کلام پیش کرتے ہیں وہاں بے ساختہ نعتیہ اشعار بھی کہے جاتے ہیں اور یہ آپ کے اُس فکری مزاج کا آئینہ دار ہے جس میں یہ احساس شامل ہے کہ انسانوں میں حسنِ حقیقی کے جمال سے آشنا اور ابن آدم کو آشنا کروانے والی وہ ایک ہی ذات اقدس ہے، صلی اللہ علیہ وسلم۔

جناب آدم چغتائی کی پہلی کتاب ''نوائے آدم'' کے بعد ''جستجوئے جمال'' کے مطالعہ نے احساس دلایا کہ یہ کتاب اپنے نام کی مناسبت سے صرف ظاہری حسن سے مالامال نہیں ہے بلکہ اس میں شامل کلام بھی اپنی قوت فکر، پُراثر اندازِ بیان اور حسنِ نغمگی کے لحاظ سے پڑھنے والے کو خوب متأثر کرتا ہے۔ چنانچہ اپنے ذوق کے مطابق ایک مختصر انتخاب ذیل میں پیش ہے جو کتاب میں شامل مختلف اصناف سے اخذ شدہ ہے۔

اس انتخاب کا آغاز حمدیہ اور نعتیہ کلام سے کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

ہے کرن کرن میں تری ضیاء ترا عرش بقعۂ نُور ہے\
تہہ خاک سے سرِ آسماں تری شانِ کُن کا ظہور ہے\
تُو ہی رنگِ گل، تُو ہی بوئے گل، تُو ہی آئینہ ہے بہار کا\
اسی آئینے کے جمال میں سبھی کہکشاؤں کا نُور ہے\
وہ کرن تھی تیرے ہی نُور کی جو فلک سے آکے عیاں ہوئی\
یہ اُسی کرن کا کمال ہے جو جمالِ شعلۂ طُور ہے\
مرا شوقِ دید شدید تھا کہ جو ہر مقام جمال پر\
ترے جلووں میں جو ہوا ہے گم، میرا چراغ شعور ہے\
مری بڑھتی جائے ہے تشنگی، ہو کرم سے دیدِ محمدیؐ\
وہ نشہ عطا ہو خدائے مَن کہ جو منتہائے سرور ہے

ساری تعریفیں لکھوں ربِّ علیٰ کے واسطے\
اُس میں بھی مَیں لکھوں صلِّ علیٰ کے واسطے\
یہ کہ وہ کونین کی تقویم کا باعث ہوئے\
یہ کہ وہ انسان کی تعظیم کا باعث ہوئے\
یہ کہ وہ قرآن کی تفہیم کا باعث ہوئے\
یہ کہ وہ ایمان کی تکریم کا باعث ہوئے

....

یہ استعارۂ بےمثل و بےمثال میں ہے\
ترا ہی نُور زمانے کے خدوخال میں ہے\
مدارِ شمس و قمر کے حدود قائم ہیں\
مگر حیات کا ہر لمحہ اتّصال میں ہے\
ہم انتہا سے جو گزرے تو یہ شعور ملا\
سکونِ قلب اگر ہے تو اعتدال میں ہے

....

یہ مستی خیز گردوں دَم بدم لیتا ہے انگڑائی\
اسی سے کہکشاؤں میں بھی دَر آئی ہے رعنائی\
کہیں حسنِ بتاں سے دلکشی ہے سارے گلشن میں\
کہیں دلکش نظاروں میں خزاں بھی اپنا رنگ لائی

....

مشکل پڑی تو یادِ خدا کا گماں ہوا\
معلوم یوں ہوا کہ مِرا امتحاں ہوا

....

کیوں ریاکاری مسلّط ہوگئی احباب پر\
جھوٹ آدم سے کہیں اور سچ کہیں اغیار سے

....

گلاب چہرہ، غزالی آنکھیں، بدن میں خوشبو رچی رچی سی\
گلوں کے دل میں وہ کیا بسے ہیں، ہر اک کلی ہے کِھلی کِھلی سی\
ہوائیں رقصاں، فضا معطّر، ہر ایک جانب ہے دھوم اُن کی\
کہ اُن کی راہوں میں گل کی خوشبو ہے چار سُو بچھی بچھی سی

....

سبُو اٹھائیں کہ گلستاں کو لالہ زار کریں\
نگاہ ناز سے گلشن کو پُرخمار کریں\
یہ خوش اداؤں کی بستی ہے، آپ یاں آدمؔ\
سرورِ حسن سے دل کو وفا شعار کریں

...❀...❀...❀...

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

June 23, 2017 – June 29, 2017

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday June 23, 2017

00:15 World News
00:35 Dars-e-Ramadhan: Benefits of Sehri.
00:50 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 47.
01:10 Khilafat-e-Ahmadiyya Sal Ba Sal: Blessings of Khilafat year by year from 1908-2008.
01:35 Pakistan in Perspective
02:30 Tilawat: Part 7.
03:25 Shama'il-e-Nabwi (saw): The life and character of the Holy Prophet Muhammad (saw).
03:55 In His Own Words
04:30 Dars-ul-Qur'an: 60-64 of Surah Aale-Imraan, by Khalifatul-Masih IV (ra) in English and Arabic. Class no. 63, rec. May 8, 1988.
06:00 Tilawat: Part 28.
07:00 Dars-e-Ramadhan: Selected sayings of the Holy Prophet Muhammad (saw). The topic is 'importance of Friday prayers'.
07:25 Yassarnal Quran: Lesson no. 54.
07:55 Ramadhan Deeni-O-Fiqa'hi Masa'il: A discussion programme on issues related to Ramadhan. Recorded on June 21, 2017.
09:00 Dars-ul-Qur'an: Qur'anic verses 124-126 of Surah Aale-Imraan, by Khalifatul-Masih IV (ra) in English and Arabic. Class no. 84, recorded on March 31, 1991.
10:25 Indonesian Service
11:30 Live Transmission From Baitul Futuh
12:00 Live Friday Sermon
13:00 Live Transmission From Baitul Futuh
13:30 Tilawat: Part 13.
14:30 Shotter Shondane: Recorded on May 28, 2017.
15:35 Hamara Aaqa: The character of the Holy Prophet Muhammad (saw).
16:20 Friday Sermon [R]
17:30 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 World News
18:20 Live Nashr-e-Ramadhan: A live programme based on discussions on various topics related to Ramadhan.
19:05 Tilawat: Part 28. Surah Al-Mujaadalah to Surah At-Tahreem.
20:30 Food For Thought
21:00 Friday Sermon [R]
22:10 Ramadhan Deeni-O-Fiqa'hi Masa'il [R]
23:10 Tilawat [R]

Saturday June 24, 2017

00:00 World News
00:20 Rah-e-Huda: Recorded on May 27, 2017.
02:25 Friday Sermon
03:35 Tilawat: Part 29.
04:30 Dars-ul-Qur'an
06:00 Tilawat
07:00 Dars-e-Ramadhan: Shawaal fasting.
07:30 Al-Tarteel: Lesson no. 38.
08:00 International Jama'at News
08:35 Friday Sermon: Recorded on June 23, 2017
09:55 Indonesian Service
10:55 Dars-ul-Qur'an: Qur'anic verses 124- 126 of Surah Aale Imraan, by Hazrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul-Masih IV (ra) in English and Arabic. Session no. 84, rec. March 31, 1991.
12:25 Maidane Amal Ki Kahani
13:05 Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 54-88. Part 8.
13:20 Dars-e-Ramadhan [R]
13:35 Al-Tarteel [R]
14:05 Bangla Shomprochar
15:05 Maidane Amal Ki Kahani [R]
15:45 Al-Saum: Children's programme about Ramadhan.
16:00 Live Rah-e-Huda
17:30 Al-Tarteel [R]
18:00 World News
18:20 Maidane Amal Ki Kahani
19:05 Tilawat: Part 29.
20:30 Friday Sermon [R]
21:40 Dars-ul-Qur'an [R]
23:00 Tilawat: Part 30.

Sunday June 25, 2017

00:00 World News
00:15 In His Own Words
00:45 Al-Tarteel
01:15 Maidane Amal Ki Kahani
01:55 Al-Saum
02:25 Tilawat: Part 30.
03:15 Friday Sermon
04:25 Dars-ul-Qur'an
06:00 Tilawat: Part 15.
06:45 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 54.
07:15 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna Class: Recorded on November 24, 2013.
08:30 Faith Matters: Programme no. 157.
09:35 Indonesian service
10:35 Dars-ul-Qur'an: 131- 137 of Surah Aale Imraan, by Khalifatul-Masih IV (ra) in English and Arabic. Session no. 86, rec. April 7, 1991.
12:05 Tilawat: Part 15. Surah Al-Kahf, verses 16-75.
13:00 Friday Sermon: Recorded on June 23, 2017,
14:10 Bangla Shomprochar
15:15 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna Class [R]
16:30 Qur'an Sab Se Acha
17:05 Kids Time: Programme no. 45.
17:35 Yassarnal Qur'an [R]
18:10 World News
18:30 Gardens Of Casa Loma
19:00 Tilawat: Part 16.
19:55 The Life Of Holy Prophet Muhammad (saw)
20:30 Gardens Of Casa Loma
21:00 Qur'an Sab Se Acha
21:50 Friday Sermon: Recorded on June 23, 2017.
23:00 English Question And Answer Session: Recorded on May 31, 1998.

Monday June 26, 2017

00:00 World News
00:20 Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 89-127. Part 9.
00:35 Dars-e-Hadith
00:50 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 54.
01:20 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna Class
02:35 Gardens Of Casa Loma
03:05 Friday Sermon
04:30 The Life Of Holy Prophet Muhammad (saw)
04:55 Liqa Ma'al Arab: Session no. 144.
06:00 Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 128-152. Part 9.
06:15 Dars-e-Hadith: Charity.
06:30 Al-Tarteel: Lesson no. 38.
07:05 Eid Special Kids programme: Preparations and celebrations on the occasion of Eid-ul-Fitr 2013.
07:25 Hum Bhi Eid Manaen Ge
07:40 Mango Exhibition
08:05 Qadian Main Eid: Eid in Qadian At The Time Of Hazrat Masih-e-Ma'ood (as).
08:35 Islami Mahino Ka Ta'aruf
09:00 Live Eid Proceedings
09:30 Live Eid-ul-Fitr Sermon
11:00 Live Eid Transmission
13:05 Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 128-152. Part 9.
13:20 Friday Sermon: Recorded on June 23, 2017.
14:30 Dars-e-Hadith [R]
14:45 Eid Proceedings [R]
15:15 Eid-ul-Fitr Sermon [R]
16:45 Eid Transmission [R]
18:50 Hum Bhi Eid Manaen Ge [R]
19:05 Islami Mahino ka Ta'aruf [R]
19:25 Qadian Main Eid [R]
20:10 Sub Ko Eid Mubarak
20:40 Mango Exhibition [R]
21:15 Eid Proceedings [R]
21:45 Eid-ul-Fitr Sermon [R]
23:15 Eid Transmission [R]

Tuesday June 27, 2017

01:25 Tilawat
01:40 In His Own Words
02:15 Qadian Mein Eid
03:00 Eid Special Kids programme
03:20 Hum Bhi Eid Manaen Ge
03:35 Eid Transmission
05:40 Mango Exhibition
06:00 Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 153-180.
06:15 Dars-e-Malfoozat
06:25 Yassarnal Quran: Lesson no. 55.
06:55 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna Class: Recorded on November 24, 2013.
08:05 Philosophy Of Teaching of Islam: Book of the Promised Messiah (as).
08:25 Islami Mahino Ka Ta'aruf
08:55 Question And Answer Session with English speaking guests: Recorded on May 10, 1998.
09:55 Indonesian Service
11:00 Friday Sermon: Recorded on June 23, 2017.
12:00 Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 153-180.
12:15 Dars-e-Malfoozat [R]
12:20 Yassarnal Quran [R]
12:55 Faith Matters: Programme no. 157.
13:55 Bangla Shomprochar
14:55 Spanish Service
15:35 Islami Mahino Ka Ta'aruf [R]
16:00 Noor-e-Mustafwi (saw)
16:25 In His Own Words
17:00 Philosophy Of Teaching of Islam [R]
17:20 Yassarnal Quran [R]
17:55 World News
18:15 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna Class [R]
19:30 In His Own Words [R]
20:05 Friday Sermon [R]
21:10 InfoMate
21:40 Noor-e-Mustafwi (saw) [R]
22:00 Faith Matters [R]
23:00 Question And Answer Session with English speaking guests [R]

Wednesday June 28, 2017

00:05 World News
00:30 Tilawat
00:40 Yassarnal Qur'an
01:20 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna Class
02:35 Story Time
03:00 In His Own Words
03:35 InfoMate
04:10 Islami Mahino Ka Ta'aruf
04:35 Philosophy Of Teaching of Islam
04:55 Liqa Ma'al Arab: Session no. 144.
06:00 Tilawat
06:15 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein: The writings of the Promised Messiah (as).
06:30 Al-Tarteel: Lesson no. 38.
07:05 Address At Ijtema Khuddamul Ahmadiyya UK: Recorded on June 14, 2015.
07:50 Islami Mahino Ka Ta'aruf
08:30 In His Own Words
09:00 Question And Answer Session with Urdu speaking guests: Rec. September 8, 1992.
10:00 Indonesian Service
11:00 Friday Sermon: Recorded on June 23, 2017.
12:05 Tilawat [R]
12:15 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein [R]
12:30 Al-Tarteel [R]
13:00 Friday Sermon: Recorded on May 20, 2011.
14:10 Bangla Shomprochar
15:10 Deeni-o-Fiqahi Masail
15:45 Kids Time: Programme no. 45.
16:15 Faith Matters: Programme no. 156.
17:30 Al-Tarteel [R]
18:00 World News
18:20 Address At Ijtema Khuddamul Ahmadiyya UK [R]
19:05 Timeline Of The Promised Messiah (as)
19:30 Renaissance: 'British Government and Jihad', written by the Promised Messiah (as).
20:00 In His Own Words [R]
20:30 Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
21:05 Kids Time [R]
21:40 Timeline Of The Promised Messiah (as) [R]
22:00 Friday Sermon: Recorded on May 20, 2011.
23:05 Intikhab-e-Sukhan: Recorded on May 20, 2017.

Thursday June 29, 2017

00:10 World News
00:30 Tilawat
00:45 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
01:00 Al-Tarteel
01:35 Address At Ijtema Khuddamul Ahmadiyya UK
02:30 Deeni-O-Fiqa'hi Masa'il
03:10 Islami Mahino Ka Ta'aruf
03:50 Faith Matters
04:50 Liqa Ma'al Arab: Session no. 145.
06:05 Tilawat
06:25 Dars-e-Malfoozat
06:40 Yassarnal Quran: Lesson no. 33.
07:05 Humanity First Conference: Rec. Jan. 24, 2015.
08:00 In His Own Words
08:30 Roots To Branches
09:00 Tarjamatul Qur'an Class: Surah Al-Araaf, verses 13-26 by Khalifatul-Masih IV (ra) in Urdu. Class no. 86, recorded on October 12, 1995.
10:05 Indonesian Service
11:10 Japanese Service
11:30 Islami Mahino Ka Ta'aruf
12:05 Tilawat [R]
12:20 Dars-e-Malfoozat [R]
12:30 Yassarnal Qur'an [R]
13:00 Beacon Of Truth: Rec. November 27, 2016.
14:00 Friday Sermon: Recorded on April 7, 2017.
15:15 Roshan Hoi Baat
15:40 Roots To Branches
16:05 Maseer-e-Shahindgan: Ahmadiyyat and its beliefs.
16:30 Tarjamatul Qur'an Class [R]
17:35 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 World News
18:20 Humanity First Conference [R]
19:15 Dars-e-Malfoozat [R]
19:30 Faith Matters: Programme no. 167.
20:25 Roshan Hoi Baat [R]
20:55 Islami Mahino Ka Ta'aruf [R]
21:30 Tarjamatul Qur'an Class [R]
22:40 Roots To Branches [R]
23:10 Beacon Of Truth [R]

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:info@alfazlintl.org

Vol 24 | Friday 23 June 2017 | Issue No. 25

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی 2017ء

نماز جنازہ حاضر و غائب۔ اعلانات نکاح۔ فرینکفرٹ (جرمنی) سے روانگی۔

برسلز میں مختصر قیام اور مشن ہاؤس کا معائنہ۔ لندن میں ورود مسعود اور پُرتپاک استقبال

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

23؍اپریل بروز اتوار 2017ء

(حصہ چہارم)

نماز جنازہ حاضر و غائب

بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل دو مرحومین کی نمازِ جنازہ حاضر پڑھائی۔

1۔ مکرمہ رشیدہ سندھو صاحبہ اہلیہ مکرم حمید احمد ظفر صاحب معلم وقفِ جدید کی وفات مؤرخہ 22؍اپریل 2017ء کو فریڈبرگ جرمنی میں 79 سال کی عمر میں ہوئی۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ اسلامی شعار کی مکمل پابندی کرنے والی خاتون تھیں اور موصیہ تھیں۔ مرحومہ کے پسماندگان میں شوہر کے علاوہ دو بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔

2۔ مکرم مدثر احمد صاحب ابن مکرم حنیف احمد صاحب ساکن Weiterstadt کی وفات مؤرخہ 17؍اپریل 2017ء کو 27 سال کی عمر میں ایک موٹر سائیکل حادثہ کے نتیجہ میں ہوئی۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

اس نمازِ جنازہ میں دو حاضر جنازوں کے علاوہ درج ذیل غائب جنازے بھی شامل تھے:

مکرم عبدالغفور بھٹی صاحب (آف کنری سندھ)، مکرم راشدہ ریحانہ صاحب، مکرم محمود احمد طاہر صاحب، مکرمہ قریش بیگم صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری محمد اقبال مرحوم آف رلیو کے ضلع سیالکوٹ اور مکرمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد احمد صاحب آف حیدرآباد سندھ۔

....

☆ اس کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لے آئے اور چند نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

اعلانات نکاح

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوّذ اور مسنون خطبۂ نکاح کے بعد فرمایا کہ ’اس وقت میں چند نکاحوں کا اعلان کروں گا‘۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 15 نکاحوں کا اعلان فرمایا:

1۔ عزیزہ ایمن امتیاز (واقفہ نو) بنت مکرم امتیاز احمد صاحب (کاسل، جرمنی) کا نکاح عزیزم حماد شاہین (واقفِ نو) ابن مکرم مبشر احمد شاہین صاحب (ہمبرگ، جرمنی) کے ساتھ طے پایا۔

2۔ عزیزہ ثناشارانا (واقفہ نو) بنت مکرم عمران رانا صاحب (ہنوور، جرمنی) کا نکاح عزیزم نادی احمد (واقفِ نو) ابن مکرم حفیظ احمد صاحب (آلن ڈورف، جرمنی) کے ساتھ طے پایا۔

3۔ عزیزہ خولہ عاصم بنت مکرم عرفان عاصم صاحب (لندن) کا نکاح عزیزم سرفراز احمد شیخ (واقفِ نو) ابن مکرم افتخار احمد شیخ صاحب (اپیل ہائیم، جرمنی) کے ساتھ طے پایا۔

4۔ عزیزہ نائلہ ارشد بنت مکرم ارشد علی خان (رائن ہائیم، جرمنی) کا نکاح عزیزم خرم شاہد ابن مکرم اعجاز احمد شاہد صاحب (وائب لنگن، جرمنی) کے ساتھ بارہ ہزار یورو حق مہر پر ہونا قرار پایا ہے۔

5۔ عزیزہ شکیلہ ضیاء منظور (واقفہ نو) بنت مکرم شبیر احمد ضیاء صاحب (نیڈا، جرمنی) کا نکاح عزیزم مبرور احمد منظور (واقفِ نو) ابن مکرم منظور احمد طاہر صاحب (نیڈا، جرمنی) کے ساتھ طے پایا۔

6۔ عزیزہ طاہرہ حمید (واقفہ نو) بنت مکرم حمیداللہ ظفر صاحب (نیشنل سیکرٹری تحریکِ جدید جرمنی) کا نکاح عزیزم سمیر احمد ابن مکرم نسیم احمد صاحب (فرینکفرٹ، جرمنی) کے ساتھ طے پایا۔

7۔ عزیزہ لبیٰھا رحمٰن (واقفہ نو) بنت مکرم حمود الرحمان احمد صاحب مرحوم (کاربن، جرمنی) کا نکاح عزیزم فہد محمود چیمہ (واقفِ نو) ابن مکرم ناصر محمود چیمہ صاحب (ہمبرگ، جرمنی) کے ساتھ طے پایا۔

8۔ عزیزہ Esra Tas بنت مکرم Yusuf Tas صاحب (فرینکفرٹ، جرمنی) کا نکاح عزیزم ابرار شاہ صاحب (فارغ التحصیل جامعہ احمدیہ یوکے) ابن مکرم سید محمد اقبال شاہ صاحب کے ساتھ طے پایا۔

9۔ عزیزہ سمیرا ماجد ملک بنت مکرم ملک عبدالماجد صاحب مرحوم (کراچی، پاکستان) کا نکاح عزیزم ملک سعیدالدین صاحب (مربی سلسلہ مقیم ربوہ) ابن مکرم ملک صباح الدین صاحب (ربوہ) کے ساتھ طے پایا۔

10۔ عزیزہ فائزہ احمد بنت مکرم مبشر احمد صاحب (فریدرِش ڈورف، جرمنی) کا نکاح عزیزم مستنصر احمد (مربی سلسلہ جرمنی) ابن مکرم بشارت احمد صاحب (ہمبرگ، جرمنی) کے ساتھ طے پایا۔

11۔ عزیزہ مہ جبین بنت مکرم مقبول احمد صاحب (کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ) کا نکاح عزیزم حافظ مبشر احمد، مربی سلسلہ ابن مکرم محمد یونس صاحب (نصیر آباد، ربوہ) کے ساتھ طے پایا۔

12۔ عزیزہ سدرہ سلیم بنت مکرم محمد افضل سلیم صاحب (صدر جماعت نیڈا) کا نکاح عزیزم مسرور احمد (واقفِ نو) ابن مکرم مبشر احمد صاحب (فریدرِش، جرمنی) کے ساتھ طے پایا۔

13۔ عزیزہ باسمہ وسیم بھٹی بنت مکرم وسیم احمد بھٹی صاحب (صدر جماعت گرون برگ، جرمنی) کا نکاح عزیزم محمد فاتح آصف (واقفِ نو) ابن مکرم محمد احمد صاحب (فرینکفرٹ، جرمنی) کے ساتھ طے پایا۔

14۔ عزیزہ ساجدہ عمر بنت مکرم محمد عرفان شاکر صاحب (آلٹن شٹڈ، جرمنی) کا نکاح عزیزم باسل احمد محمد (واقفِ نو) ابن مکرم محمد اکرم انجم صاحب (نیوئے ٹنگن، جرمنی) کے ساتھ طے پایا۔

15۔ عزیزہ ازلم چیچن (Ozlem Cecen) بنت مکرم Selahattin Cecen صاحب (ہمبرگ، جرمنی) کا نکاح عزیزم حنان احمد (واقفِ نو) ابن مکرم نصیر احمد صاحب (سیکرٹری وقفِ نو ہمبرگ، جرمنی) کے ساتھ طے پایا۔

نکاحوں کے اعلان کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

24؍اپریل 2017ء بروز سوموار

فرینکفرٹ (جرمنی) سے روانگی

☆ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجکر پندرہ منٹ پر بیت السبوح میں نمازِ فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

☆ آج پروگرام کے مطابق فرینکفرٹ (جرمنی) سے لندن (برطانیہ) کے لئے روانگی تھی۔ فرینکفرٹ ریجن اور اردگرد کی جماعتوں سے احبابِ جماعت مرد و خواتین، بچے، بوڑھے بڑی تعداد میں اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے صبح سے ہی بیت السبوح کے احاطہ میں جمع ہونے شروع ہوگئے تھے۔

☆ صبح 9 بجکر 50 منٹ پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ چھوٹے بچے اور بچیاں گروپس کی شکل میں الوداعی نظمیں پڑھ رہے تھے۔ احبابِ جماعت دورویہ قطار میں کھڑے تھے۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہِ شفقت احبابِ جماعت کے درمیان تقریباً دس منٹ تک رونق افروز رہے۔ ہر چھوٹے بڑے نے پیارے آقا کا دیدار کیا۔ ایک باپ بیٹا حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ویڈیو بنا رہے تھے۔ حضورانور نے ان کو اپنے پاس بلایا اور کیمرہ کے بارہ میں بعض امور دریافت فرمائے۔ بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان دونوں باپ بیٹے کی ویڈیو بنائی۔ زہے قسمت زہے نصیب!

☆ دس بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور سب کو السلام علیکم کہا۔ بعدازاں قافلہ سفر پر روانہ ہوا۔ دونوں اطراف میں کھڑے احباب مرد و خواتین مسلسل اپنے ہاتھ بلند کرتے ہوئے اپنے پیارے اور محبوب آقا کو الوداع کہہ رہے تھے۔ بہتوں کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ جدائی کے یہ لمحات ان عُشّاق کے لئے بہت گراں تھے۔

☆ فرینکفرٹ (جرمنی) سے لندن جاتے ہوئے راستہ میں بیلجیم کے مشن ہاؤس بیت السلام (برسلز) میں رکنے کا پروگرام تھا۔ فرینکفرٹ سے برسلز تک کا فاصلہ تقریباً چار صد کلومیٹر ہے۔

....

برسلز میں مختصر قیام اور مشن ہاؤس کا معائنہ

☆ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک بجکر پچاس منٹ پر احمدیہ مشن ہاؤس بیت السلام (برسلز) تشریف آوری ہوئی۔ مقامی جماعت کے احباب مرد و خواتین اور نیشنل عاملہ کے ممبران نے اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔

☆ مکرم ڈاکٹر ادریس احمد صاحب امیر جماعت بیلجیم اور مکرم حافظ احسان سکندر صاحب مبلغ انچارج بیلجیم نے

باقی صفحہ نمبر 08 پر ملاحظہ فرمائیں